

13-134  
صَلَاةُ  
السَّبِيحَةِ  
عَلَيْهَا  
سَيِّدَةُ دُورِ السَّرِيَّةِ مُحَمَّدَةُ  
طَيِّبَةُ طَاهِرَةٌ حَضْرَتٌ

دِي حَيَاتِ مَقَدَّسَه تَه مَكَلَّتَه  
لَا جَوَابُ كِتَابِ مُسْتَطَابُ

# خاتونِ حُرمت



رُصِنَتْ  
الْحَاجُّةُ عَالِمَةُ  
صَالِحَةُ  
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سید پرومرا بنت محمد مصطفیٰ  
طیبہ طکابره حضرت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب فاطمہ الزہراء صلوات اللہ علیہا و علیہا و آلہا  
حیات مقدسہ تکمیل کے احباب کتاب مستطاب

# خاتونِ حُریت

مصنف  
جناب الحاج علامہ صائم پوری صاحب فیصل آباد

حسب الامر نشان  
شہزادہ سردر کوئین ماجگروٹہ غوث الثقلین، نقشب لاثانی، حضرت پیر سید علی حسین شاہ صاحب

دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین دربار عالیہ علی پور سیدان شریف

عالیجناب، فیض مستطاب حضرت پیر سید فضل حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ قاضی باقر ضلع گجرات

ناشر  
چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون نمبر

# موتیاں دی لڑی

98111	خاتونِ جنت	کتاب
	سیرتِ مقدّسہ	موضوع
	۲۹ ویں بار جون ۲۰۰۱ء	تاریخ طباعت
	اشرف پریس	مطبع
	الحاج علامہ صائم پشٹی	مصنف
	محمد شفیق مجاہد محمد لطیف ساجد	طابع
	ماسٹر طاہر خوشنویس	کتابت
	۲۰۸	صفحات
	۳۶ x ۲۳	سائز
	۱۶	تعداد
	ایک ہزار	ہدیہ مجلد

ناشر

پشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد ۶۴۶۵۵  
سب آفس! بالمقابل سنہری گیٹ والی گلی داتا دربار لاہور

# انتساب

میں اپنی ایہہ مقدس تے پاکیزہ تصنیف لطیف ،  
 باعث ایجادِ کل ، ختم الرسل ، احمد مجتبیٰ ، حضرت محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے توسل پاک نال ، محبوبہ محبوب رب العالمین  
 والدہ بیبۃ نساء العالمین ملکہ فردوس بریں ، طیبہ طاہرہ حضرت جناب  
 خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دے حضور و توح قلم داسرخم کردیاں ہو یا  
 نہایت ادب تے احترام نال پیش کرناں ے

ہو گیا مقبول صائم جیہہ نذرانہ ترا  
 بالیقین تکے گارہ کو تزد اپیمانہ ترا

سراپا مجرم و خطا  
 صائم و چشتی فیصل آباد  
 یکم محرم الحرام ۱۳۸۶ھ

# آئینہ اقبال

مریم ازیک نسبتے عیسیٰ عزیز  
 از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز  
 بنتِ آں رحمتِ عالمین  
 آں امامِ اولین و آخرین  
 بانوئے آں تاجدارِ مملکتِ  
 مرقفے، مشکل کشا، شیر خدا  
 مادرِ آں سرگز پر کارِ عشق!  
 مادرِ آں قافلہ سالارِ عشق

(علاحدہ اقبال علیہ الرحمۃ)

# قطعات تاریخ طباعت

از مصنف کتاب ہذا

تجھ کو ہے صائم بھلا کیا اضطراب تجھ پہ ہے رحمت خدا کی بے حساب  
اپنی تاریخ اشاعت کا ثبوت آپ ہی خاتونِ جنت ہے کتاب

۱۹

۵

۶۶

از جناب علامہ حامد الوارثی صاحب

کوئی مانے یا نہ مانے یہ حقیقت ہے مگر

صائمِ ہشتی کے شعروں میں بلا کا سے اثر

اور پھر خاتونِ جنت "تو ہے الہامی کتاب

سال تاریخ اس کا حامد ہے "دم خیر البشر"

۱۳ ۵ ۸۶

قوم کا ناصر و حامی ہے یہ صحیفہ گویا السامی ہے

ذکرِ لختِ دل احمدِ آمد بے شبہ "قرب کا پیغامی" ہے

۱۳ ۵ ۸۶

جدوجہدِ صائم دیکھو، ہر مصرعہ ہے بحرِ فصاحت

سال تاریخ اس کا حامد یہی تو کہ "خاتونِ جنت"

۱۹

۵

۶۶

باش از ہزار جان تو خاک در بتوں  
 شاید ترا کف ندیدہ روز جزا قبول  
 کردم چو فکر از پیئے تاریخ فی البیہ  
 حامد رسید مشرودہ "گو تخت دل رسول"

۱۳۵۸۶

قطعة تاریخ جناب فیض محمد فدا صاحب جاندھری

مصرعہ مصرعہ بحر فصاحت  
 طرب افزائے ساز بلاغت!  
 خوب فداصم نے لکھی  
 رہبر کل خاتونِ جنت

۱۹۶۶

شعرا تاریخ حافظ محمد انور نوشاہی ڈوگر شریف

سیرت خیر النساء اجمل سیر

۱۳۵۸۶

اکسل و جامع ترین و خوب تر

# تقریظ عالیہ

از عالیجناب، فیض مستطاب، جگر گوشہ رسالتآب، مرشد حقانی

نقش لاثانی، حضرت پیر سید علی حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ لاثانیہ علی پور سیدان شریف (سیالکوٹ)

عزیز موصوم چشتی لاپوری کا پراثر نعتیہ کلام بارہا مختلف عنوانوں میں سننے کا اتفاق

ہوا، اور اکثر و بیشتر جلیل القدر شخصیتوں کی شان میں قصائد سننے کے بعد دل میں یہ خیال

پیدا ہوا کہ ان سے محترمہ، محذومہ، طیبہ، طاہرہ، راضیہ، مرضیہ، خاتونِ جنت سیدۃ نساء

اہل الجنت سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت مقدسہ پر ایک منظوم کتاب لکھائی جائے

چنانچہ ان کی لطافتِ طبع کا خیال کرتے ہوئے بالآخر یہ کلمات کہہ ہی دئے کہ آپ ایک

کتاب سیدہ سلام اللہ علیہا کی سیرت پر پنجابی اشعار میں لکھیں چنانچہ انہوں نے اسی وقت

بیک کہتے ہوئے اس عظیم کام کو شروع کر دیا، اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد ہمیں یہ خوشخبری

مل گئی کہ جناب صائم صاحب اپنی کتاب لکھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

کتاب کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا تو از حد مسرت اسلئے ہوئی کہ انہوں نے کتاب

بڑا مستحسبہ "خاتونِ جنت" لکھتے وقت انتہائی دیانت اور احتیاط سے کام لیا

ہے۔ اور اس کتاب کو افراط و تفریط سے پاک کرنے کے لئے نہایت مدلل اور مبسوط و

مستند کتابوں کی مدد حاصل کی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ کتاب اپنی نوعیت کی واحد کتاب

ہے جو ناظرین کرام کے ایمان کی مضبوطی میں مشعلِ راہ بن کر رہے گی، یہ کتاب مجتہد

اہل بیت کے لئے ایک نادر روزگار صحیفہ سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ اپنے

محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ اور حضرت مانی فاطمہ الزہرا کے طفیل مصنف کو اپنے دینی و دنیاوی

نیک مقاصد میں کئی کامیابی و کامرانی عطا فرمائے اور اس تصنیف کو مقبول و منظور فرما کر

ذریعہ نجات و مغفرت بنائے

علی حسین علی پوری



# تقریظ لطیف

از جامع معقول و منقول، حاوی فروع و اصول  
استاذ العلماء، شیخ القرآن، ابوالحقانی، عدل امہ

پیر محمد عبدالغفور ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ و کفی و السلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ،

اما بعد، فقیر نے کتاب ”خاتونِ جنت“ بعض بعض مقامات سے دیکھی، ماشاء اللہ نظر

بددور، عزیز صائم چشتی صاحب نے ”بفضلة الرسول علیہا الصلوٰۃ کی سوانح طیبہ -  
کو پوری طرح منظوم کر کے پوری دنیا نے اسلام پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ اور مختلف کتب  
”تواریخ اور سیر“ سے حوالہ جات نقل کر کے آپ کی پاک زندگی کے ہر شعبہ کو پوری طرح  
واضح کیا ہے۔ یہ کتاب مردوں کو اپنی بیٹیوں کی تربیت میں مدد و معاون ہے۔ اور  
عورتوں کے لئے امورِ خانہ میں مشعلِ راہ ہے۔ کفایتِ شکاری، راست گوئی، ریاضت  
مجاہدہ، اطاعتِ والدین اور خدمتِ شوہر، تربیتِ اولاد، صبر و شکر، رضا، ایمانِ کامل  
عرفان وغیرہ مسائل پر منظوم تبصرہ ہے، مسلمان اس کو پڑھیں اور عمل کریں۔  
میرا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صائم صاحب کی اس سعی کو قبول فرمائے اور مزید توفیق عطا  
کرے کہ وہ سادہ پنجابی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
کی زندگیاں بھی منظوم کریں۔ آمین تم آمین

محمد عبدالغفور ہزاروی۔ وزیر آباد

**تقریر عالیہ**  
 اثرِ خامہ، شاعرِ پاکمال، ادیبِ بیمثال عالی جناب، حضرت علامہ  
 حامد الوارثی صاحب مصنف "مثنوی نور ہدایت جمال مصطفیٰ و غیرہم۔  
 شاعر کوئی ہو، کسی قوم کا ہو، کسی ملک کا ہو، کسی زبان کا ہو، بجز اہل حق کے، تفاخر  
 کے زعم باطل میں ضرور گرفتار ہوتا ہے اور یہی خیال کرتا ہے کہ "مستند ہے میرا فرمایا ہوا،  
 اپنی تعلق بیان کرنا اور دوسرے کی تجلی سے جان بوجھ کر آنکھ بند کر لینا اس کا خاصہ اور  
 شیوہ ہے، مگر!

گر نہ بیند بہ روزِ شپہ چشم چشم آفتاب را چہ گناہ  
 کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے، مگر یہ حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں جناب دائم  
 اور جناب صائم سیرت نگاری میں اپنا جواب نہیں رکھتے، اور دونوں صاحب صاحب  
 تصانیف کثیرہ ہیں۔

بجملہ اللہ! جناب صائم چشتی، "شاہنامہ بغداد" اور "زینب داویر" کی تصویر کشی  
 کے بعد اپنی ایک تیسری سیرت کی بے مثل تصنیف "خاتونِ جنت" قوم کے سامنے  
 پیش کر رہے ہیں۔ میں نے اگرچہ بوجہ عدم فرصت کتاب ہذا کی چیدہ چیدہ نظمیں مثلاً  
 "سیدہ کا بچپن"، "سیدہ اور سیدہ کی والدہ کی آپس میں محبت" وغیرہ چند  
 نظموں کا سرسری نگاہ سے مطالعہ کیا ہے، مگر ہر شعر آفتاب آمد دلیل آفتاب، ہی  
 کا مصداق پایا۔ غرض یہ کتاب صوری، معنوی، ادبی، لسانی اور فنی خوبیوں کا دلکش مرقع  
 ہے۔ جناب صائم کی زبان، اور پھر خاتونِ جنت کا بیان، بس کچھ نہ پوچھے!

نورِ دل را نورِ حق تریں بود معنی نورِ اعلیٰ نورِ ایں بود  
 جناب صائم کا کلام پڑھ کر بے ساختہ اسے پنجابی شاعری کا بادشاہ تسلیم کرنا پڑتا ہے پھر لطف  
 یہ کہ ہر صنفِ سخن پر عبورِ کامل رکھتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے سو بیچ سمجھ کر کہتا ہے۔

ع نغزین ہو جاتی ہے بزمِ وجود چھڑ دے وہ جب کوئی تارِ غزل۔  
 حامد الوارثی ۱۲

تقریر و لیدر از اترخارہ عالم نبیل، فاضل جلیل، عربی کے مشہور شاعر و ادیب، پیر طریقت  
 بہر شریعت، ابو البرکات حضرت علامہ پیر سید محمد امین علی شاہ دامت برکاتہم

سجادہ نشین آستانہ عالیہ "باب الہدیٰ" فیض آباد شہر فیصل آباد

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم  
 نحن عبدان محمد صلی علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندے ہیں۔ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندے ہیں۔

امال بعد

بہر کیف

فیقول الفقیر القادری الرضوی السید محمد امین النقوی

حمد و صلوٰۃ کے بعد فقیر قادری، رضوی سید محمد امین علی شاہ نقوی کہتا ہے کہ

طالعت الصحیفہ العالیۃ من مقامات متفرقة و صفحات

میں نے اس صحیفہ رسالہ کے مختلف مقامات اور بہت سے صفحات کا مطالعہ

متکثرة التي نظمها الاکبیر الکریم البکیر والخطیب النجیب

کیا ہے۔ جسے ایک ایسے ادیب نے نظم کی صورت میں تحریر فرمایا ہے، جو بہت بڑا دانا اور

الشہیر بالصائم الجشتی عصمہ المولی القوی من شر کل

عہدہ خطاب کریں گے جسے صائم جشتی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر خارجی، کم عقل

غبی و غوی فوجدتها جامعة لفضائل سیدۃ النساء الفاطمہ

اور گمراہ کے شر سے محفوظ رکھے، تو میں نے اس کتاب کو حضرت سیدۃ النساء، اللہ تعالیٰ کی اس پیر ہزاروں

الزہر علیہا الف الف حمد من خالق الارض والسماء و قامعہ

رحمتیں نازل ہوں، کے فضائل و کمالات کے بیان کرنے میں ایک جامع کتاب پایا ہے۔

لا اعداء الخوارج الجملاء حقیق ان یقال فی شان عمدۃ الفضلاء

اور ان کے دشمنوں، خارجیوں کی بڑی بھڑک کر رکھ دی ہیں جن بات یہ ہے کہ میں اس عمدۃ الفضلاء پر اپنی صاحب کی

التعنیات لمصائم حبر بھی منتخب

شان میں یوں کہوں۔ عجب غائبِ صائمِ پیشی کو بہت بہت مبارک ہو جو ایک برگزیدہ روشن فاضل ہیں۔

مداح ال محمد و امین حسان العرب

آل محمد کے مداح اور حضرت حسان کی امانت کے حامل ہیں۔

من صنف الكتب العظيمة في محاسن والسرقتب

اگرچہ آپ نے بڑی بڑی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، مگر یہ کتاب مقدس ان کی تمام کتابوں

الاصحيف من هذه سادات الامم الكتب

پر فوقیت رکھتی ہے۔

بالعلم والفضل السنی لیسقی البریة کالسحب

آپ اپنے علم و فضل سے چٹانِ اہل بیت کو بادلوں کی طرح سیراب فرما رہے ہیں۔

و مہجتی ہو کاشف ظلمات جہل والحجب

مجھے اپنی جہان کی قسم! کہ آپ خوارج کی جہالت کے پردوں اور تاریکیوں کو چوک میں لا

والحق لمراسمئنا فی النظم جمال الشہب

کرچاک کر رہے ہیں۔ جی! سچی بات تو یہ ہے کہ پنجابی زبان میں آپ جیسا شاعر شعلہ بیان موجود

قال الامین الفاطمی عبد فقیر منتسب

دور میں دکھائی نہیں دیتا۔ یتیمین نقوی فاطمی نے تحریر کیا ہے کہ یہ کتاب فضائل و ادب کے

شان الصحیف ما هذه شمس الفضائل والادب

موضوع پر ایک بہرینیر کی حیثیت رکھتی ہے۔

ادب الغلامین بما الشداقی من مہاجر المسلمین والصلوات علی سیدنا محمد و آلہ الطیبین

یہ کہ دعائے کہ اس کتاب سے ہدایت والے لوگ حضورِ عالم کی برکت سے قیامت تک فیضیاب ہوں۔

ہا حبر ال محمد علی بن حنفیہ فیصل آباد  
الباکستان

از جناب مرتاج المتکلمین، سند المقرین حضرت علامہ پیر محمد سلیم

نقشبندی، مجددی مدظلہ العالی خطیب اعظم جامع مسجد جمال خانوآز لاہور۔

## تقریر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ اجل جلالہ کی حمد و ثنا اور نعت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد

آفتاب رسالت، ماہتاب نبوت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صنویاتش کرنیں اور  
ضیاء بارشعائیں یوں تو کائنات کے گوشہ گوشہ کو جگمگا رہی ہیں، اور کون و مکان کا ذرہ  
ذرہ آپ کی نورانی تجلیات سے شریک چمکتا دکھتا رہے گا، لیکن کس قدر عظیم اور قابل ستائش  
ہیں وہ نورانی ہستیاں جنہیں اس آفتاب عالمتاب کی پُر نور تجلیات براہ راست سمیٹنے  
کا موقعہ مشیت الہیہ کے مقرر شدہ پروگرام کے تحت حاصل ہوا ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت اطہار سلام اللہ علیہم اجمعین کا وہ مقدس

گروہ جنہیں اصحابی کا انجوم اور اہل بیتی مثل سفینۃ نوح کا اعزاز اس عظیم ہستی کی طرف سے عطا ہو  
جسے خدا کے حد سب سے بڑا مانا گیا۔ یوں تو اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحت آپ کا

ہر صحابی ہدایت ستارہ اور آپ کی اہل بیت کا ہر فرد کشتی نوح ہے جس کسی نے بھی انکا دامن  
تھاما، یقیناً منزل سے ہمکنار رہا۔ مگر جناب سیدۃ النساء العالمین حضرت مانی فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا

و زین عظیم، آپ کا نقش، آپ کی عظمت، آپ کی قدر و منزلت سب سے جداگانہ ہے

اور کیوں کہ حکم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنے جگر کا ٹکڑا کہہ کر ان کی ایذا

کو اپنی ایذا، ان کے غضب کو اپنا غضب اور ان کی رضا کو اپنی رضا کہا ہو، بلکہ خالق کائنات

نے ان کی رضا کو اپنی رضا، ان کے غضب کو اپنا غضب کہا ہو، جنکی آمد پر اللہ کا رسول تکریم

کے لئے کھڑا ہو جاتا ہو، جس کی عیبت سے انکا گھر برباد ہونے کی قیامت کے دن مٹادی کی جائے گی کہ

اے لوگو! انکا ہیں نیچی کر لو میرے محبوب کی بیٹی کی سواری نہروانی ہے۔

حضرت مانی فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کے فضا کے میں پیمانہ راز کا بیت موجود ہیں۔ اس

عنوان بحرِ مکینا پر سینکڑوں اہل علم حضرات نے قلم اٹھائے اور مجتہد اہل بیت کو پیش بہا خزانہ  
مہیا کیا۔ لیکن کتاب ہذا مسمیٰ "خالونِ جنت" ایسی جامع اور مدلل کتاب میری نظر سے آج  
تک نہیں گزری۔

برادرِ محترم، اسنادِ الشعر و جنابِ صائم چشتی کی لیاقت اور لطافتِ طبع کا خیال کرتے  
ہوئے میرے قبلہ عالمِ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، قدوة الصالحین، زبدة الاتقیاء، شیخ المشائخ

پیر دستگیر، روشن ضمیر، مرشدِ حقانی، نقشبانی جناب پیر سید علی حسین شاہ صاحب دامت  
برکاتہم العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف اور بزرگوارم قبلہ پیر حافظ سید فضل شاہ  
صاحب مدظلہ العالی نے انہیں ارشاد فرمایا کہ جناب سیدۃ النساء العالمین حضرت مانی فاطمہ الزہرا  
سلام اللہ علیہا کی سیرتِ مقدّمہ پر افراتفریط سے پاک ایک جامع اور مدلل کتاب لکھو۔ چنانچہ انہوں  
نے اس ارشادِ عالیہ کو نہایت تحسین اور فخر کی نگاہ سے دیکھا اور اسی وقت اس عظیم کام کا بیڑا  
اٹھایا اور جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل اور ان مشائخ کرام کے صدقہ سے اپنے مقصد میں کامیاب  
ہو گئے اور فی الواقع جیسا کہ انہیں ارشاد ہوا تھا ویسی ہی معتبر بسوٹ اور اونچے طبقے کے مصنفین کی  
کتاب کے حوالوں سے مزین، مدلل اور جامع کتاب سلیس پنجابی اشعار میں لکھ کر پیش کر دی۔  
صائم صاحب نے کتاب ہذا میں وہ تمام محاسن پیدا کر دیئے ہیں جو کسی اونچی تصنیف  
میں ہونے ضروری ہیں۔ خداوند کریم اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی  
آل پاک کے صدقے سے صائم صاحب کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور  
اس کتاب کو ذریعہ نجات اُخروما بتائے۔

ۛ ایس دعاؤں میں واز جلدیوں آمین باد

فقط والسلام طالبِ دعا

محمد سلیم نقشبندی جمالِ جلالی لائل پور

**تقریر** از جناب مفتی محمد عبدالشکور صاحب مدظلہ العالی خلف الرشید حضرت علامہ پیر محمد عبدالغفور ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ (وزیر آباد)

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ مناقب اہل بیت پاک ایک بحرِ ناپیدائش ہے جس زبان میں یہ طاقت اور کس قلم میں یہ ہمت ہے کہ وہ ان کے فضائل و مسائل کا حل طور پر قلمبند کر سکے، البتہ جس سعادت اور شرافت کے حصول کی کوشش کی جاسکتی ہے وہ صرف اتنی ہے کہ ہر افسانہ بحرِ امکان ان انوار و برکات کو حاصل کر کے رُوح میں بالیدگی اور ایمان میں نشکفتگی پیدا کر نیک سامان کرے۔ آج تک جس کسی نے بھی اس موضوع میں پر خامہ فرسائی اور لب کشائی کی ہے اس کا مقصد صرف اتنا ہی برکات کا حصول تھا۔ میرے پیش نظر صرف اتنی بات ہے کہ شاعرِ اسلام جناب صاحبِ حقیقتی صاحب نے محنتِ شاقہ برداشت کر کے علم و بصیرت کے چنتا نوں سے جو لازوال بہاریں جمع کی ہیں ان میں ان چند سطور کے ذریعہ شرکت کر کے میں بھی کسی حد تک ابدی سعادت کا مستحق بن سکوں۔

پاکستان میں مسلمان اہل قلم کی کمی نہیں، مگر اہل قلم بہت ہی کم ہیں جن کے قلب و نظر کی طرح ان کا قلم و قسطاس بھی مسلمان ہو۔ مخلص صاحبِ حقیقتی اگر چاہتے تو فلمی گانے اور رومانی افسانے لکھ کر کافی شہرت اور وافر دولت میٹھ سکتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قلب و نظر کی طرح ان کے قلم کو بھی ایسا ہی پاکیزگی ہانڈھ آئی ہے، اور نگارش کے ابتدائی دور سے ہی ان کا قلم ہر درگاہِ شہرت سے منع الکلمات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اہلبیت کی مدح سرائی اور اہل فضل کی سیرت نگاری کے لئے وقف ہو کر رہ گیا ہے، اور اس دولت بے پایاں نے ان کی زندگی میں نکھار زبان میں تاثیر اور تحریر میں سوز پیدا کر دیا ہے۔

خاتونِ جنت میں صائم صاحب کے قلم کی پاکیزگی، دینی شغف اور دل کے سوز کی جلوہ انگیزیاں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ ایک ایک سطر محبتِ اہل بیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نحوِ شہو میں بسی ہوئی اور ایک ایک ورق پر عقیدت و نیاز مندی، لعل و گوہر جگمگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ حال صائم حقیقتی صاحب کی یہ علمی کوشش اور دینی خدمت

مستی تبریک اور لائق تحسین ہے۔

میر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صائم صاحب کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اہل بیت اطہار کی مدحت سرائی اور مقبولانِ حق کی ثنا خوانی کا مزید جذبہ اور ذوق عطا فرمائے اور صوف کے علم و عمل اور جان و مال میں برکت اور نفع عطا فرمائے۔

آمین بجاہ تیدالانیہ و المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد عبدالشکور ہزاروی وزیر آباد



تفصیلاً رشحاتِ قلمِ شہنشاہِ پنجابی غزلِ حضرتِ سیدِ پیرِ فضلِ حسینِ فضلِ گبراتی

آوے بسم اللہ الرحمن پڑھ کے دلا سو وہ لئے قلمدان تائیں  
چینے سیدہ زہرا داحال لکھیا دیے داد صائم مہربان تائیں  
کتنی گل نہیں اوس دیسل با بھوں ناں کوئی واقعہ سند بغیر لکھیا  
کہ صرے نظر انداز نہیں ہوں دنا عالیشان ممدوحہ دے شان تائیں  
پیدا تھاں تھاں عکس تفصیل والے اوہدی طرزِ اجسامی توں جاں صدقے  
ایہہ کوئی کم سوکھا نہیں وچہ کوزے، کرنا بت بد بھر بی کران تائیں  
ستھرے لفظ موزون زبان اندر شستہ طورے نال ترتیب دیتے  
ہوئی ایس تصنیف توں ویکھ کے تے، خوشی ہر مومن مسلمان تائیں  
مصرعے خوبصورت لکھتاں کوہوں نظم عقیدہ تریا نوں مات کر گئی  
اوہدی زمیں نورانی نے توڑ دتا ہے سی فخر جیہڑا آسمان تائیں  
ہے اوہ سخن و ریشری کلام ایسا جیہنوں سن سن کے لوک رجدے نہیں  
اوہدے روبرو رکھ کے بزم اندر بھلا کون چکے شمع دان تائیں  
جوڑی اوس کتاب تے میں سمجھاں توشہ آخری سفر دا جوڑیا سو  
اوہنوں اوہدی عقیدت نے دجانا، رہبر ہو کے باغِ جنون تائیں  
بی بی فاطمہ دا ذکر پاک پڑھ کے، میرے منہ توں فضل دعا نکلی  
رَبِّ وِجْہِ کَوْنِیْنِ دے شاد رکھے، بی بی فاطمہ دے مدح خوان تائیں

فضل حسین فضل ۱۵۰۵۰۴۴

# تقریب منظم

اثر خامہ، واعظِ دلپذیر، شاعرِ بے نظیر، نگینہ پاکستان  
الحاج علامہ محمد یوسف نیکینہ صاحب  
۱۷۶ گرب پیلے گجراں (فیصل آباد)

پاک سیرت دی لکھی اے پاک سیرت صائمِ حشری نے پاک خیال دینال  
ہر واقعہ اے مستند لکھیا، دتے خوب دلائل نے مال سے نال  
نصِ قطعی قرآن چوں لے لیکے، اہل بیت دی شان بیان کیتی  
دسیانا لے حدیثاں چوں ہے واجب، رکھنی خوب محمد دی آل دینال  
اہلبیت محمد دی دسیا اے سنی کیوں نے شان بیان کر دے  
اہلبیت دی حب دادسیا اے، کتاں ہے تعلق اعمال دینال  
مقولہ شاعر، مضموناں دی آڑ لیکے، کیتی خوب اصلاح معاشرے دی  
اپنے قلم دے زور تھیں کر دتا، ماضی تائیں پیوستہ اے حال دینال  
بلدیاں ہو رکتاں وی ہین بیشک، بی بی فاطمہ دی سیرت پاک اُتے  
مثل کسے دی دتی نہیں جاسکدی اے پر ایس سیرت بے مثال دینال  
خوش قسمتی نال آغاز توں ای لیکے پڑھیا میں ایہنوں اخیر تیکر  
بلد اجلدا پنجابی وچہ رنگ سارا، رومی جاتی تے سعدی اقبال دینال  
چھڈ کے قال نوں ڈب کے حال اندر لکھی گئی کتاب معلوم ہندا  
اک حرف وی مینوں تے نہیں دسد رکھدا ہونے تعلق جو قال دینال  
ہے دھا ایہہ یوسف دی رب اگے اٹھئے روز قیامت نوں ایس سارے  
نبی پاک تے آل اصحاب نال، غوثاں ولیاں دے ٹولے کمال دے نال  
محمد یوسف نیکینہ غفرلہ فیصل آباد

# تقریب منظم

از عالیجناب امیر ابوالکمال بسوق قادری نوشاہی بحر العلومی بجا نشین

در بار نوشاہی ڈوگر شریف صنع گجرات

خامدا و مصلیا و مسلما

لا جواب کتاب خاتون بہت، سیرت فاطمہ الزہرا دی اے  
 اسنوں پڑھیاں ہووے ایمان نازہ داستان ایہ خیر الہی اے  
 مدح پاک ہے ایہہ مائی فاطمہ دی جیہڑی بیٹی رسول خدا دی اے  
 حرف حرف وچہ نور عرفان بھریا، چلی قلم ملک الشعراء اے  
 صدقہ چشتیاں کجھ مبارکائی، تحفہ عجب ایہہ جنت خاتون لکھیا!  
 ازلی عسا شفا! آل رسول دیا، پر کھف پاکیزہ مضمون لکھیا!  
 اے حسان العصریں کجھیا اک، بزم سخن وچہ اعلیٰ مقام تیرا  
 سن کے سنگدلاں دے ٹٹھوں آہ نکلے، بھریا سوز و بیتاں کلام تیرا  
 تیری نگہ بلند، خیال نازک، ہو باعترش توڑیں روشنی نام تیرا  
 اناج بنت رسول دی بارگاہ وچہ ہو گیب منظور سلام تیرا  
 واللہ ایس کتاب دیاں برکتاں بھین جگوں وکھری تیری برات ہو گئی  
 ہک تیری ہی نہیں بلکہ نال تیرے، ہو رکھیاں دی اسی بھین نجات ہو گئی  
 اڈیا طرطبع بلند ہو کے، کیتی مدد رب ذوالجلال تیری  
 تیری مستی طبع اچھل مارے، قابل رشک پرواز کجھ تیری

شعر و سخن دے خونی میدان اندر بیشک بڑی نرالطری پجال تیری  
الحق کتاب "خاتون جنت" صائم چشتیا بے مثال تیری  
اے مداح آل رسول شالہ! پکا عشق دارنگ نصیب ہو وی  
اس جہان اندر اس جہان اندر اہلبیت دانگ نصیب ہو وی  
ایسی کسے نوں نہیں نصیب ہوئی چٹیری شان بتوں دیشان دی اے  
نانی فاطمہ زہرا و کوئی وی نہیں، ایہہ تصدیق حدیث قرآن دی اے  
صائم! لکھ کتاب "خاتون جنت" سند لے لی جنت و پہر جان دی اے  
کیونکہ آل رسول دی مدح گوئی، بڑی پکی نشانی ایہان دی اے  
اہل بیت رسول دی مدح کے، اپنی بگڑی بنائی اے چنگا کیت  
صدقوں خیر السار دی بارگاہ و وح کردن ادب جھکانی اے چنگا کیت  
اہلبیت دی حب دی چائی پتوں گائے عمل دے دفتر چمکائے صائم  
موتی سخن دے صفحہ قرطاس اتے بڑیاں تختیاں نال سجائے صائم  
کوئی جانے نہ جانے میں جانیاں اے بڑے دور دے سخن سنائے صائم  
لکھ کے ایہہ کتاب "خاتون جنت" و وح جنتاں محل بنائے صائم  
بے مثل کتاب "خاتون جنت" بسوتی ہو تہ سکری تعریف اسدی  
پاک ~~پاک~~ داکھیا ہائف، لکھ دیہہ تاریخ تصنیف اسدی

۱۳۸۶

ابوالکمال برقی قادری نوشاہی

# نقد و نظر

جناب حافظ محمد حسین حافظ فیصل آباد

صائمِ حشری نوں دتا اے رب سچے فنِ شاعری اندر کمال و کھرا  
 عام شاعران توں ایہدا ہوندا اے رنگِ سخن و کھرتے خیال و کھرا  
 مستی و کھری ایس دا جام و کھرا ایہدا حال و کھرا ایہدا قال و کھرا  
 اپنے وچہ سینے سوزِ عشق والا بیٹھا اے جگِ نالوں بھانڈیاں و کھرا  
 انج تے سارے داسارا کلامِ اسدا حسن رکھدا اے بے مثال و کھرا  
 لے پرا ایہہ صحیفہ 'تور و اللہ' ہے شہکار اس دا لازوال و کھرا  
 پنجانی سچے وچہ عربی عبارتوں رنگِ دیوندا اے ڈھال ڈھال و کھرا  
 اودھرو پیکھ کے فنی عروجِ اسدا تنگ نظر کردے حال حال و کھرا  
 استفادہ حدیثاں توں کر کے ، لکھیا زہرا دا عجب احوال و کھرا  
 مستند ہر شعر نوں کرن خاطر دتا حاشیہ اے نال نال و کھرا  
 صلہ ایس تصنیف دا ایس تائیں ، دیسی حشر اندر زور و الجلال و کھرا  
 اتے کوثر دا جامِ العام اس نوں کھلی والے نے دینا پیاں و کھرا  
 مولا علی نے جنتِ داکٹ دے کے کرنا ایہدا بلتدا اقبال و کھرا  
 خاتونِ جنت دے صدقے دیتاں حافظِ جنت کرو ایہدا استقبال و کھرا

حافظ محمد حسین حافظ

۲ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ

## نذرانہ عقیدت

بمضوری استاد الشعراء جناب صائم حسینی مصنف کتاب ہذا، از قلم سردار حسین سردار بنگلہ او اگت

اکھاں نال چماں اوہناں رستیاں نوں نالے جاواں سرے بھارٹریا  
 صائم صاحب قبلہ دے تھیلاں دا، جنہاں رستیاں وے راہوارٹریا  
 سوہنے سوہنے عنوان، موضوع سوہنا، سوہنے وقت اندر انتخاب کر کے  
 قلم آپ دا صفحہ قرطاس اتے، سوہنی گھڑی ٹریا، سوہنے وارٹریا  
 سوہنی سٹھری جناب دی شاعری نے رنگ نواں پنجابی نوں چاہڑ دتا  
 رستے اوہدے منور فرماتے، چھڑی منزل دے ول اکوارٹریا  
 اہل بیت دی شان بیان کرنا، استنوں اچا نہیں ہو ر عنوان کوئی  
 سدرے کرے نصیب اپہ راہ مولا، جدھر شاعران دا ہے سردارٹریا

## ہدیہ تبریک بمضوری صائم حسینی

از قلم محمد امین برق پلٹیر قادری سردری، سلطانی برکت پورہ فیصل آباد

کی میں کراں تعریف توصیف اسدی ہے تصنیف تیری لا جواب صائم  
 لکھ لکھ ہوں مبارکاں تساں تائیں، بے نظیر ایہہ لکھی کتاب صائم  
 مانی فاطمہ دے صدقے نال ہوو، ایہہ مقبول درگاہ حضور اندر  
 سب توں اچا مضمون تلاش کر کے، ہے کمال کیتنا انتخاب صائم

بہتہاں سدا پنجابی دے فلک اُتے رہنا چمکدے وانگ ستار پاندے  
 دیکھ جہاند کی رہنی اے حشر توڑی پیش کیتے اوہ دُرِ نایاب صائم  
 کردی رہوے پنجابی وی فخر جیتے، اوہ پاکیزہ انوکھا مضمون لکھیا  
 لکھ کے جنتِ خاتون تے کر دے تہجداران دے پورے خواب صائم  
 برقی دیواں انقباب کی نساں تائیں تے کر پیش اعزاز ہاں کی سکدا  
 جد کہ اگے اسناد الشعراء دے اے ملیا تساندے تائیں خطاب صائم

98111

# حوالیاں دیاں کتاباں

نمبر شمار	کتاب داناں	مؤلف	نمبر شمار	کتاب داناں	مؤلف
۱	قرآن مجید	کلام خدا ترجمہ شیخ سعدی	۱۶	تفسیر جلالین	جلال الدین سیوطی
۲	قرآن مجید	کلام خدا ترجمہ اعلمت بیوی	"	" "	جلال الدین محلی
۳	تفسیر ابن جریر	علامہ محمد ابن جریر	۱۷	تفسیر نسفی	عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی
۴	تفسیر روح البیان	علامہ اسماعیل حتی	۱۸	تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن کثیر دمشقی
۵	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی	۱۹	تفسیر مہامی	علامہ مہامی
۶	تفسیر ابن عربی	شیخ ابوعبید اللہ ابن عربی	۲۰	تفسیر فتح العزیم	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
۷	تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد خازن	۲۱	تفسیر مظہری	قاضی شمس الدین فانی
۸	تفسیر معالم التنزیل	ابو محمد حسین بن مسعود الفرغانی	۲۲	ترمذی شریف	امام حافظ ابو عیسیٰ ترمذی
۹	تفسیر درمنثور	علامہ جلال الدین سیوطی	۲۳	مشکوٰۃ شریف	ولی الدین عمر
۱۰	تفسیر بقیاوی	قاضی ناصر الدین بقیاوی	۲۴	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۱۱	تفسیر صاوی	شیخ احمد صاوی مالکی	۲۵	خصائص کبریٰ	علامہ جلال الدین سیوطی
۱۲	تفسیر عرائس البیان	برہان تفسیر ابن عربی	۲۶	المستدرک	علامہ حاکم نیشاپوری
۱۳	تفسیر حقانی	علامہ عبدالحق حقانی	"	"	تلخیص علامہ زہبی
۱۴	تفسیر حینی قادری	حسین بن علی کاشفی	۲۷	مسند احمد	امام احمد بن حنبل
۱۵	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان	۲۸	کنز العمال	علامہ علاؤ الدین المتقی ہندی



نمبر شمار	کتاب داناں	مؤلف	نمبر شمار	کتاب داناں	مؤلف
۲۹	منظاہر حق	قطب الدین شاہجہاں آبادی	۴۵	سیرت رسول عربی	علامہ نور بخش توکلی
۳۰	بخاری شریف	محمد بن اسماعیل بخاری	۴۶	تاریخ اسلام	اکبر شاہ نجیب آبادی
۳۱	مسلم شریف	امام مسلم بن حجاج	۴۷	تاریخ اسلام	عبدالرحمن شوق امرتسری
۳۲	ابن ماجہ شریف	علامہ محمد بن یزید بن ماجہ	۴۸	تاریخ اسلام	امیر احمد علی اے
۳۳	جامع الصغیر	علامہ جلال الدین سیوطی	۴۹	صواعق محرقة	ابن حجر مکی البہیمی
۳۴	زرقانی علی الموبہب	علامہ محمد زرقانی	۵۰	نور الابصار	علامہ شبلی نجفی
۳۵	نسیم الریاض	شرح شفا علامہ قفاجی	۵۱	اسعاف الراغبین	محمد صبان
۳۶	فتح الباری شرح بخاری	علامہ ابن حجر عسقلانی	۵۲	اصول کافی	محمد یعقوب کلینی
		" "	۵۳	حیات القلوب	آبا قاسم مجلسی
۳۷	طبقات ابن سعد	ابن سعد	۵۴	مجمع الفضائل	ابن شہر آشوب
۳۸	الاصابہ	ابن حجر عسقلانی	۵۵	مدارج النبوة	شیخ عبدالحمید محدث دہلوی
۳۹	الاستیعاب	ابو عمر یوسف بن	۵۶	معارض النبوة	علامہ معین الدین فراہی متوفی ۸۰۰ھ
"	"	عبداللہ بن عبدالبر	۵۷	روضۃ الشہداء	حسین بن علی واعظ کاشفی (۸۱۰ھ)
۴۰	اسد الغابہ	عزیز الدین المعروف ابن الاثیر	۵۸	الزہراء	راشد الخیری
۴۱	ولائل النبوة	ابو نعیم اصبہانی	۵۹	فاطمہ بنت محمد	عمر ابو نصر مترجم رئیس احمد جعفری
۴۲	سیرت حلبیہ	علی بن برہان حلبی	۶۰	اوراق عم	سید محمد احمد ابوالحسنات
۴۳	تاریخ ابن خلدون	ابن خلدون	۶۱	الحاوی للفناوی	علامہ جلال الدین سیوطی
۴۴	رحمۃ اللعالمین	سید سلیمان	۶۲	ریاض النضرہ	حب طبری
"	"	منصور پوری	۶۳	الاتقان	علامہ جلال الدین سیوطی

نمبر کتاب	کتاب داناں	مؤلف	نمبر کتاب	کتاب داناں	مؤلف
۴۲	نزہۃ المجالس	علامہ عبدالرحمن صفوری	۴۲	تفسیر ابوسعود	ابوسعود
۴۵	نیج البلاغۃ	سید رضی	۴۳	زاد المعاد	ابن قیم جوزی
۴۶	ذیوان علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم	۴۴	تفسیر کنز الایمان	مفتی نعیم الدین مراد آبادی
۴۷	امرار و رموز	علامہ اقبالؒ	۴۵	شرح فقہ اکبر	ملا علی قاری حنفی
۴۸	موعظہ مبارکہ	علی الحائری	۴۶	فیوضات المحبوب	سید محمد امین علی شاہ نقوی
۴۹	سفینۃ توحید اول دوم	محمد شفیع اوکاڑوی	۴۷	الامن والعلی	اعلیٰ حضرت بریلوی
۵۰	شواہد النبوة	علامہ عبدالرحمن جامی	۴۸	تاریخ اسلام	نشر جالندھری
۵۱	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین سیوطی	۴۹	حاشیہ شرح اربعین نوویہ	

# کی لکھاں؟

(مصنف و لوں)

کی لکھاں اناں رکھیا اے میں اوس عنوان دا جہنوں

اردو والے پیش لفظ یا حرف اول تے پنجابی والے پہلی گل وغیرہ آہندے نے۔

میں ایہہ لوں ناں ایہوں ای نہیں رکھ دتا، بلکہ ایہدی اک خاص وجہ تے

اک انوکھی تے عجیب حقیقت سی۔ اوہ انوکھی خاص وجہ تے عجیب حقیقت ایہہ ہے

کہ چہڑی کتاب تہاڑے سہٹھاں وچ اے ایہوں شروع کرن توں یکے آخر تیکر

میرے دہن وچ صرف ایہو ای اک فقرہ گونجا رہیا اے کہ اکی لکھاں

ایس کتاب توں پہلاں وی پتھری وار میرے راہواری تھیل توں ایساں ایساں

سوڑیاں تے ترکھیاں راہواں توں گزر کے منزل تے جانا پیا اے جنہاں راہواری

وجہ ذرا جنہاں پیر پتھر کن نال بندہ تخت التری توں وی مٹھے پہنچ جاندا اے پر ایس

توں تے انوکھی منزل ول پیر پتھریاں ای چہڑا میرا حال ہو یا اے، اوہ یلنوں پتہ

اے تے یاں میرے ریت تے رسوں توں۔

ایس کتاب دا اشتہار راج توں دو سال پہلاں کتاباں وچہ ایس اعلان نال

دنا گیا سی کہ ایہہ کتاب تھوڑے دناں تیکر ای چھپ رہی اے، پر ایہہ تھوڑے

جہے دن سرت سو دناں توں وی ودھ ہو گئے۔ تھوڑے دناں دا اشتہار ایہوں

ای نہیں سی دے دتا بلکہ سو فیصدی یقین سی کہ انشا اللہ ایہہ کتاب بہت چھپتی

چھپ جاوے گی۔

کیوں جسے ایہہ کوئی فخر دی گل نہیں، میرے اُتے میرے اللہ دا ایہہ خاص  
 ای کرم اے کہ یس کوئی وی مضمون جتنے چر وچ چاہتاں واں لکھ لیناں ہو کوئی  
 وی مضمون ہندا تے ایڈی وڈی کتاب و دھ توں و دھ پندراں دتاں وچہ  
 لکھی جاسکدی سی۔ پراس کتاب تے پندراں دن نہیں پورے دو سال لگے  
 نیں۔ ایناں چر کیوں لگا اے، ایہہ میں عرض کردتی اے کہ جدوں وی کچھ لکھن  
 دا ارادہ کر کے تختیاں نوں کھیاں کیتا، بار بار ذہن وچ ایہو ای سوال  
 اٹھدا رہیا کہ! کی لکھاں

دنیا دا ہر مسلمان ایس گل نوں چنگی طراں جان دلاے کہ چہڑے موضوع اُتے  
 ایہہ کتاب لکھی گئی اے، اوہ کتاں نازک بلکہ نازک ترین اے۔ بیتوں ہور تے  
 کسے دا پتہ نہیں پر میں ایہہ گل دعویٰ نال کہہ سکناں کہ کسے وی شاعر تے  
 ادیب دے قلم واسطے ایس توں وڈی ہورا امتحان گاہ ہے ای نہیں کہ اوہ توں  
 اپنے نبیؐ دی زندگی دے حالات لکھنے پین۔ اپنے اوس اعلیٰ تے عظیم نبیؐ دے  
 حالات چہنوں دل دی ہر دھڑکن اپنا نجات دہندہ سمجھدی ہووے جیدے  
 مقام تے احترام وچہ ذرا جتنی لغزش ہو جان دے نال جہنم دی بھڑکدی ہوئی  
 اگ دا قمر بن جان دا خطرہ ہر ویلے ذہن تے مسلط رہندا ہووے۔

ازمائشاں دے نال کتاں بھر پور اے ایہہ موضوع! کتاں عجیب تے کتاں  
 نازک اے ایہہ عنوان، میں اللہ دے مقدس رسول دی عظمت دی قسم کھا  
 کے کہتاں! کہ ایس موضوع تے قلم چلان لگیاں، لکھاری توں جے اک لمحے

واسطے جناب ممدوح دی نظر بہت جاوے تے اوہ بغیر پرپٹ دے سدھا  
جہنم و شح چلا جاندا اے۔

ایہہ اوہ منفرد تے ارفع و اعلیٰ مقام اے جتھے عقل، ہوش، فہم، فراست  
تصور، تخیل وغیرہ قسم دی ہر قوت محض ناکارہ تے مجبور ہو کے رہ جاندی  
اے۔ ایہہ اوہ نازک مقام اے جہنوں شاعر صرف ایہتاں لفظاں مال بین  
کر سکدا اے۔

ع

ادب کا ہیست زیر آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید، جنیٹ شد و بایزید ایں جا

ایہہ تے اللہ دے محبوب نبی دی زندگی دے مقدس

حالات لکھن ویلے اپنے باریک تے نازک موڑاوندے نے، تے جہدوں

رب دے محبوب نہیں! رب دے محبوب دی پیاری بیٹی، سلطان الانبیاء

نہیں، سلطان الانبیاء دی تقدس مآب صاحبزادی دے حالات زندگی

لکھنے ہون تے ایس توں وڈی آزمائش، ایس توں وڈی امتحان گاہ، ایس

توں وڈا نازک مقام تے پلصراط ہو کر پہنچا ہو سکدا اے۔ ایس فقرے توں

ممکن اے کہ کوہ عقلی ایہہ مطلب نے لوے کہ باپ تالوں بیٹی دی نشان

ودھان دی کوشش کیتی گئی اے۔ پر عقل سلیم ایس لطیف اشارے

دی گہرائی تک پہنچ کے جھوم اٹھی گی۔

فقہ مختصر ایہہ مقدس کتاب لکھن لگیاں میرے حسین تصورات

تے میریاں تخیل پروازیاں نے میرا کوئی ساتھ نہیں دتا۔ میں جدوں وی کاغذ  
 قلم لے کے بیٹھا، کلتے کلتے نے ایہو ای پکار پکار کے اکھیا کہ "کی لکھاں"  
 شاید کو عقلی پھر اعتراض کر دیوے کہ لکھدی تے قلم اے، تصور اں  
 تے تخیلاں نے کی لکھناں ایں۔

پر عقل سلیم جان دی اے کہ پہلاں تخیلات ای قرطاس ذہن  
 تے تحریر ثبت کر دے نیں، قلم دی واری پچھوں اوندی اے۔  
 ہاں! تے نیں ایہہ عرض کر رہیا ساں کہ ایس کتاب دے لکھن و بیج  
 میری کسے قوت و اکمال نہیں۔ ایہدا ہر لفظ کسے غیر مرئی تے ناں محسوس  
 کیتی جان والی قوت د امرہون احسان ایں، جس قوت دا اظہار کیتا ای نہیں  
 جاسکدا۔ کیوں جے اوہ ہے ای غیر مرئی۔

عرض ایہہ کتاب لکھی نہیں گئی کھوانی گئی اے۔ میں تے آخر تک  
 صرف ایہو ای پچھدا رہیا واں کہ! کی لکھتاں،

مسلم چشتی

۱۵، محرم الحرام ۱۳۸۶ھ ہجری

# قلم نوں

رُک جا عجز بھیں برق رفت ارقلمیں، ایسے کھم نہیں تیز طراریاں دا  
 ایہہ مہنوں لوکھا ای قسم رب دی آپاے وقت آزمائشاں بھاریاں دا  
 جدھر ٹری ایں پتہ نہیں ذرا تینوں، ایہناں منزلان واپا دشواریاں دا  
 قدم قدم اُتے سجدے رہویں کردی، بوہا کھولیں ناں اکھاندیاں باریاں دا  
 اوہرا حاصل بھنا خوراں سچیاے، ڈھنگ چیدے کو لوں پردہ داریاں دا  
 دتا مرتبہ اے اللہ پاک جس نوں، سمجھناں عورتاں دیاں سرداریاں دا  
 رب داتاں ایں بھڑک نہ جائیں کدھرے، چھکی بھار رکھیں وفاداریاں دا  
 آپ سچھ کے سارے جہان تائیں، سبق دس دینیں ادب شعاریاں دا  
 چھم چھم رہویں روندی نیویں دھون کر کے، بنیاد ای مل ایسے دلقکاریاں دا  
 ادبوں، ادب کو لوں بلکہ ڈھنگ پھیں خون جگر وینج لگ دیاں تاریاں دا  
 رخت سفر ہن جو سرخ سرخ لے کے بھپتی اٹھ کر حیلہ تیاریاں دا  
 لگا ای صم نا چیز نوں بلن تحفہ اہلبیت دیاں خدمت گاریاں دا

# التَّجَادُرُ كَاهِرُ الْعُلَا

یا رحمان، صمیم، عظیم، ارحم، پردہ پوش توں ایسا نابکار ہاں میں  
 یا ستار العیوب کریم خلاق، بخشہا توں ایسا خٹاکار ہاں میں  
 ہر عظیم توں اعظم عظیم توں ایسا، ہر تادار توں ودھ تادار ہاں میں  
 قوی توں سب توں بیش کمزور ستوں، چارہ ساز توں ایسا تے لاچار ہاں میں  
 تیرنی رحمت ہے مولا تحیظ پھر بھی، متیاں بہت وڈا گنہگار ہاں میں  
 منزل دور تے رستہ بھی ہننازک، نالے چمک بیٹھا بھارا ہاں میں  
 اپنے فضل تے کرم تھیں پار ٹاویں، بلیٹھا چھال سمندریں مار ہاں میں  
 ناتوانیاں اتے کمزوریاں توں اسے کے آگیا تھرے دربار ہاں میں  
 بد کردار ایڈا وڈا ہندیوں وی، لکھنا چوہندا عظیم کردار ہاں میں  
 سرنوں ختم کر کے پہلے قدم تے لگا، اپنی عقل دی من واپار ہاں میں  
 کرم خاص فرماویں تے ہو سکدا، منزل تال مولا ہمکنار ہاں میں  
 چلے کیتیاں میریاں ہیں خالی، حساسی ہمتہ فلاش بیکار ہاں میں  
 سیاہ کار، بدکار، بد حال، شامی، بد اعمال، باغی، بد کردار ہاں میں  
 التفات دے بھی بیشک نہیں لائق، ہر سزا داتا ای متراوار ہاں میں  
 ناں میں ساں، ناں ہاں، ناں ہو سکداں، ایویں کر رہیا غلط بھکار ہاں میں  
 توں ای توں ایس، کچھ بھی نہیں صائم، کچھ نہیں توں بھی پرے پار ہاں میں



# استدعا بحضور مصطفیٰ

کھلی دایا کھلی دیا اوٹ کر کے میرے عیباں تے جہراں تے پا پردہ  
 مدت ہوئی اے سو ہنیا سکدیاں نوں ہن تے رخ منور توں چسا پردہ  
 ہن دیا وار تشریف لیا ون لگیاں، آقا میری تقدیر بھی بدل آ یو  
 تیس جہدوں بھی خواب وچ آوندے او، اگے جاوے مقتدر دا آپردہ  
 میرے عیباں تے جہراں دیا گل کاہدی تیں جان دے وغیباں ساریاں نوں  
 ہو رکی چھیناں بھد نہیں تساں کو لوں، کر دا غیباں دا غیب خد پردہ  
 ہتھ کٹنے تے رہ گئے اک پاسے، قسم زب دیا اے کتے سس جاندے  
 جیکراک وی ستر ہزار وچوں کھلی دایا دیندوں اٹھ پردہ  
 سٹریا طور تے ہوئے سہوش موسیٰ، سینہ چیرا گیا سی بجلیاں دا  
 اینویں ذرا کو موسے دے کہن اتے تساں دتا سی جہدوں سرکا پردہ  
 لاہ کے اُمت دے مرداں دیا عقل توں، پردہ بخشو چا اُمت دیاں عورتاں نوں  
 صدقے اوسدے جیہدی گفتار تے بھی پاوت اوندی سی باد صبا پردہ  
 ایسی ہوا فرنگی تہذیب دیا نے دتی ہوا اسلام دیاں بیٹیاں توں!  
 رہیا چہرے توں ہٹنا تے اک پاسے سارے جسم دا ہو یا ہوا پردہ  
 تساں جیہا آقا دو جہان اندر بعد رب دے ہے پردہ پوش کپھڑا  
 پاوت وایو حشر دے دن پردے، دنیا وچہ وی کرو عطا پردہ

اس تصنیف کے لکھن والے جیٹر امطلب صائم داپتہ اے تئساں تائیں  
صرف ایہو کہ قوم دیاں بیڈیاں نوں بخشے رب ایمان احیا پردہ

## آرزو

کھسی وایا ظلمتاں دُور کر دے رُخ روشن چراغ دا واسطہ ای  
نوری پھل نے حسن حسین جس دے اوس جیڈری باغ دا واسطہ ای  
زہرا پاک دی پاک تپہیر چادر، چٹی صاف بے داغ دا واسطہ ای  
نظرِ کرم کر صائم عزیز اے تیری چشم ما زراغ دا واسطہ ای

ابوبکر صدیق رفیق تیرے عزت عظمت آب دا واسطہ ای  
حضرت عمر فاروق، عثمان حضرت جامع اُمّ الکتاب دا واسطہ ای  
بو تراب دلیر تے شیر حیدر، شہر علم دے باب دا واسطہ ای  
بخشیں حب سب نبی دے پیاریاں دی تیرے کل اصحا دا واسطہ ای

## شانِ رسول ﷺ

کپڑی عورت اے وچہ کونین جس نے، زہراواتگ پانی شانِ جسی ہووے  
 جسدے پتر حسین جیے لال ہوون، تے ستر لاج جس دا مولا غسلی ہووے  
 جسدے در اُتے خدمت کرن خاطر، ہراک حور فردوس دی کھلی ہووے  
 پھر بھی اپنے ہتھناں مال پیس چکی، ناں چھالیاں دے بھری تھلی ہووے  
 کپڑی شہنشاہ زادی اے گھر جسدے کئی کئی دن تک اگ نہ بلی ہووے  
 خاک پا جسدی غارہ سمجھ کے تے، ہراک حور نے مکھ تے ملی ہووے  
 بوہاک پاسے نیویں دھون کر کے، جسدی لنگھی فرشتیاں گلی ہووے  
 پردہ ایناں کہ جسدی زمین نے وی کدی دیکھی ناں پیراں دی تلی ہووے  
 نازل امت تے ہون بلا لگی، جسدے پترے خون تھیں طلی ہووے  
 جسدی تربت تے گردن توان باہجھوں، ناں کوئی غوث ہووے ناں کوئی ولی ہووے  
 کربل وچہ جسدے جگر گوشیاں دی، بوٹی بوٹی وچہ ریت دے رلی ہووے  
 جسدی ام کلثوم تے دھی زینب بیہن بیڑیاں شام نوں چلی ہووے  
 لاش جسدے شبیر دی ونح کربل ہائے، اگھوڑیاں دے سبتاں دلی ہووے  
 صائم کون پہنچے اُس دی نشات تائیں، جو محمدی گود وچہ پئی ہووے

# شجرہ مبارکہ

۳۵ حضرت جناب سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا

حضرت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت جناب ادا  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جناب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب ہمع	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب جمل	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب بنت	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب عبدمناف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب اسماعیل	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب قصی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب ابراہیم	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب کلاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب تارخ	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب قاصر	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب شاریخ	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب ارجوت	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب فارخ	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب فہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب شاریخ	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب قینان	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب کنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب ارجوشد	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب حام	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب مدوکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب نوح	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب الیاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب یرد	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب ادیس	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب نزار رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب مہابیل	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب معد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب قینان	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب عدنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب انوش	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت جناب ادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب ثیث	رضی اللہ تعالیٰ عنہ
	رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب آدم صلی اللہ

# خاتونِ جنت دے والدِ محترم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم

والدِ سیدہ طیبہ طاہرہ دا، والدِ پاک ساری مخلوقات دا اے  
 منبعِ نور و احکام فرشتیاں دا، مظہر اللہوی ذات و صفات دا اے  
 مرکزِ حسن و امصدر تجلیاں دا، مخزنِ فیض و اقامِ برات دا اے  
 ہادی ہادیاں دا، وادادِ تیاں دا، منبعِ کرم و اکنزِ برکات دا اے  
 مرسلِ مسلماناں دا، نبیِ انبیاء دا، شاہِ نشاہاں دا، سپہِ سادات دا اے  
 کملی و الاحمد رسول اللہ تا جبارِ ارض و سماوات دا اے  
 رازدان، محبوب، مطلوبِ رب دا، بلکہ رازِ خودِ ربی ذات دا اے  
 پیچھے غلق و اماحی کمزوریاں دا، حاصلِ کرن والا مشکلات دا اے  
 لاٹرا عرش و افرش و اپنِ عربی، بلکہ حسنِ ساری کائنات دا اے  
 چن اوہدے اشارے تے رقص کردا سورج منتظرِ اوسدی ذات دا اے  
 اُسدے نوری تبسم دا ہے صدقہ، حسنِ جانِ فزا جیٹرا باغات دا اے  
 کھاندا، پیندا اے جیٹرا جہانِ سارا، درہ اک ایہ اوہدی خیرات دا اے  
 نفعی عاصیاندا، دردی ماٹیاں دا، لک توڑ دالاتِ منات دا اے  
 پاپے سد کے خیر سوا لیاں نوں، نالے دسدا رستہ نجات دا اے  
 جیٹرے سخن و بیج آپد نام آجانے، رکھدا اثر اوہ قند و نبات دا اے  
 صدقہ سوہنے داتیرا ہر شاعرِ صائم، جسم بن گیا آبِ حیات دا اے

# خاتونِ جنتِ دی ولدہ محترمہ

پہلاں زہرا توں لازم اے پتہ لگے، زہرا پاک دی اماں دی شان سی کون  
 جس دے لطن وچوں زہرا ہوئی پیدا، اوہ ملکہ ملک جتساں سی کون  
 رازدانِ پزدان دی بنتن والی، دو جہان اندر رازدان سی کون  
 گھلے آپ رحمان سلام جس نوں، اوہ محبوبہ نورِ پزدان سی کون  
 سمجھناں عورتاں نالوں لیاؤن والی، کھلی والے تپے پہلاں ایمان سی کون  
 نوں سال مافی جس ڈی چھاں زہرا، اوہ تقدیس بھریا سائبان سی کون  
 جس دی شان خود کرن بیان احمد، عزت دار ایسی بھاگوان سی کون  
 جس دی دھی سردار اے عورتاں دی، اوہ عظیم تقدس دی کان سی کون  
 عزت، فقر، افلاس دے دور اندر، بنی مصطفیٰ دی میسران سی کون  
 رکھن والی حنور دے وشح قدماں، اپنی شاہی دا گل سامان سی کون  
 پچپن وشح حضرت بنی بنی فاطمہ دی، ہر ہر حال اندر نگہبان سی کون  
 ادب نال صائم نیویں نظر کر لو، دساں عظمتاں دا آسمان سی کون

# مختصر احوال حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی

خدیجہ بنت خویلد ہے نام اُسدا، پاک والدہ مومنات ساریاں دی  
 زوجہ مصطفیٰ دی، اماں فاطمہ دی، نانی حسن و حسین ستاریاں دی  
 رانی قدسیاں دی، ملکہ جنتاں دی پاؤں والی مرتباں بھاریاں دی  
 سلطنت دنی جنوں کی سچے، مشرق و مغرب کو وہاں کناریاں دی  
 عرب و بیچ تجارتاں جس دیاں نے، شکل و بھی نہیں کدی خساریاں دی  
 قیمت لکے دیاں تاجراں ساریاں دی رہندی منتظر حیدر اشاریاں دی  
 پیسے دھم سناوتناں حیدریاں دی، چارہ ساز، مہیسی جو بیچاریاں دی  
 بانہہ مشرتوں حیدر کسرتاج پھرنی، صلح جیسے پانی اوگنہاریاں دی

## کملی وائے دیاں دھماں

پنچھی سال حضور دی عمر مہیسی دھماں دھمیاں عالی وقار دیاں  
 گھر گھر ہون گلاں مکے شہر اندر، اوہے خُلق عظیم تے پیار دیاں  
 کرے دائریاں دے اندر مرد گلاں، اوہے حسن دے پاک انوار دیاں  
 کرن عورتاں گھراں و بیچ بیٹھ صفتاں اوہے پاک بلند کردار دیاں

پاک بازیاں اتے صداقتاں سن مُستند عربی تاجدار دیاں  
 سمجھیاں جان دیاں سن مُعتبر ہر تھاں گلاں پھیاں سچی سرکار دیاں  
 جھگڑا کوئی وی ہووے نیٹریوں، گلاں دو جیب غفار دیاں  
 صائم اوہدی چشم پر وقار اگے نظراں رہن جھکیاں ہر سردار دیاں

## حضرت خدیجہ دامتہا سرہونا

ورقہ بن نوفل چچازاد بھائی، حضرت نبی خدیجہ زیشان داسی  
 عالم، فاضل تے پیرو مسیح داسی، پورا علم انجیل داجان داسی  
 سُنیاں اوس کووں ذکر پاک نبی ختم الانبیاء آخر زمان داسی  
 نائے تذکرہ بھی کئی وار سُنیاں، اوہدے مرتبے تے اچھی شان داسی  
 سُن کے جگ توں صفتاں حضور دیاں، کیتا آپ بھی قصد زمان داسی  
 نبی پاک دے جاگ پئے بھاگ صائم، ہو یا کرم رب مہربان داسی

## حضور نوں بلاوا

سُن کے صدق دیانت حضور دے نوں، نبی پاک پیغام گھلاوندی اے  
 ابوطالب دے گھروں حضور تائیں بڑے ادب دینال بلاوندی اے  
 رُخ اقدس نوں ویہندیاں سار نبی اڈب و بیج تصور دے جاوندی اے  
 ایہوای ہے تھاند نبی اُون والا، دل دے بیج خیال دوڑاوندی اے



آخر نکل کے سوچاں دے وہن و پوں تال ادب دے گل پلاوندی اے  
 جیہڑا مقصد سی صائم بلاونے اے، سارا کھول کے حال سناوندی اے

## حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیشکش

کہتی عرض خدیجہ نے پھیلیا اے، میں شام تیسکر کار و بار میرا  
 سارا کم غلاماں دے ہے سرتے ماناں کوئی ہے الی مددگار میرا  
 دگن دلیساں معاوضہ دو بیاں توں چکیر تیں وند او ایہہ بھار میرا  
 کھلی وائے نے گوں ارشاد کیتا چاچا ابوطالب ہے عنخو ار میرا  
 اُسدی باہجہ اجازت نہیں ہو سکدا، تال تساں دے کوئی دہا ر میرا  
 ہانہہ نامہہ میں پچھ کے کردیاں گا، چنگی کرے گارت نتار میرا  
 دسیا چاچے توں حال تے کہیا چاچے، راضی میں تے پور دگار میرا  
 اس توں ودھ کی رت توں اساں لیناں ظاہر تساں تے ہے کم کار میرا  
 خرچ ودھ تے آمدن گھٹ والا، مسئلہ ہو گیا حسل دلدار میرا  
 حل چاچے دیاں مشکلاں کرن والا، صائم کریگا دور آزار میرا

# ملک شام اول تیاری

واپس آخدیجہ نوں نبی سرور، رصف مندی دائرہ سٹا دتا  
سُن دیاں سار خدیجہ نوں چاچڑھیانے ادب بھتیں سیس جھکا دتا  
گھن واسطے قافلہ شام وئے، انتظام تمام کروا دتا  
سارے قافلے نوں امیر کارواں دا، شان مرتبہ کھول سمجھا دتا  
ویلے ٹرن دے سوہنے نے ساتھیوں نوں کوچ کرن، جھکا فرما دتا  
صائم کر کے تجارتاں نبی سرور، سبق تاجراں تائیں سکھا دتا

## سفر دے حالات سنکے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

تیسریں سفرتوں جدوں حضور پرتے، نبی پاک محو انتظار ہے سی  
ڈہتی ہوئی خبیال دے ونج عالم، ویہندی شام وے بار بار ہے سی  
ویکھ قافلہ آوند شام ولوں، لوں لوں خوشی دے نال سرشار ہے سی  
سدا کے میسرہ خاص غلام تائیں، پچھیا سفر داحال سرکار ہے سی  
جو جو رستے ونج ویکھیا میسرہ نے کیتا اسطراں نال اظہار ہے سی  
ایسے ٹرے تے دھپ کمال دی سی گرمی پی کر دی مارو مارے سی  
اے پر سٹاڈے سردار تے دھپ ویلے ہندا آن بدل نمودار ہے سی  
نال نال بدل اودھر جاوندی، پدھر جاوندی اسدا سردار ہے سی

ہو راک حیرانی دی گل دیکھی جانے رب اوہ عجب امر ہے سی  
 لانی مسکے درخت نال کنڈا بہناں فوراً اوہ ہو پاسا یہ دار ہے سی  
 اک راہب نے ویچھ اس معجزے نوں راز عجب کیتا آشکار ہے سی  
 اوہنے آکھیا نبی ایہہ آخری اے، ہو یا ہو روی ذکر ذکر ہے سی  
 نالے دتیا انسان جو مال کھڑیا ہو یا نفع اُس چوں بیشمار ہے سی  
 جیہڑا آند اے اوہ بھی اے نفعے والا، دسدا بیسہ بھجا بازار ہے سی  
 گلان سن سن کے اپنے شک اتے بی بی تائیں آیا اعتبار ہے سی  
 بالیقین صائم ہے ایہہ نبی رب دا دسدا پی دل دیکاتا رہے سی

## حضرت خدیجہ الکبریٰ داپینغام

مافی صاحبہ دی عمر سی سال چتالی، نعمت ملن لگی کردگار دی اے  
 بیوہ آپ ہوئیاں بیسین دو واری، مرضی چویں ستار غفار دی اے  
 دولت، مرتبے، شان تے حسن و تے نظر مکتے دے ہر اک سردار دی اے  
 کھی آئے پیغام پررد چھڈے، شادی دل ناں طبع سرکار دی اے  
 پڑھن ویچھ عبداللہ دے چن و تے بی بی ہور کجھ سوچ دچسار دی اے  
 سد کے اک بی بی رشتہ دار اپنی، دسی کھول کے گل امرار دی اے  
 دل دی گل زبان تے لیاؤن لگیاں حالت عجب ہوئی بقرار دی اے  
 گلان گلان اندر دل دی گل صائم، اوس بی بی دے گوش گزار دی اے

## حضرت داؤد جواب

مائی صاحبہ دائے کے پیغام نبی کھلی دائے کے کول آ جاوندی دائے  
 جے کر چاہوتے حضرت نکاح کر لوتو نال اوب دائے مرض لاوندی دائے  
 پچھیا سوہنے نے کیمہناں دائے نال نبی نبی؟ نبی نبی کھولکے گل سناوندی دائے  
 جو کچھ حضرت خدیجہ نے کھلیا سی پورا پورا پیغام پچھاوندی دائے  
 سُنکے نبی سرور اکوٹ کہن لگے دل توں گل تو ہاڈی دائے بھاوندی دائے  
 اے پر چاہے توں پچھ کے دس مسکناں صائم سن نبی واپس آوندی دائے

## حضرت نال خدیجہ الکبریٰ دائے نکاح

پچھے ابو طالب تائیں گل ساری ہر حرف حرف سمر کار سناوندے نے  
 تک اقبال بھتیجے ابو طالب، خوشی نال محمور ہو جاوندے نے  
 چاواں نال خدیجہ قول ابو طالب اپنے ولوں پیغام پچھاوندے نے  
 او دھر ہاں اکی ہاں سی! مشورے تھیں دن وقت مقرر فرماوندے نے  
 کر کے کٹھیاں سارے قریش تائیں پھر نکاح دی محفل سجاوندے نے  
 ورقہ بن نوفل مائی صاحبہ فلوں، ولی ہون دائے فرض نبھاوندے نے  
 ابو طالب نے خطبہ نکاح پڑھیا سارے لوگ پئے خوشی مناوندے نے  
 صائم کر کے ایجاب و قبول آخر ساتھی ازلے شکر بجاوندے نے

## شاعروں

واقعات ایہہ پور کی کتاب دے سن چھیتی قصہ میں جیہڑا مرکا دتا  
جیہڑا واقعہ دستا لاری سی، مجلس طور تے سارا سنا دتا  
مانی صاحبہ تے پور کی کتاب لکھاں، کدی اللہ جے کرم فرما دتا  
ایسے لئی اس توں اگے ہون والا سارا واقعہ پھیرتے پا دتا  
کراں شروع قصہ بی بی فاطمہ دے لکھاؤں والے حکم لا دتا  
ستو، ستو شکر صائم اللہ پاک دے، کرم بخشن واجبے بنا دتا

## خاتونِ جنت دے ویر

پتر دو خدیجہ نوں رب دے تے اثناں والے تے بدر مینیر دونویں  
کترا احمدی دے دونویں لال سچھے بی بی فاطمہ پاک دے ویر دونویں  
قاسم اتے عبداللہ ذیشان سوہنے طیب طاہر تے پاک تظہیر دونویں  
چھوٹی عمر و بیح صائم وصال کر کے ٹر گئے جنت توں ماہِ تنویر دونویں

## ربانی

شانِ اقدس محمدی لاڈلی دی، اللہ پاک دی قسم کہاں ترے  
اپنے اتے دی امت دے غم اندر جسدی چشم رہندی انکھانال ترے

کربل و پھر جسدِ حجرت کو شہانہ خون تال ہو یا وال وال ترے  
 زہرا پاک دی شان بیان کرناں صام مشکل نہیں بلکہ محال ترے

## خاتونِ جنتِ دیاں بھیناں

ماں باپ دلوں سکیاں تن بھیناں ہے سن فاطمہ عالی جناب دیاں  
 زینب، رقیہ تے ام کلثوم تنے کلیاں باغ رسالتاں دیاں  
 زہرا فاطمہ پاک سمیت بنیاں، کرناں چار عربی آفتاب دیاں  
 بیشک زہرا دارتہ عظیم صرب توں، ونداں ہین ایہ رب الارباب دیاں  
 زہرا پاک اتے ہین نعتم ہو یاں، خداں ساریاں عمل و ثواب دیاں  
 اے پر لازم ہے صام اقرار کرناں چارے سطرانے کے کتاب دیاں

## زہرا پاک دے احترام و کھرا

اللہ اللہ! محمد دی لاڈلی دا، دو جہان و پوے ہے مقام و کھرا  
 حسب نسب و کھرا، خاندان و کھرا، عزت مرتبہ، شان اکرام و کھرا  
 امی جان دی شان عظیم و کھری، ابا جان دارتہ تمام و کھرا  
 عظمت شوہر دی و کھری جگ ناوں، لطف وجود و کھرا، فیض عام و کھرا  
 فقر وفاقے و پیر شکر تے صبر کرنا، شہنشاہی دے التزام و کھرا  
 آون فاقے تے فاقے ناں سی کرنی، ایس گھر دے سارا نظام و کھرا

ذوق، خلق، خلوص، اخلاص، وکھرا، شوقِ ادب تے حُسنِ کلام وکھرا  
 پلایا ایہناں نوں سارے فرشتیاں توں ذی وقار جبریل غلام وکھرا  
 پیدا ہون توں لے کے وفات تیکر، بلدا اللہ توں رہیا انعام وکھرا  
 منیاں محترم ہستیاں ہین لکھاں ماترہرا پاک دا اے احترام وکھرا  
 روزِ ازل توں چہدے شبیر تائیں بلیا رب کو یوں سرخ جام وکھرا  
 پردہ وکھرا سارے جہان نالوں، پردے داریاں دا انتظام وکھرا  
 مکی گلِ صائم نبتِ مصطفیٰ دا! ہے آغاز وکھرا تے انجام وکھرا

## ولادتِ باسعادت

ملکِ عدم چوں باغِ شہود اندر، جڑوں اون لگیاں نہرا پاک، حسین  
 دینِ فطرتِ اسلام تے اوس ویلے حدوں ودھ لے المٹاک، حسین  
 نورِ حق دی شمع بچھان بے بھوکاں مارے پدے سفاک، حسین  
 لکھاں سختیاں جھلدے جان اتے بدکرداراں توں شاہِ لولاک، حسین  
 ہسین گنتی دے چند نفوس ساکھی جھل دے ظلم اوہ بھی دردناک، حسین  
 دکھ نوں توں نویں پچاؤن بے لے کھٹے ہندے شریہ چلاک، حسین  
 پلے حضرتِ خدیجہ دے ٹکریاں تے کل تک جو آپ ساک، حسین  
 اج اوہ اوسے خدیجہ دے بنے دشمن سارے ساک چالاک بیباک، حسین  
 کل تیک جھڑے اُسدے بوڑیاں دی فخر سمجھکے چمڈے خاک، حسین

دُکھ و دُھ توں و دُھ اِج دینِ خاطر اِو ہوا کی سوچدے پئے ناپاک حسین  
 ایا وقتِ بیدارشِ بتوں داسی ماہویاں والدہ سخت عمتناک حسین  
 آئی عورت ناں کوئی قریشی وچوں ایسے قدسیاں دے ہو چاک حسین  
 اِج اوہ ملکہ زمانے دی ہے کلی دونوں عالم ای جہدِ اِک اِک حسین  
 منظر ویکھ کے صائم ایہہ درد بھریا لرزہ کھا گئے ہفتِ افلاک حسین

## حیرت و اعالم

دم بخورِ حورِ اِں جنتِ دینِ ہوئیاں کلی کلی ہوئی تموں جہان ہے سی  
 ویکھ قدرتاں ربِ عظیم دیاں کائنات ہو گئی حیران ہے سی  
 دُنیا وِج تشریف لیاؤن والی، اِج شہزادی باخِ جنان ہے سی  
 اے پر اوس دی والدہ پاک کلی بیٹھی گھرا تدر پریشان ہے سی  
 جہمے شہرِ معظّم لئی ربّ سچے پیدا کیتا ایہہ گل جہان ہے سی  
 اِج تانی چاچی ناں کوئی بھین ماسی آئی اوس دادر و نڈان ہے سی  
 سارے عنماں توں اے پر بھلاں والا، کسلی والا محبوبِ دیشان ہے سی  
 جس دی دید سعید دی جھلک اکو، کردی غمساں و اِتم نشان ہے سی  
 ایدھر دکھاں دے وچ دی ربّ و تے بی بی پاک داکا دھیان ہے سی  
 اودھر حورِ اِں نوں جنتِ دی وِج صائم، کیتا ربّ سچے ایہہ فرمان ہے سی



# ارشادِ پاری

جلدی اٹھو اے عورت بہشت دیو، اٹھو بحر تقدیس سے وینج تر لو  
 عطر، عنبر، کافور محلول کر کے از رنگارنگی کے کوثر نال بھر لو  
 نتھے نتھے چہے جنت چون لو وجامے، توری طشتاں سنہریاں شیخ دھر لو  
 بھلکے تساندی جینے سردار بناناں اُسدیاں اج زیارتاں تسیں کر لو  
 میرے پیارے محبوب دی لاڈلی نون آب کوثر دے نال نہلا وجامے کے  
 جامے جنت دے نالے وینج ڈوب صائم شاہ زادی نون جلد پہنا وجامے کے

## عورتوں کی تپک پییاں دی آمد

اودھر عورتاں تیار کی وچہ لگ گیاں ایدھر برس دی رحمت رحیم دی اے  
 چار پییاں اپنے کول کھلیاں، دیہندی ملکہ رسول کریم دی اے  
 ہوا حضرت خدیجہؓ نے خوف طاری، صورت ویکھی جدائیس تکیم دی اے  
 بوہے بند نے کدھر دی ایہہ آہیاں ایہہ حیرانگی طبع سلیم دی اے  
 اک بی بی نے وچوں ارشاد کینا، رحمت نساں تے رہا سلیم دی اے  
 میراناں سارنہ ماں اسحاق دی ہاں ہوا اولاد حضرت ابراہیم دی اے  
 مریم دوسری اے کلثوم تھی، بھین حضرت موسیٰ کلیم دی اے  
 یوحنا یسوی فرعون دی آہیہ اے بیوی حشر نوں دے سلیم دی اے

کوئی خوف دی گل نہیں! لساں اُتے حد اللہ سے لطفِ عظیم دی اے  
 خدمتِ تسانی واسطے ایس آیاں: تاہنگ ایس سعادتِ عظیم دی اے  
 حضرت سارہ دی گل ہی بے جاری، خوشبو پھیل گئی رُوحِ نسیم دی اے  
 پیدا ہوئی تقدسِ مابِ زہرا، تاجدار جو باغِ نعیم دی اے  
 حجرہ حضرت خدیجہؓ و اچمک اُٹھیا کرن پھٹ پی نورِ قدیم دی اے  
 پاک طاہرہ طیبہ ہوئی پیدا، بیٹی لادلی رشکِ کلیم دی اے  
 ہراک حورِ قطارِ وح کھڑی ہو کے، پیکرِ بتی ہوئی ادبِ تعظیم دی اے  
 اک اک طشتِ می دساں دے ہتھ اُتے قید جہاں وینج رُوحِ شمیم دی اے  
 اک دے ہتھ آں وینج زریں صراخی ہوئی، سہری ہوئی جو آبِ نسیم دی اے  
 پہلا غسل ای کوثر دے نال کر دی، بیٹی لادلی کوثرِ نسیم دی اے  
 مٹر کے محلہ بہشتی سبحان حوراں، صورتِ عجیب ترتیبِ تنظیم دی اے  
 ادبِ نال اجازتِ مٹرنی سب نے، ہراک تبھی رضا تسلیم دی اے  
 سب نوں ٹور کے لادلی کول آئی، مالکِ طبعِ سلیم سلیم دی اے  
 لوندی پچی نوں گھٹ کے نال سینے، صائم ملکہ کوئینِ اقلیم دی اے

## کائناتِ آگئی سرورِ وچہ

کھلی دے جد آئے تے پیش پچی بیتی حضرت خدیجہؓ حضور دے وینج  
 لیا سید نے گود وچ سیدہ نوں، کائناتِ آگئی سرور دے وینج

کیف اور فضلے بہشت ہو گئی جلوہ طور آیا جلوہ طور دے وینج  
 ہو کے وکھر ایقوعہ نور و چوں، نور آگیا مرکز نور دے وینج  
 نے کے نوری فانوس فرشتیاں نے کیتی روشنی بیت معمور دے وینج  
 روشن نوری قندیلان غلمان کر دے باغ بہت دے کل قصور دے وینج  
 ایس منظر توں دیکھن لی بچھڑ جنت سوران آریا فضلے معمور دے وینج  
 گھر خدیجی دے کرن بچھڑ کالگیاں، پا کے عنبر تے عطر کا نور دے وینج  
 نوری پیکر دی کچھ تصویر دے، اوس وقت اے کہیدے شعور دے وینج  
 دوجی وار جس دا جلوہ دیکھتے دی تاب رہی ناں کسے بھی سور دے وینج  
 نور و نور زمین آسمان ہو گئے، نور اول جسد آیا ظہور دے وینج  
 کر دے جی تمام لکھدا ہو کچھ بھی طاقت نہیں پر قلم مجبور دے وینج

## سیدہ پاک <sup>سلام اللہ علیہا</sup> دا پچن

پچن سیدہ طیبہ طاہرہ دا، عین وقت مشور دے نال داسی  
 نیویں نظر خاموشی پسند فطرت، اکھاں وینج حسب اکمال داسی  
 بالان ورگی ناں شوخی سی طبع اندر با آداب طریقہ سوال داسی  
 ناں کوئی ڈولہن و گاڑن ناں ضد کرنی ناں کوئی پتہ جناب نونگال داسی  
 ناں کوئی سبھگڑا لڑائی ناں کرے غصہ گو یا سیدہ پس کر جمال داسی  
 آبا جان دے وانگ متین صورت، پرودہ و پچن پچن وال وال داسی

کچھڑے جھڑے وی ملن اوہ پین لینے دل وچہ خیال ناں جاہ و جلال داسی  
 بے مثال جیویں باقی زندگی اے۔ بے مثال پچین بے مثال داسی  
 شاہزادی نوں چھوٹی جھٹی عمر اندر اسارا پتہ زمانے وے حال داسی  
 رہند اسدا خیال خیال اندر، آبا جان وے رنج و ملال داسی  
 سارا پتہ سی دین وے وچہ پتھے، جیویں قوم تائیں باپ ڈھال داسی  
 ایہہ بھی پتہ سی مالک زمانیاں دا دکھ جان اتے جھڑے جال داسی  
 سارے وچہ جہان وے ہم ایڈا، زہرا یا بچھناں کسے بھی بال داسی  
 آبا جان دی امت لئی شروع توں ای دامن بھر لیا نیک اعمال داسی  
 پچین وچہ مقدس جہین اتے، اختر چسکدا پیا اقبال داسی  
 طبع ایسی سلیم سلیم ہے سی گھر گھر وچہ شہرہ فرخ فال داسی  
 پاک بازی تقدس تے بر د باری جسد ازل توں نیک خصال داسی  
 پلدری پی سی اماں دی گود اندر جیویں پاک اللہ صائم پال داسی

## ماہی زہرا بتول داجا و کھرا

سب اولاد نالوں ماں وے دل اندر ہیسی زہرا بتول داجا و کھرا  
 وکھرا پیار، محبت تے مہر الفت، شفقت و کھری جو دوسنا و کھرا  
 وکھرا ہے سی انداز تربیتاں دا، ویچے بیٹی دا نشان عسلا و کھرا  
 سبق جھڑاوی لیناں سرتاج کوہوں دیناں زہرا نون یاد کرا و کھرا

بی بی پاک نوں لوکاں دیاں بچیاں توں رکھنا سدا لکا لکا وکھرا  
 وانگوں حضرت خدیجہ دے ناں بیٹی کر دے پیار مہین مصطفیٰ وکھرا  
 ماں دی پاک تربیت دا اثر ہے سی تاہیوں زہرا دے سی سمجھا وکھرا  
 صاف صاف صاف سب توں جا پدا سی، رتبہ زہرا نوں دتا خدا وکھرا

## ماں دھی دا آپس ویت پیار

مانواں دھیاں دے خاص پیار والی بلدی مثل نہیں سارے جہان اندر  
 روح ماں دی ادھی دے جسم اندر، جان دھی دی ماں دی جان اندر  
 یوسف اتے یعقوب دا پیار ایسے جلوہ گرہیسی پوری مشان اندر  
 پلک اک جدائی ناں پین دیون، جتھوں تیک ہندا سی امکان اندر  
 بیٹی اتی دے خیالاں ویت سدا ہندی اتی بیٹی دے ہندی جیان اندر  
 کھٹیاں اون جے اندروں باہر اون کھٹید جان جے وپہر چوچان اندر  
 اکثر ہندا سوال سی پیش ایہو کرے کہ ہنس کھڑا پین کھان اندر  
 ہئے سی پیار مثالی کمال ایسا پے گئی دھم سارے خاندان اندر  
 اُسدی اوہ تے اوسدی اوہ عاشق طارِب دوسن اکے مکان اندر  
 ماں فدا دھی تے صدقے دھی ماں تے ماں قربان باہر دھی قربان اندر  
 اکوہے سن خدیجہ تے پاک زہرا فرق صرف ہے نام سنان اندر  
 دھی نوں جٹھے بخار بخار چڑھدے ہے سی ماں تائیں آن فان اندر

کاتب ازل نے جلی حروف اندر کائنات دے لکھیا دیوان اندر  
 ماں بیٹی دے پیار داودھ استوں، کوئی مضمون نہیں تھے عنوان اندر  
 لاخود و پیار دی حد ہرگز آ نہیں سکری وہم گم ن اندر  
 ماتواں دھیاں دی اصل حیات سیسی اک دوسری دے مسکراں اندر  
 دکھ اک داد و جی تاں ویکھ جردی او دے نویں طوفان طوفان اندر  
 تیر رکھ کے او دھر و چھوڑیاں دا، مہیسی کھلی تقدیر کمان اندر  
 داستان غم دی شروع ہون لگی، خوشیاں، سدھراں دی داستان اندر  
 آون لگی اے اجل دی خزاں صائم، ہمدے زندگی دے گلستان اندر

## پہچہ اجل

ظالم کہواں یا موتوں کی آکھاں چھری ویکھدی پھس ناں خسار و پھندی  
 ناں ایہہ نوڑتے نار و فرق کردی ناں ایہہ خزاں و پھندی ناں بہار و پھندی  
 ناں ایہہ وقت نا وقت ناں عمر و پھندی ناں عسلا و پھندی ناں سردار و پھندی  
 ناں عزیز و پھندی ناں امیر و پھندی ناں ایہہ گلی ناں شاہی دربار و پھندی  
 ناں ایہہ لرزدی آہ مظلوم سن کے ناں ایہہ کسے دا تڑپدا پیار و پھندی  
 ناں ایہہ کسے دے پتیاں دی چھری و پھندی ناں ایہہ کسے والٹا قرار و پھندی  
 ناں ایہہ کسے دی آہ دفعاں مٹدی ناں ایہہ فوج اکھاں انتظا و پھندی  
 ناں ایہہ ویکھدی لٹیا سہاگ جانا، ناں ایہہ کسے داسینہ فکا و پھندی

ناں ایہہ ویچدی کلی نوخیز کوئی ناں ایہہ گل رعنہ فرحت بار ویہندی  
 ناں ایہہ ویچدی لگائے کھڑن غنچہ ناں ایہہ بلیاں نول شکر بار ویہندی  
 ناں ایہہ ویچدی ماتواں دے جگر پھڈے ناں یتمیاں دی حالت ترار ویہندی  
 ناں وچھوڑا ایہہ ویریاں داپاؤن لگیاں چل دی بھیناں ددل تے کٹار ویہندی  
 ناں ایہہ اٹھدی جوانی تے ترس کھانڈی ناں معصوم کوئی شہر خوار ویہندی  
 ناں ایہہ گھرانے بچھدے چراغ ویہندی ناں ایہہ ساندھیند پیتار ویہندی  
 ناں ایہہ اجر دی کسے دی مانگ ویہندی ناں ایہہ ٹڈا کسے دا ہار ویہندی  
 ناں ایہہ کسے غریب دی آس والا دامن ہون لگا تار تار ویہندی  
 ناں ایہہ ویچدی کوئی اے ملک والا ناں ایہہ کوئی غریب الیہار ویہندی  
 جتھے جی کر داصائم آجانڈی ناں ارار ویہندی تے ناں پار ویہندی

## حضرت خدیجہؓ البریؓ کی وفات

لگاپین وچھوڑا پیا ریاں دا پنچہ نبوت نظام اکھلا دی اے  
 لگی زخم پیتی دکھان زہرا چسلی تیغ ہوئی نابکار دی اے  
 دسواں سال نبوت حضور داسی طکر ناں اسلام کفار دی اے  
 دشمن جگ رسول کریم داسی دنیا قہرتے قمر گزار دی اے  
 ہنسی وقت اسلام تے بڑا اوکھا صدے جھل دی جا مکرار دی اے  
 ہوئیاں حضرت خدیجہ بیمار اتوں مرضی بیویں ستار غفار دی اے

آئی موت و امراض پیغام بن کے، حالت عجب ہوئی نامدار کی اے  
 حالت دیکھ کے ماں بیمار والی زہرا ہاتھ تے ہاہ پیٹی مساری کی اے  
 سرتے گھڑی و چھوڑے دی گوگردی سی ماں بیٹی دل نظر اڑا دی اے  
 کول سدر کے سینے دے نال لاکے ہنچوڑو ہلدی وال سنواری اے  
 دل و چہ سوچاں دا عجب طوفان آیا حالت ہو رو گھڑی بیقرار کی اے  
 ڈولی زہرا دی ٹور دی کاش سہتھیں سوچاں پی خشدیجہ و چاری اے  
 میرے بعد کی ایس دا حال ہو سی جو ناں گھڑی جڑانی سہاری اے  
 ماں بیٹی زک نال اشاریاں دے ہتھ دی گفتگو درد و پیاری اے  
 سینے گھٹ کے بیٹی نوں پھیر لایا چشم ترا ماں غمگساری اے  
 گھٹ گھٹ ملے دھیبے ماں تائیں اطلاقاں ایہہ آخری واری اے  
 درد و کرب دے ایس طوفان اندر آئی لہراک فہر گزار کی اے  
 روح جنت دی ملکہ دی چھڈ دنیا باغ جنت دے وتے سدھاری اے  
 سناں زہرا الٹی ہو یا جہان سارا سا بچھک گئی ماں غمخواری اے  
 سینہ عرش عظیم دا چیر دتا، نکلی ہاہ ایسی دل فسکاری اے  
 کھلتوں پہلاں تقدیر مر جھادتی نازک کلی تظہیر گلزار کی اے  
 سینہ حوراں دا ہو گیا چاک صائم، دیکھ حالت معصومہ دکھیا دی اے



# سیدہ فاطمہ الزہراءؑ کی موت اور اثر

ماں دی موت جو نہ ہزار احوال کیتا، ہرگز وینج تخریب نہاں آوند اے  
 اگے ای غماں وینج زندگی گذردی سی، بدن ہو رآلام دا چھا وندا اے  
 دشمن ہے سی اسلام دا جگ سارا، بنی اللہ واصلے اٹھا وندا اے  
 دیکھ باپ دے دکھاں نوں دے راتیں دل غماں اندر چٹکھا وندا اے  
 بہرتے سی اگے غمگساراں تے ہن کئی نوں دیکھا ڈرا وندا اے  
 کھلی والا تبلیغ اسلام اندر گھڑی گھڑی فتح دکھانگھا وندا اے  
 صد مہ باپ پیارے دیاں مشکلاں دلا بدھ زہرا دی جان جلا وندا اے  
 اگے ای پسین کمزور نجیف لاغر کوہ الم اتوں آدبا وندا اے  
 اک دن ظالم غلاظت کوئی اوچھڑی دی کھسی والے محمد تے پا وندا اے  
 اوسے ای حال دے وینج محبوب زہرا گھر دیوینج تشریف لیا وندا اے  
 حالت دیکھ کے باپ دی سیدہ دا دل خون دے تہنجو بہا وندا اے  
 سر باپ دا دھوئے تے پئی رووے تے کوئی درد ہمدرد وندا وندا اے  
 بچے وقت تبلیغ تو کدی چہرا باپ شفقناں آن کم وندا اے  
 مانی سوڈہ تے عالیشانے نال مٹر کے کھسی والے لکاح فرما وندا اے  
 سوڈہ کیتی تربیت سی سیدہ دی تن سال دا عرصہ و ہا وندا اے  
 آکے تنگ صائم نکلے والیاں توں کھلی والے دینے نوں جسا وندا اے

# سیدہ دانکاح مبارک صلوات اللہ علیہا

ہجری دوسرے سال دا واقعہ ہے سوچاں وچہ رسالتِ مآب ہمیں  
 دورِ مشکل ترینِ اسلام داسی نت نویں اونڈے انقلاب ہمیں  
 کھلی وائے محمدی لاڈلی دے شروع ہوئے ایم شباب ہمیں  
 خواہش مند اس کنیز محمدی دے نبی پاک دے کئی اصحاب ہمیں  
 کیاں کیتنا اظہار سی آرزو دا دیند کھاف سرکار جو اب ہمیں  
 حکم اللہ دا ایس اڈیکرے ہاں سب نوں اکھدے عالیجناب ہمیں  
 اک دن پے چراوندے باہر شہروں اوٹھا تاپی حضرت اب ہمیں  
 سنگھن کو لوں دی لگے جناب دے آجاوندے ابنِ خطاب ہمیں  
 بہہ کے کول تے شیر خداتاپی دیندے مشورہ مالِ آد اب ہمیں  
 بنتِ نبی خاطر کیوں نہیں عرفی کر دے؟ سنکے ہوئے غلامِ جناب ہمیں  
 غمزدہ ہو گئے سید زہنجواں دے چڑھکے اکھاں وچہ کسے سیلاب ہمیں  
 اکھاں کی! کچھ ترم نہیں کہن دیندی آخر عمر نوں دیندے جو اب ہمیں  
 ابو بکر صدیق نوں گل ساری آکے دسدے عمر شتاب ہمیں  
 دتی ایہو صلاح صدیق اکبر، علی لہزدے وانگ سہماں ہمیں  
 ٹرے جانڈے سی درِ حضور وائے اکھاں وچہ ہزاراں حجاب ہمیں

گفتار پیرانے و چہ چہ چادری سی کھتے شرم نے کل اعصاب مہین  
 بنے ہوئے تصویر تیرا نیاں دی سرتا پا عکس اضطر اب مہین  
 دیندے دستک جادو حنور اُنے لیندے مدد عربی آفتاب مہین  
 اکھاں نیویاں تھیں بہہ گئے چپ کر کے یا جویں غاموش کتاب مہین  
 چپ چاپ صائم و بچہ علی تائیں پچھد آمنہ دے ماہتاب مہین

## حضرت علیؑ کی درخواست

ہو کے ابدیدہ علیؑ عرض کیتی کہ سلی والے محبوب دلیشان اگے  
 حدوں پر ہاں نے علیؑ کی جان اُتے کیتے تساں ہر کار احسان اگے  
 پلپیا ہاں میں تساندے ٹھہریاں تے استوں کراں کی شاہا بیان اگے  
 جھکی رہے گی حشر تک شہنشاہ ہوا، گردن علیؑ تیر فرمان اگے  
 دُستی پھر حیدر دل کی گل صائم رکدے حرف رہے آکے زبان اگے  
 یمنوں شرف داما دی حنور بختو و ڈری گل نہیں سخی سلطان اگے

## خدا کے حکم تھیں اطہارِ رضا مندی

زیر لب تبسم کتاں ہو کے اپہہ ارشاد شاہِ ولیؑ ہنسان کیتا  
 عقد فاطمہ واسطے کول اپنے کی کچھ کتاں اے جمع سامان کیتا

۹  
 مولانا علی نے ادب دے نال اگوں حال اکھول کے سارا بیان کیتا  
 سب کچھ تساں تے ظاہر اے حال میرا اللہ تسان تائیں غیب دان کیتا  
 اک تلوار اک اوٹھ تے زرہ تہی علی ادب دے نال اعلان کیتا  
 سن کے مسکرائے تاجدار عربی نالے علی تائیں ایہہ فرسان کیتا  
 علی باہجہ تلوار ناں سجدائے، از لوں زیور ایہہ تیرا جسم ان کیتا  
 خاطر ضرورت ہے اوٹھ دی بھی آقا شفقت دے نال بیان کیتا  
 گھٹ لوٹے زرہ دی ساریاں توں ایہہ فرماں آتے عالی شان کیتا  
 نالے دنی بشارت نکاح تیرا ہے اسماناں تے آپ بزدان کیتا  
 مرضی زہرا دی بچھنی رہی باقی پچھ کے دساں کا حکم سلطان کیتا  
 جا کے سیدہ کول حضور صائم مطلب علی دا کھول عیان کیتا

## سیدہ نکاح دا اعلان

مرضی ایہو ای رب کریم دی اے صاحبزادی توں نبی فرماوندے نے  
 بہترین اے جید کرار شوہر، ساری گل حضور سمجھاوندے نے  
 سن کے حکم خاموش ہو گئی زہرا پردے شرم دے لبان تے آوندے نے  
 پردیاں تے پردے جیا والے پردے بیچ پردے پردے پانڈے نے  
 مطلب چپ دا سمجھ کے نبی سرور، علی کول تشریف لیاوندے نے  
 تیری عرض یا علی منظور ہوئی آقا خوشی دے نال بتلاوندے نے

زرہ وچین دے لی حضور اکرم حکم حیدر دے تائیں لگاوندے نے  
 شگفتا لی درہم ہی زرہ دی پئی قیمت علی نے قیمت واپس آوندے نے  
 وچوں دے کچھ درہم بلال تائیں، آقا لین سامان گھلاوندے نے  
 خوشبو ہطر چھوہاے بلال لیکے ادیوں آن کے پیش لگاوندے نے  
 ام سلمہ دے تائیں حضور صائم درہم بچھے ہوئے باقی پکڑاوندے نے

حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم واد

اسملان تے نکاح

کیتا پھیر شاد بلال تائیں مصطفیٰ سوہنے مسکرا کے تے  
 کرو کھٹے اصحابیاں ساریاں نوں مسجد نبوی دیوچہ بلا کے تے  
 ہوئے جمع اصحاب تے نبی سوہنے کیتا شروع کلام بھلا کے تے  
 اک آیا فرشتہ سی کول میرے اوس کیتا سلام سی آ کے تے  
 اساں پچھیا کی ستنام تیرا، کہیا اوس نے ادب بجا کے تے  
 میرا نام وسطائل ہے گھلیاے مینوں رب تبشر بنا کے تے  
 پہلی وار میں حاضر دربار ہویاں گھلیا رب نے کرم فرما کے تے  
 تدنوں ہوئے سحر لیلی دی آن حاضر لگے دس سن سلام سنا کے تے  
 شادی زہرا دی فلکاں تے رب کیتی کہیا ادب تھیں گے لکھکا کے تے  
 پچھیا تئی تے ہوئی اسے نال کس دے سیاو جی نے سیسوا کے تے

علی نال ہے مولانا کاح کیتا محفل فلکاں دے اتے سجا کے تے  
 تانے جنت دا کپڑا اک پیش کیتا، سارا حال احوال بتلا کے تے  
 لکھیاں نور دے نال سن دو سطران اوس کپڑے دتا میں چپکا کے تے  
 تہا دی زہرا تے علی دی رت کیتی شاہد ملکاں دے تائیں بنا کے تے  
 محفل لائی مقام محمود اتے حوراں اتے علمان بھٹا کے تے  
 دسی شان محبوب دی لاڈلی دی صائم اللہ نے نور برسا کے تے

## فلکاں اتے خوشیاں

کیف برسا سی دو جہان اندر، ورہدا توکے سی آسمان اتے  
 ایسی حوراں آرائش کمال کیتی تویں رنگ سی آیا جنتاں اتے  
 جتنے جتنی تے زیور پہن حوراں فخر کریاں زہرا دی شان اتے  
 صفاں بھٹلا لک سی کھڑے سدا پنے اپنے مقام مکان اتے  
 صبر عطر دا کیتا چہر کا ایسا خوشبو پھیل گی سارے جہان اتے  
 حضرت آدم نے خطبہ نکاح پڑھیا بیٹے صبر عظیم ذیشان اتے  
 صد مبارک مہالک صدا اٹھی حوشی جھاگی کون و مکان اتے  
 حوراں پڑھن در و در و سلام صائم بنت نبی تے شیر نیران اتے

## آسمانوں کے سیدہ دا مہر نے ہمیں

محل سچی سجائی دے ورتج نامے حکم طوبی نوں رب ستار کیتا  
 حکم رب کریم نے عمل فوراً، شجر طوبے نے پتر کھلا رکیتا  
 حوراں ملکوں غلبانوں نے چنے پتر ہر پتے نے شکر ہزار کیتا  
 نوری تھالاں ورتج رکھ کے پیش تحفہ اک نے دوسرے نوں بار بار کیتا  
 حشر تنیک تبادلہ تحفیاں دا، رہنماں کردیاں حکم عفا رکیتا  
 پنجواں حصہ زمین دا علی ولوں مہر پیش رب کر دگا رکیتا  
 دا ج باپ ولوں پیش سیدہ نوں باغ جنّت دا پروردگار کیتا  
 مہرا یہہ دنیا، دا ج اوہ دنیا، دو جہاں دی گویا سزا رکیتا  
 امت یار دی جنّت ورتج کھڑن خاطر پہلوں ای رب سامان بتا رکیتا  
 بڑا امت دا بحر گناہ دچوں صائم زہرا دی شادی نے پار کیتا

## سیدہ دا علیٰ کا حزمین انے

منظر اگے آسمانوں دا دیکھیا جے، ہن زمین ورتج جھاتی پا دیکھو  
 شان و شوکت دی اوتھے انیر دیکھی، ایٹھے سادگی دی انتہا دیکھو  
 کائنات اوتھے ہندی ملک دیکھی، ایٹھے دا ج دیندے مصطفیٰ دیکھو  
 اوتھے شہنشاہی دیکھے ٹھاٹھ صائم، ایٹھے فقر و بیکو استغنا دیکھو

## نکاح و خطبہ

ناں کوئی شور غوغا ناں کوئی پیار و لا، بیٹھے ہوئے اصحابِ ایشان، حسین  
 دستباز ٹہرا دما مہر جو بتی مبرور، من لیتدے اوہ شاہ مرد ان، حسین  
 چار سو مثقال می مہر سارا، ناں کوئی کوٹھیاں رتلاں مکان، حسین  
 کر کے شاہ حضور صحابیاں نوں پڑھدے آپ خطبہ عالیشان، حسین  
 خطبہ پڑھیا ایجاب و قبول ہو یا، ہوئے کل بیسی شادمان، حسین  
 کیتے گئے چھوہارے تقسیم فوراً سارے سادگی والے سامان، حسین  
 دیندے پے مبارک کال علی تائیں آپ خود شاہ دو جہان، حسین  
 اٹھ اٹھ دتی مبارک اصحابیاں نے، شاد باد سارے مسلمان، حسین  
 خوشی علی دی آوے ناں و بیچ لفظاں ملے جنہاں تائیں دو جہان، حسین  
 علی کر دے سی ناز مقدران تے، کیتے کرم رب مہربان، حسین  
 کرن لئی زیارتناں علی دیاں اوندے پے غلمان رضوان، حسین  
 گوہراوہ ملیا صائم علی تائیں، مصطفیٰ احمدی آپ کان، حسین

## دعوتِ ولیمہ

خوشخبری نکاح دی نبی سرور، حرمیاں پا کاں نوں آن سناوندے نے  
 چڑھیا چا سبھناں پاکد امنان نوں انت خوشاندے کوئی ناں آوندے نے



دَف و جانی بیٹے دیاں لڑکیاں نے سارے جی گھر دے مُسکراوندے نے  
 کیتی دعوت لیمے دی نبی سرور حاضر پاک اصحاب ہو جاوندے نے  
 شادی ہونی لسی ماہ رمضان اندر دسترخوان حضور پچھراوندے نے  
 کھانا کھا کے صحابی جد ہونے رخصت جرماں پاگاں نوں نبی بلاوندے نے  
 پیالہ مٹی دا اک منگوا حضرت کھانا اوسدے پچھ کچھ پاوندے نے  
 ایہہ ہے زہراتے علی دا خاص حصہ، حضرت بیبیاں تائیں بتاوندے نے  
 باقی کھانے توں پھیر تقسیم کر کے، زہراتائیں پیغام گھلاوندے نے  
 آیاں سیدہ تے سینے نال آقا، سر بیٹی دا پیار بھیس لاوندے نے  
 مٹھا بیٹی دا چم حضور اکرم، برتن پانی دا اک منگواوندے نے  
 پانی اُتے دعا فرما حضرت، مولا عسلی نوں وچوں بلاوندے نے  
 باقی پانی دے عسلی تے مار چھٹے، ہور پانی تے دم فرماوندے نے  
 اُنجے ای زہرا نوں پانی پیالہ صائم باقی سینے تے آپ چھڑ کاوندے نے

## سیدہ زہرا رضی واسطہ حضرت علی رضی عنہما

کیہا ویر عقیل نے علی تائیں، تھوڑے دنوں دے بعد ہی آکے تے  
 کرو عرق حضور دی وینج خدمت، ٹورن زہرا نوں کرم فرما کے تے

کیوں آکھاں کچھ شرم نہیں کہن دیندی، کہا علی نے سب سے جھکا کے تے  
 عرض کراں! میں کہا عقلی اگوں، ناں تساندے کہووتے جا کے تے  
 رضا مند ہوئے حضرت علی آخر ٹپے دو نویں صلاح بنا کے تے  
 ام ایمن کنیز و بیچ ملی راہ دے کیتی عرض اس ادب جا کے تے  
 دسی حضرت عقلی نے گل ساری، مطلب اپنا صاف سمجھا کے تے  
 ام ایمن نے کہا میں گل کرساں، پہلوں بیبیاں دے کتیں پا کے تے  
 کرسن مشورہ ناں حضور آپے، پاکد امناں گل سنا کے تے  
 حضرت علی تے آئے عقلی واپس، ام ایمن نوں پنڈ چکا کے تے  
 گھر جا کنیز نے گل کیتی گردن ادب دے ناں نوا کے تے  
 حرماں پا کاں نے کہا حضور تائیں مکی گل سی من منس کے تے  
 گھل دتا پیغام حضور اکرم، غسلی تائیں لبیا و بلا کے تے  
 او دھرتی ہرا دے تائیں تیار کیتا، دے کے غسل لبیاں پہنا کے تے  
 حاضر ہوئے صائم تدنوں علی مولا کہہ بنی سوہنے مسکرا کے تے  
 سنانوں پتہ اے علی دی آرزو دا، علی چپ ہسین نیویں پا کے تے

# حضرت خدیجہ الکبریٰ کی یاد

گل حضرت خدیجہ بیکہ پھڑتی ام سلمہ نے سبگر ہلان والی  
 کاش انج بقیہ حیات ہندی اپنی زہرا سے ناز اٹھان والی  
 ڈولی ٹور دی زہرا کی آپ ہتھیں سو سو وارہ دقڑے جان والی  
 مڑ مڑ وہی تائیں سینے لان والی اک گھڑی وسا ہانا کھان والی  
 مانواں باہجہ نہیں جان واہور کوئی گل دھیاں سے ڈلی ارمان والی  
 دھیاں تائیں نشیب و فراز سارے ماں ہندی کے صرف سمجان والی  
 اپنے کھان توں پہلاں کھلان والی اپنے پین توں پہلاں ہلان والی  
 نام ٹرن دھیاں بہر سسرال سے ماں ہندی کے لشک ہریان والی

## رُیا مَی

لکھ ہوں مانواں سر تے ہور بھانویں، سکی ماں ورگی اسے پرماں کہتے  
 ایہہ پیار کہتے اوہ پیار کہتے ایہہ زمین کہتے آسمان کہتے  
 جو کجھ ماں داسایہ آرام دیندا، دیندا منزہ اوہ باغ جنساں کہتے  
 سو ہتھ رس تے سرے تے گنڈھ صائم سکی ماں ورگی ٹھنڈی چھاں کہتے

## اُمّ المؤمنین ام سلمہ زور جواب

آبدیدہ ہو کیسا حضور اگوں، کون ریس خدیجہ دی کر سکا  
 دولت مال شاہی قدام میریاں تے کون وانگ خدیجہ دے بھر سکا  
 اوہے وانگ قربان کر بادشاہی، کون دکھ مصیبتاں جہر سکا  
 چہرہ جگ ہوئے دشمن مال اُس دے دم اُفت واکون اے بھر سکا  
 جیویں میرے توں کیتا قدا اوہے وار اوں سطران کوئی نہیں زر سکا  
 غم چھتے خدیجہ دار ہوئے مہم بن اوہتے نہیں کسید اگھر سکا

## اُمہات المؤمنین کی تصدیق

کیہا بیبیاں صحیح ہے یا حضرت، چہر اتساں فرمان ذیشان کیتا  
 کے وانگ خدیجہ دے اسماں وچوں اتساں اتے نہیں بال قربان کیتا  
 سب توں پہلاں اے اوس تصدیق کیتی جد نہوت و اتساں اعلان کیتا  
 چلی آپ دی آل اولاد اُس توں، اُس تے خاص سی رہا احسان کیتا  
 انشا اللہ وچہ جنت ملاپ ہوئی آمین سب نے یک زبان کیتا  
 رخصت بیٹی توں کرن دے لی صائم محمدی وارے زہر دھیان کیتا

## سیدہ فاطمہ الزہراءؑ کی رخصتی

حضرت سیدہ پاکؑ کی رخصتی کے جسم سب سامان تیار ہو گئے  
 حجرے بیٹی کے دل روان اوتھوں دو جہان کے سخی سردار ہو گئے  
 آکے ملے تے روندی سی بیٹی، دیکھ غمزدہ نبی مختار ہو گئے  
 بیٹی لاڈلی کے دیکھ ہنچواں توں، تاجدار عربی اشکبار ہو گئے  
 حضرت مانی خدیجہ کی یاد والے، مٹر کے زخم تازہ دوجی وار ہو گئے  
 بیٹی تائیں دلاسہ جاں دین لگے، سگوں ہو آقا! یہ قدر ہو گئے  
 کایات ساری غم آلود ہوئی، دو جہان بلکہ سوگوار ہو گئے  
 لائے ہنچواں نے جسم جھڑی صائم ہوئے دلاں توں غماندے بھار ہو گئے

## دامادوں نے بیٹیوں حضورؐ کی نصیحت

حضرت علیؑ توں کول بلا اپنے، بیٹی تائیں حضورؐ فرمان کیتا  
 ترے ہو یا نصیب ہے اوہ شوہر جینوں آپ پسند رحمان کیتا  
 شہنشاہ ولایت دا ہے جھڑا، جینوں خالق نے صاب نشان کیتا  
 جسد مرتبہ گل قریش وچوں، میرے رب سچے عا لیشان کیتا  
 مٹر کے جیدر کتارول رخ کر کے، سی فرمان شاہ و جہان کیتا  
 اپنے جگر واکھڑا سپرد تیرے ہے میں ابح توں شاہ مردان کیتا

خوشی ایس دی نوں میری خوشی سمجھیں نا لے حکم ایہہ نبی سلطان کیتا  
 میتوں دکھ چا وے گا اوہ جہنے، میری دھی تائیں پریشان کیتا  
 چکے ہتھ دُعالمی پھیر حضرت، اللہ پاک دے دے دھیان کیتا  
 دوہاں تائیں سپرد میں ہے تیرے میرے خالق تے میرے رحمان کیتا  
 اپنے فضل تھیں ایہناں نوں دیہہ برکت جیویں کرم اگے مہربان کیتا  
 صائم منگ دُعاصور اکرم، زہر اعلیٰ دے تائیں روان کیتا

## شہنشاہِ دو جہان <sup>صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</sup> دی پائی دا زمین تے تہمیر

اللہ اللہ! محمد دی لاڈلی دے دکھری جگ توں داغ دی شان سے سی  
 دوہٹی دے گھرے تے اک چکی شہنشاہواں دا شاہی سامان سے سی  
 جانماز کھجور دیاں پتیاں دا، دتا اک شاہِ دو جہان سے سی  
 اک بستہ انسارے جیہے کپڑے دا، چند سورتاں پاک قرآن سے سی  
 چادر اک تھپیر دی پاک سیرتے ناں کوئی داغ دا جتے نشان سے سی  
 بازو بند دو چاندی دے کہن بعضے، دتا زبور ایہہ نبی سلطان سے سی  
 جوڑا اک تے اک سی مشک دتی، ایجھے ای ختم ہوئی داستان سے سی  
 ناں کوئی کوٹھیاں تے صائم کا خانے ناویں لایا ناں کوئی مکان سے سی

## ساڈیاں شادیاں

کر کے غور تے فکرے مسلمانوں اپنے آپ ول مار دھیان و بھو  
 کھلی وائے دی بیٹی دا داج و بھو، اپنا ڈھنگ و بھو آن بان و بھو  
 شہنشاہ دو عالم دی صاحبزادی کیوں کر دی اے گزر گزاران و بھو  
 سنت چھڈ کے سیدہ فاطمہ دی، دھیان ساڈیاں کدھرنوں بمان و بھو  
 اک بستر مصلانے گھڑے چکی، اوہی داج دانتاکی نامان و بھو  
 ایسے نک نموج تے شہرتاں لئی، مکی کی کرے آں پے نقصان و بھو  
 جسے صدقے بھتی کھاندے ارکھل عالم، اوہا کم و بھو اوہی شان و بھو  
 چھڈ کے ایسے محمد داراہ عالم کیوں ہندے آں پے ویران و بھو

## غور دا مقام

کر و غور محمد دا واسطہ جے، کپڑی طرف و تے ایسے جا رہے آں  
 دتا سبق سی سانوں رسول جہیڑا، کی کجھ اوس تے عمل کھارے آں  
 کی تیاں اے بھکھا سی نبی ساڈا باہ کناں دھوکھا شیطان ٹو کھارے آں  
 کیتھوں ایسے آئے اٹیڈی انکھ وائے کستے رعب امارت دا پارہے آں  
 کسنوں دسدے آں آن بان اپنی کسنوں شوکت تے شان دکھارے آں  
 کسنوں دیونڈے ہاں رعب دولت اندا، کستے اکڑ و اسگہ جسے آں

کرن واسطے اللہ وافر ض پورا، کدھرے قرض زمانے راجہ سے آں  
 کناں ملے گا سانوں ہمیز دسو، کدھرے پہلوں کی پک پکار سے آں  
 نئے دولت دے پھر فرعون وانگوں، کدھرے غریبانوں لالہ سے آں  
 جیب خرچے تے زیور دی آڑ لیکے، کدھرے دھیانے مل پوار سے آں  
 چھڈ کے سادگی دین اسلام والی، ایسے غیراں دا دین اپنا ہے آں  
 ویلے تہا دی سے چھڈ کے عمل جنگے، کدھرے تہا تے تہا ہے آں  
 قائم کیتی مثال سی بی بیٹری، ایسے اوس توں کئی کتر ہے آں  
 پیچ پچھوتے دین اسلام والی، ایسے آپ عمارت نوں ڈھا ہے آں  
 دتی دولت جو اللہ کریم سانوں، اوہ شیطاں اتوں کر فر ہے آں  
 چڑھ کے بیڑے الملبیس شریوں، کدھرے کھالے آں ڈگھس گالے ہے آں  
 دیناں سی بی بیٹریاں نوں، اُسدا شروع توں چنیا بھلا ہے آں  
 جامنا زدی کدی نہیں یاد آئی، ہونے سیٹاں تے دھیان بھلا ہے آں  
 کر کر ایسے نمائش ہمیز والی، کدی سوچیا بغضب کی ڈھا ہے آں  
 رتدی قسم غریباں دیاں بیٹیاں دے، ایسے دلاندے تانیں تپا ہے آں  
 نعمت دولت دی دتی اے رب بیٹری فائدہ اوہدا نا جائز بھلا ہے آں  
 اک گھڑی دی شہرت دے لئی صائم کئی ظلم تے ظلم کھسا ہے آں



## شاعرِ دردِ مشورہ

کون کہندا ہے دیہوناں بیٹیاں توں، جم جم دیہو پر دیہو مشورہ دیناں  
 پہلوں کروروشن سینے بیٹیاں بچیں وینح قرآن دے نور دیناں  
 جتنی دتی ہے رب توفیق دیہو، واج دھیانتوں دلی سرور دیناں  
 انج نہ کرو تشہیر جہان اندرا کرنی چھڈو نمائش غرور دیناں  
 کسری اے دھی مقابہ کرے جھڑی، زہرا پاک زمین ہی حور دیناں  
 کیڑا باپ اے ایسا مثال جھڑا دیوے اپنی میرے جھنور دیناں  
 کیڑا آن والا وڈا بنی نالوں، عقل روٹھی جے ذہنی فتور دیناں  
 کیڑی گل پچھے ٹکڑوں دے او، کھلی وارے پاک دستور دیناں  
 بہتے فلسفے پھول کے ناں دستو، اپنی عقل دے غلط مشورہ دیناں  
 کھلی وارے دی سنت تے عمل کر کے، رشتہ جوڑ لورے غفور دیناں  
 کئی آن ایسے کھٹی خاں وڈے، ٹر گئے جگ چوں عقل مجبور دیناں  
 واج پتر گئے فرعون ورگے، اپنے ذہن معذور مغرور دیناں  
 دستو دھیانتوں زندگی فاطمہ دی، تر جاو آل محمد دے پور دیناں  
 شکوے کروناں صائم مقدران دے دکھ پھیر کے اپنے قصور دیناں

# میری حسین منزل

میرا بڑا کچھ کہن نوں جی کر دیا، میرا سفر لہاں کچھ نہیں کہن دیندا  
 فکر منزل دا منزل ول لئی جاوے، نویں ویہن ویج ملنوں نہیں ویہن دیندا  
 میرا مرکب! جنان دے پھٹھلے، چھاواں تیاں ملٹھ نہیں بہن دیندا  
 میرا میر مقدر تے پاک توڑی، سڑکوں ہیٹھ نہیں صائم نوں لہن دیندا

نورِ مصطفیٰ <sup>صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم</sup> علی المرتضیٰ <sup>کو اللہ وجہہ لکویں</sup> دے گھر

نورِ پاک محمد دیاں اکھیاں دے، گھر علی دے آرو شنائی کیتی  
 کچے حجرے چوں کچے مکان اندرا آکے پکیاں رونق سوانی کیتی  
 جھاڑو پکڑ محمد دی لاڈلی نے، سی سلیقے دیناں صفائی کیتی  
 سا نبھ سو دھ سنوار سامان سارا، در خالق تے سجدہ ادائی کیتی  
 سبھناں عورتاں دیا جانمارا تے بہہ کے زہرا نے شکل کشائی کیتی  
 حامی امت دے بُریاں تے بھڑیاں لئی نیک اختر نے نیک کھائی کیتی  
 اوس حجرے توں واراں محل سارے جتھے بلٹھ زہرا پار سائی کیتی  
 جتھے اشک برسا برسا ہر دم، صائم جیہاں تے کرم فرمائی کیتی

۴۲

سورۃ التہلیلہا

# پندرہویں گھر حضور دینی تشریف آوری

ایک صبح صبح ہی سے انتظار کر دی اور دھراپ بیٹھے بے قرار ہو گئے  
 آخر میں خاطر بیٹی لاڈلی نونوں آپ آوندے نبی محنت ہر مہین  
 اٹھی دھی فوراً استقبال خاطر لنگھے جہوں ہوا تاجدار ہر مہین  
 فوراً اٹھنے والے تعظیم خاطر انال نہرا دے حیدر گھر ہر مہین  
 وہاں تائیں بٹھالے نال شفقت کر کے کرم آقا نامدار ہر مہین  
 متناہی بیٹی و اچھم کے علی تائیں کر دے نبی کمال پیار ہر مہین  
 زہرا علی حضور کے آونے بھٹیں کر دے شکر ہزار ہزار ہر مہین  
 شاد ویکھ کے زہراتے علی تائیں کر دے خوشی حیدر غفار ہر مہین  
 خوش بیٹی نون ہور بھی کرن خاطر کھانا منگ دے آپ سرکار ہر مہین  
 جو کچھ پکار سی زہراتے علی فوراً دیندے شوق بھٹیں پیش گزار ہر مہین  
 کھانا دیوندے زہراتے علی تائیں پہلوں اوپرے چون سخی سردار ہر مہین  
 تھوڑا جیہا تناول پھر آپ کر دے، لامرکان والے شہسوار ہر مہین  
 پھر پانی منگا کے دم کر کے، چھٹے دوہاں اُتے دیتے مسار ہر مہین  
 برکت دیویں اے مال کا ایہناں تائیں، ایہہ عا کر دے بار بار ہر مہین  
 برکت ایہناں دی دیویں اولاد اندر کہندے پنے نالے مہار ہر مہین  
 خوشی نال مکالم پھر لڑتے جانے زہرا علی دے آپ دیکار ہر مہین

# سیدہ کے حضرت علیؑ و اسیبار

زیراپاک تے علیؑ داجوٹ رازی، پیکر دونویں ای نور انوار دے نے  
 دونویں ٹھنڈ حضور دیاں اکھیاں ندی دونویں نظر منظور سرکار دے نے  
 کرم دوہاں دے اتے کریم دے، دونویں شہنشاہ فقر دیار دے نے  
 دونویں دنیا مردودوں مارٹھو کر فقر وفاقہ وچہ وقت گزار دے نے  
 اک دوسرے نغمے نغمسار دونویں پیکر دونویں کمال ایشا دے نے  
 بن کے دونویں ای مرکز جتنا ندا، اک دوسرے توں جاوار دے نے  
 کوئی شکوہ شکر کائنات ناں کرن دونویں، دونویں مہل تطہیر گلزار دے نے  
 راضی و نوح رضا دے رہن دونویں، دونویں دنیا دے تائبین و کار دے نے  
 ناں کوئی سبک ڈالنی ناں شور کوئی، دن گزار دے ناں پیار دے نے  
 دکھ و نڈ لیندے اک دوسرے دا ہر دم اللہ داناں چتا دے نے  
 دونویں و من حضور دے قلب اندر کستے تائبین ناں ہی و سار دے نے  
 بلن روزاوندے بیٹی پاک تائبین، تاجدار جو کل سنسار دے نے  
 ملیاں باہجہ ناں نبی نوں چین آوے، ایہو حال بیٹی نامدار دے نے  
 نبیؑ، علیؑ، زیراپاک باز صائم، سچے مہل تطہیر گلزار دے نے

# مَرْجُ الْبُخْرَيْنِ

اپنے خاص انعاماں دا ذکر جتھے اللہ کر دے پاک قرآن اندر  
اوتھے ذکر کیتا زہرا علی دانی، اللہ پاک سورۃ الریحان اندر  
مَرْجُ الْبُخْرَيْنِ دی پاک آیت، گھٹی زہرا تے علی دی شان اندر  
دو تہہ دریاواں توں ہن مراد دونوں، آیا ویش تفسیر بیان اندر  
زہرا بجز نبوت و اشان والا، ٹھاٹھاں مار دے دو جہان اندر  
بحر تقویٰ دا علی ذیشان حیدر، اپنے خاص علوم عرفان اندر  
برزخ دوہاں دے چہ تے نبی اکرم، بحر قربتاں دے سیکر ان اندر  
نکتے کھلدے ہن عجیب آفے، گرمی عشق دی جدوں ایمان اندر  
کتے نازک اشارے نے طلباں لئی، اللہ پاک دے ایسے فرمان اندر  
صائم زہرا تے علی دی شان عالی، آہیں سکدی و ہم و گمان اندر

# اللُّوْلُوُ وَالْمَرْجَانُ

دوہی شبر، شبیر دی شان مولا، سچے لعل مرجان فرما کے تے  
دو تہہ دریاواں دے ہن ایہہ دو موتی، دسیا عالم نوں نہا چمکا کے تے  
عقلاں و ایو، عقلاں نوں بھل جاو، رکھو گردن نوں ایتھے نوا کے تے  
شان پختن عقل نہیں تاپ سکدی، عقلاں رہ جاو چکر کھا کے تے

ایتھے کم نہیں واعظا فلسفہ دار، ایتھوں لنگھ جا دامن بچا کے تے  
 ذرا جاناں وکی آیا ہے ول ایتھے، جا میں دین ایمان و نجا کے تے  
 ایہہ اوہ نازک مقام ای قسم زبیری، قدسی سرانتوں لنگھن جھکا کے تے  
 پڑھ قصیدے یزیدا، یزید بانڈے، ایس در آتوں پرہاں جسا کے تے  
 ایتھے بول اولاناں بول بیٹھیں، اینویں جائیں گا پیری ڈبا کے تے  
 اپنی عقل دا زہرتاں گھول ایتھے، مر پرہاں کدھرے زہر کھا کے تے  
 پھر دا ایس حق دی مور کھ تلاش کر دا، پر دے علم دے عقل تے پا کے تے  
 سوئح منہ پا کے گریبان اندر، ٹکرا مار دا ایں کیتھے آ کے تے  
 شان پختن پچھو خدا کو لوں، کسے کابل دے ہوئے تہا کے تے  
 صائم پڑھنا قرآن مجید جے کر پڑھو ایمان دیاں عینکاں لا کے تے

# حضرت امام حسنؑ کی ولادت باسعادت

پندرہ ماہ رمضان تہ تیغ ہجری پیرا حسن سید عالیشان ہوئے  
جایا نور نے نور تے روشنی تھیں، نور و نور زمین آسمان ہوئے  
گود زہرا دی اللہ نے ہری کیتی، شاد ملک حوراں تے رضوان ہوئے  
نور می بطن وچوں ہو یا نور پیدا، اللہ پاک دے خاص احسان ہوئے  
نور می وقت ولادت دے شرح ظاہر تاناں کوئی عورتاں والے نشان ہوئے  
ناں کوئی حیض و نفاس دانوں ملیسی، بالکل پاک پیدا پاک جان ہوئے  
جایا طاہر نے طاہر عمل سچا، پیدا سورج چوں مساہ تانا بان ہوئے  
ڈر پیکتا محسوس دی کان وچوں چمکاں مار دے سی ظاہر آن ہوئے  
ملدی شکل حضور سے مال ساری، دید کرن والے شاد مسان ہوئے  
خروں و دہر ہین خوشیاں پیرہ توں، تمام شاد و مسین دو جہسان ہوئے

# اللہ تعالیٰ ولوں کو بخیر می

کھلی دے پوہ دربار اور دھرا حاضری روح الامین ہو جاوندے نے  
 ادبوں کر دے سلام حضور تائیں، کپڑا عبت و اپیش ٹکاوندے نے  
 حضرت عتق دی اس تے شہیدہ جی، ویکھ نبی سوہنے مسکراوندے نے  
 نامے نام تحریر یاکا داسی، آقا اللہ و اشکرہ جب اوندے نے  
 تذنوں خیر ولادت مستطردی، نہرا ولوں صحابی پچھاوندے نے  
 گھر سیدہ دے سن دیاں سار فوراً، کھلی والے تشریف لیاوندے نے  
 خوشی خوشی مبارک فرما حضرت لال پٹی واکو روچہ چھاوندے نے  
 پچھا سوہنے نے نام کی رکھی ہے، نام مرتضیٰ عرب بناوندے نے  
 حرب نام جہالت دے دوسوالے، کھو شہر سوار فرماوندے نے  
 نام رکھ کے آپ حضور اکرم اکن وچہ اوان سناوندے نے  
 پیغمبر بعد شہزادے دیا جہت اہ کے والے جانیں تیراں نکلاوندے نے  
 جاندا نکلی جو والوں دے نال حکم، صدقہ میری مسکرا کر اوندے نے

# سیدہ اول خوشیاں

گھر سیدہ طیبہ طاہرہ دے ڈیرا آن کے خوشیاں گاندیاں نے  
 دیکھ دیکھ کے اپنے لال تائیں، نہرا یا اک صدقہ دے جانداں نے



فقروفاقہ دی نہیں پرواہ ماسہ، ہر دم اللہ و شکر بجا ندیاں نے  
 پڑھ کے نفل لیکے گو دی لال تائیں، راتیں پاک قرآن سنندیاں نے  
 کوثر، نالوں پاکیزہ تے نورِ خالص، دودھ پیٹے تے تائیں پلانڈیاں نے  
 حسنوں اُمت نے دتائے ہر صائم، اُسنوں توری غنڈاوں اکلندیاں نے

## انوکھا سفندہ

اُمِّ فضل چاچی نبی پاک دی سی، بنی پاک دل آئی حیران ہو کے  
 آ کے خواب انوکھا سناوندی اے، کھلی واٹرے نوں پریشان ہو کے  
 جھولی پیامیری گوشت آیدے دا، کھڑا فکھ اے سخی سلطان ہو کے  
 سن کے خواب تبسم فرماوندے نے، بنی پاک صائم شادمان ہو کے

## خواب دی تعبیر تے حضور دا علمِ غیب

چاچی جان مبارک کاں تسان تائیں کیہا بنی سوہنے مسکرا کے تے  
 میری قاطر نوں بیٹا رب دیسی، دسیا غیب دی خبر سنا کے اتے  
 تیری گو دینج حسن دا ویرا سی، دُنیا وینج تشریف لیا کے تے  
 ہوون والے میرا عین پیدا، دسنا ایں دین جس میرا بچا کے تے  
 خوشی ہوئی بی بی اُمِّ الفضل تائیں، پریشانیوں آئی مسکا کے تے  
 صائم گئی ہے سی مضطرب ہو کے آئی پرت خوشخبریاں پا کے تے

## سید الشہداء امام حسن دکی ولادت باسعادت

پنج شعبان تہ ہجری کے سال چوتھے پیدا ہوا اور ولہا کر بلا لے  
 حضرت مصطفیٰ نے اون جھونکے رنگ بدلیا ساری فضا دے  
 آیا عالم شہود و چہ مسکراندا، ابن علی، دوہستا مصطفیٰ ادا  
 جہدے ہا سے نے دنیا و اچھدی، آگیا اوہ پیکر رضا دے  
 دیر حسن و انگوں پیدا پاک ہوا، غنچہ نور و اپتلا صفا دے  
 نور برسیا زمین آسمان اُتے، آیا نور، نور کبریا دے  
 گھر سیدہ کے چڑھیا چن دو جا، سورج منگتا جہدی ضیا دے  
 حوراں جنت دے اندر نماں خوشیاں، رنگ جنت تے چڑھیا دے  
 خوشیاں ہون زمین آسمان اندر، آیا چین زہرا، مرتضیٰ ادا  
 صائم لکھاں سلام حسین تائیں! بجا چکیا جینے قصہ دے

## ایضا

کائنات مسرت وینج مجوم اٹھی، جد شہزادہ گلگوں قبا آیا  
 فرض ذبح عظیم داکرن پورا، دنیا وینج ابن مصطفیٰ آیا  
 طیب طاہر، مٹھرتے پاک سید، سرتے چاک کے کوہ رضا آیا  
 بیڑا امت مرحوم داتا نے توں، ملک قدس وچوں ناخدا آیا

بر سے نور مدینے دریاں وچہ گلیاں بن کے عالم دی سپد ضیا آیا  
دید کرن شہزادے دی چھڈ سدرہ، سی جبریل صائم بر ملا آیا

## حضرت امام حسین و اعقبتہ

پہنچی خبر تے ڈٹھا حسین اپنا، کھلی والے تشریف لیا کے تے  
گو دی چکیا اپنی شبیہ تائیں، اللہ پاک داس شکر بجا کے تے  
بوسہ دتا شہزادے نوں بنی مکرور، کن دے وچہ اذان سنا کے تے  
نالے دینی مبارک حضور اکرم، زہیرا، علی تائیں مسکرا کے تے  
پچھیا ناں شہزادے والی رکھیا، آقا سید دے تائیں ہلا کے تے  
کہیا رکھیا نام سے حرب آقا، حضرت علی نے گردن جھکا کے تے  
رکھو نام شبیر حضور کہیا، دستیا جویں جبریل نے آ کے تے  
سے شبیر و امعنی حسین شہزاد، کھلی والے نے کہیا سمجھا کے تے  
ستویں روز صدقہ کتنی گئی چاندی بھر دے والاں دا وزن کرا کے تے  
نالے کیتا عقیقہ حسین داسی، دو بکرے ذبح فرما کے تے  
ام الفضل نے گو دی حسین چایا خواب ڈٹھا سی جنے گھبرا کے تے  
سچی کیتی محبوب دی پیشگوئی، صائم اللہ نے کرم کما کے تے

# حضرت محسن دمی ولادت باسعادت

تھوڑی مدت امام حسینؑ پچھوں، پیدا ہوئے محسن نامدار، حسین  
چھوٹی عمر سے اسی اللہوں ہو پیارے گئے دل جنت شیرخوار، حسین  
تھوڑے ساہ جہان وچہ لئے آقا، جھلے امت دے نامی آزار، حسین  
آپ ملی فردوس وچہ جگہ صائم، کر گئے باپیاں نوں سوگوار، حسین

## سیدہ زینبؑ دمی ولادت

غم کرن خاطر غلط ویر والا، حضرت زینبؑ تشریف لیا ندیاں نے  
جہدے عثمانی زندگی ویکھے کے تے ہاواں کل جہان دیاں ندیاں نے  
عماں وچ گزارے عمر ساری، ام الحزن دالقب ہو پاندیاں نے  
اوندیاں ساری عالم ہوش اندر، صد منانے داپہلوں اٹھاندیاں نے  
اے تانے دا جھلاناں غم ہسی، اماں جان نوں وداع فرساندیاں نے  
اماں جان دا زخم ہی اے تازہ، نواں تیر پتی داکھ تاندیاں نے  
باہل علی دالے سی سلی سینے، ویرن حسن نوں آپ دفنا ندیاں نے  
ہتھیں جنت وچ شوہر نوں ٹور دیاں، پنج پندیاں غمانوں کھاندیاں نے  
رہندی کسری شاد اے باقی، نال ویرن دے کربلا اندیاں نے  
ہتھیں قائم بھتیجے نوں وچ کربل، خوئی سہرے شہادت لاندیاں نے

ہمتیں پال کے کبر جو ان کر کے اکھاں سامنے پٹیاں کہانڈیاں نے  
 نٹھے اصغر کی وپرتوں لاش لیکے سینے لانڈیاں، منجوبہ انڈیاں نے  
 پتر عوں و محمدوی ٹور، نٹھیں، صدقے و پردے اُتوں کر انڈیاں نے  
 کنبہ واریا سی جھڑے ویر پچھے، آخر اوسنوں وی ہمتیں گھلانڈیاں نے  
 ہمتیں کر کٹھے سارے لاشیاں نوں، مال دھڑاندے سیں ملانڈیاں نے  
 جو کچھ وکھیا زیتب سلام اللہ قلماں، لکھدیاں خون بہانڈیاں نے  
 اگے کی دساں دسیا نہیں جاندا، کیوں شام اول سیدہ جانڈیاں نے  
 دردناک ہاواں زیتب پاک دیاں، لفظاں چہناں مٹھوں سمانڈیاں نے  
 زیتب زہرا دے دیکھے کے صدیانتوں، حوراں جنت دیو پو کر لانڈیاں نے  
 ماں دے دودھ دی رکھ کے لاج زیتب جہم اللہ داشکر بجانڈیاں نے

## سیدہ فاطمہ الزہرا دی کل اولاد

ام کلثوم، رقیہ دوہور دھیاں، جائیاں پاک بنتِ مصطفیٰ ہلسین  
 گویا چھ بچے زہرا پاک تائیں، اللہ پاک نے کیتے عطا ہلسین  
 چھوٹی عمرے ای ایہناں چوں ذویجے، کردے تقدیر جدا ہلسین  
 باقی چوہاں ای نور دیاں پیکراں نے، جھلے امت دے جو روحا ہلسین  
 گھر زہرا و اجبت داباغ بنیا، کیتے کرم کمال خدایا ہلسین  
 کردے سبھناں دے نال پیار صام مصطفیٰ، زہرا ہر تھنے ہلسین

# رُبَاعِي

شان وینح اے ودھ جناں نالوں رُبَدی قم جبیب غفور دا گھر  
 گھرت دا اے جیکر پیچ پچھو، کھلی والڑے میرے حضور دا گھر  
 ویکھن اونڈیاں حوڑاں جناں وچوں، زہرا پاک زمین دی حوڑ دا گھر  
 پچھ پچھ اس گھر دا اے نورِ صائم، نور و نور اے اللہ دے نور دا گھر

## باپ بی بی دا پیار

بیٹی نال حضور دے پیار والے کوئی انت حساب ناں آوندے نے  
 دھی لاڈلی جدوں ہے ملن اونڈی، بنی رتدے کھڑے ہو جاوندے نے  
 نتھا چمڈے نال پیار حضرت، شفقت حدتوں ودھ فرماوندے نے  
 بے حساب اکرام دے نال آقا، اپنی چادر دے اُتے بٹھاوندے نے  
 اُٹھے دھی تعظیم دے لئی فوراً، بابل جدوں تشریف لیاوندے نے  
 باپ دھی و تے دھی باپ و لے ویکھ ویکھ کے پیاس بجھاوندے نے  
 سفر لئی حضور پر نور جدوی ہشہروں باہر کھرے جانا چاہوندے نے  
 سب توں بعد مل کے بیٹی فاطمہ نوں، قدم سفر دے ل اُٹھاوندے نے

واپس سفر توں اون تے پیر پہوں، گھر سیدہ دے آکے پاوندے نے  
 باپ بیٹی لوں لکھاں سلام صائم، بگڑی امت دی چہریے بناوندے نے

## سیدہ دا غضبناک ہونا بہت غضبناک ہونا ایس

شان سیدہ، عابدہ، زاہدہ دی، ناں تخریر ہووے ناں بیان ہووے  
 قلموں چاک ہوون عقلاں گم ہوون، فہم و فہم بن کے بے نشان ہووے  
 اُسدا تے مقام کی کوئی چہری، کائنات دی جان دی جان ہووے  
 طحڑا جگر دانی فرمان جسنوں، نور عین حبیب یزدان ہووے  
 اضطراب جسد اوکھ بنی ربد، مضطرب ہووے پریشان ہووے  
 میری بیٹی دی خوشی ہے خوشی میری، جس لی بنی داپاک فرمان ہووے  
 اُس تھیں ہوون ناراض حضور جس تھیں، دھی ناراض زہرا عالیشان ہووے  
 بلکہ جے ہوون غضبناک زہرا غضبناک خود رب رحمان ہووے  
 راضی رب ہند راضی جسدے اُتے، اُسدے پار دی بھی دیشان ہووے  
 جسنے زہرا دے پئے شہید کیتے، کیوں ناں رب اُستے قہروان ہووے  
 حق دے اُتے یزید لوں کہن والا، کیوں ناں ظالم مردود شیطان ہووے  
 جھکد باطل دے اگے اوہ کیوں صائم، مصطفیٰ جسدانا جان ہووے

## حضور کی سیدہ نال سب توں ودھ محبت

ناں کوئی ہو یا ناں کدی کوئی ہو سکدا، باہجہ رتبے شہہ لولاک توں ودھ  
 پایا کے نہیں مرتبہ عورتاں چوں، رتبے سیدہ دے تاہناک توں ودھ  
 کچا حجرہ محمدی لاڈلی دا، شانناں وچہ ہسہ ہفت افلاک توں ودھ  
 ہو نہیں سکدے سورج تے چن تارے، بنت نبی پیر اندی خاک توں ودھ  
 ہندا ہوویگا جگ دیوچہ کوئی ارشتہ ہو رومی دھی دے ساک توں ودھ  
 پر نہیں کوئی محبوب جہان اندر، مصطفیٰ نوں زہرا پاک توں ودھ

## سیدہ وی حضور نال مشابہت

اٹھن بہن کردار تے حال سارا، باپ وانگ بٹی ندی وقار دا اے  
 چلن پھرن نشوع و خضوع اوہو، نقشہ اوہو اخلاق پیار دا اے  
 اوہو ای نور تے علم و حیا اوہو، اوہو ای خاص انداز رفتار دا اے  
 اوہو ای حوصلہ تے اوہو بردباری، جذبہ اوہو عظیم ایشار دا اے  
 وانگوں باپ دے بحر سخاوتان دا، دھی دے دل اندر ٹھاٹھاں مار دا اے  
 نبویں نظر اونویں، اونویں ای ترشیاں، اوہو ای نرم انداز گفتار دا اے  
 شہنشاہ جہاناں دا وچہ دنیا، جیویں دکھانویں وقت گزار دا اے  
 آنجے ای غماں دے نال بھر پور دامن، اُسدی صاحبزادی دلفکار دا اے



بھکھے رہ کے رجاؤں جہان تائیں، جیویں کم مدنی تاجدار دالے  
 اونویں ای رہ بھکتھی کھاناوند ڈیتا، کم دھی او پدی نامسدار دالے  
 او سوای فقر او ہو آہ سحر گاہی، اونویں ای غم امت گنہگار دالے  
 صائم رات مصلے تے روزہ اپہوی سلسلہ لیل و نہار دالے

## سیدہ دوہم جہان دیاں عورتاں دی سردار اک

کی ہے کسے نوں دخل حضور اکرم، جد ہے آپ اپہر بھکڑا مرکا چھڈیا!  
 دنیا وچہ ای جنت دیاں عورتاں تے، زہرا تائیں سردار بنا چھڈیا  
 دو جہان دیاں سبھناں عورتاں تے، تابوری داتا ج پہنا چھڈیا  
 سر متھے تے نبی دا حکم جو بھی، ہے فرمایا ابجا فرما چھڈیا  
 کیاں دوستاں علم دے زعم اندر، اج وی آہدا اسلام تھیں لا چھڈیا  
 جہڑا جی کیتا بھولی قوم تائیں، قصہ جوڑ کے آپے سنا چھڈیا  
 کٹ وڈھ مضموناں نوں نال مرضی، ادھا دسیا ادھا لکا چھڈیا  
 ہٹ کے جہاں صائم مسلک اپنے نوں، غیراں تائیں اے رسد کھا چھڈیا

## زہرا تے عالیشان کی شان

لکھنی شان ہے سیدہ پاک دی میں، کسے قسم دی بخت منظور دی نہیں  
 ایویں کراں تنقیص میں اپجیاں دی، اپہر مجال وی نہیں زمنشور وی نہیں

سب و شتم تے کران فضول گلاں، ایسا میرا عقیدہ بے نوروی نہیں  
 ماں دی شان و چہ کران گستاخیاں میں، توبہ میں ایسا بے شعوروی نہیں  
 خادم ہاں میں عائشہ دے کتیاں دا، ایہو مسلک ہے ایہتوں مفوروی نہیں  
 قائل ہاں صدیقہ دیاں عظمتاں دا، میری عقل دے اندر فتوروی نہیں  
 چھڑتی چاہواں کوئی گل تے چھڑ سکناں، سب کچھ کھن خاطر میں مجوروی نہیں  
 پر حقائق توں اکھ چیرا لیتی، حق گوئی دا ایہہ دے تیروی نہیں  
 زیرِ بحث جو گل ہے اون لگی، کھڑدی ایہہ عقیدے توں دوروی نہیں  
 ہرٹ دھری جے پھیروی کرے کوئی اس وچہ صائم دا کوئی قصوروی نہیں

## بعض علماء و دی رائے

افضلیت دو عالم دیاں عورتاں تے! یقین بنتِ مصطفیٰ دی اے  
 صاف صاف حدیثاں دے وینج اوندے، گل کوئی ناں لک لکا دی اے  
 شان زہراتوں افضل اے عائشہ دی، رائے بعض حضرات علماء دی اے  
 خوب دتی اے اوہناں دلیل صائم اچھی شان پر خیر النساء دی اے

## حضرت عائشہ افضل تے؟

افضل عائشہ صدیقہ دے ہون والی ایہہ دلیل جہلائے کبار دی اے  
 مائی عائشہ صدیقہ دے کول اکدن، بیٹی آوندی نبی محنت اردی اے

بیشک تساں توں میری اے شان افضل، کہندی دھی عری تا جدار دی اے  
 جگر گوشہ میں اوس رسول دی ہاں، کلمہ نہا تا دُنیا پکار دی اے  
 نکتہ عائشہ صدیقہ بھی کھول اگوں، الفت نال ایہہ گوش گزاری اے  
 افضل تیس او دُنیا دے وجہ بیشک بلاشبہ ایہہ شان سرکار دی اے  
 جنت و جحیم ہوساں اے پر میں افضل ایہو فطرت کر دگار دی اے  
 وجہ دسی کہ جنت دیونج اعلا، بستوں جگہ جیب عفتار دی اے  
 اسماں جنت و جحیم بنی دے نال ہونا، جگہ خاص او چین قرار دی اے  
 علی نال ہونا تساں جگہ تیویں، بنی پاک تو جیہ کسار دی اے  
 زہرا ہونی خاموش ایہہ گل سن کے، کیتی گل صدیقہ پیار دی اے  
 اٹھ کے زہرا کے سس نوں چندی اے نالے منہ ہون ایہہ لفظ پکار دی اے  
 تیرے سردا میں کاش اک وال سہدی، اے شہزادی میرے سردار دی اے  
 ایہہ دلیل حسین ہے گل اے پر اگے زہرا دے عالی وقتار دی اے  
 اپنی اچھی اے عائشہ دی شان عالی، جتھے پہنچ نال عقل افکار دی اے  
 ہے پر زہرا دی شان عظیم صائم، زہرا کلی قطب گلزار دی اے

## دلیل دا جواب، بعون الوہاب

کافی نقل حدیثاں تے ہو چکیاں، زہرا سیدہ دی پاک شان دیونج  
 صاف ثابت سرداری اے عورتاں تے پاک سیدہ دی بھمان دیونج

رہ گئی ایہ دلیل! مقامِ ارفع ہے حضورِ داباغِ جنسان دیونج؟  
 اوتھے عائشہ پاک نے نال ہونا، کھلی وارے دے محلِ دلشان دیونج؟  
 صدقے جاواں حضورِ دے علم اتوں، ہر اک چیز ایسے جیہدِ عمر فان دیونج  
 ہر اک چیز رہندی، ہر اک وقت اندر علم پاک سوہنے غیب دان دیونج  
 ایہہ بھی گل حضور نے کھول چھڑی، رکھی ذرا نہیں رازِ مہسان دیونج  
 میرے نال حسین تے علی زہرا، ہوسن جنت چے اکے مکان دیونج  
 سدھی گل اے کوئی نہیں شبہ باقی، فائدہ کی اے گل الجھسان دیونج  
 اپنا اپنا عظیم مقام سب دا، صائم پائیے کیوں خلل ایسان دیونج

## کردا بنیٰ تکرم بتول دی اے

جانے رتِ یاربِ داجلیب جانے، کنی نشانِ عظیم بتول دی اے  
 سجدے در بتول تے کرن چوراں، کردا بنیٰ تکرم بتول دی اے  
 دھرتی چن تارے آسمان کی اے، کردا عرشِ تعظیم بتول دی اے  
 پردہ عورت لئی مہنگا اے جان توں وی، کنی پاکِ تعلیم بتول دی اے  
 سبھے سختیاں مس کے کہہ لیناں، عادتِ صبرِ تسلیم بتول دی اے  
 دکھ دوجے دے دیکھناں جھل سکناں، کپڈی طبعِ صلیم بتول دی اے  
 دکھ جھلنے وندنے سکھ جگ نوں، ایہو عادتِ قدیم بتول دی اے  
 قبضہ کوثر تے صائم بتول دا اے، ملک باغِ نعیم بتول دی اے

# کردا صفت رحمان بتول دی اے

جھتوں تیک پرواز کر عقل جاوے، اگے اوس توں شان بتول دی اے  
میربان نے آپ حضور دلوں، کائنات مہمان بتول دی اے  
بتدے کو لوں کی ہونی این مدح اوہدی کردا صفت رحمان بتول دی اے  
کھلی وادی جان سے پاک تہرا، کھلی والٹر اجبان بتول دی اے  
مدح پیا کردا جگہ جگہ اتے، رتہ پیا کفر آن بتول دی اے  
سینہ سپر باطل اگے وینج کربل، ہونی جان تے آن بتول دی اے  
ظالم امت بے شرمی داپہن جامہ لٹی لعلاندی کان بتول دی اے  
ہراک عور جناں دی قسم رب دی، بیشک تابع فرمان بتول دی اے  
اتر سدرہ توں وحی جبریل راتیں چچی مہوندا آن بتول دی اے  
روز ازل توں ای کیتی رب سچے، بلک باغ جتساں بتول دی اے  
رستہ حق دا، ادب بتول دا اے، حب جان ایساں بتول دی اے  
ایہنوں دوزخ دی لگنی واوی نہیں، صائم تائیں امان بتول دی اے

## ثانی زہرا دی کوئی نہیں ہو سکدی

علم، عمل، عرفان دے وینج بی بی ثانی زہرا دی کوئی نہیں ہو سکدی  
صبر، شکر، مقام، رضائے، کوئی نہیں اسرار ہور کھلو سکدی

لگا مارا کے چھڑی سنجوں دی، دھونے اُمت دے کوئی نہیں دھوسکدی  
 خاطر منگیا ندی اٹھ کے رات اوقھی، چچی ہو رہیں کوئی بھی جھوسکدی  
 اپنیاں اگھاں دانور قربان کر کے، کوئی نہیں بخش زمانے نوں لو سکدی  
 پائی جھوری لپیٹ کے وانگ نہڑا، خود نوں کوئی نہیں ہو رہو سکدی  
 اکو جان ہے نہڑا تے بنی سچا، کر کوئی بھی طاقت نہیں ہو سکدی  
 اُمت واسطے وار اولاد صائم، بو پے دوزخ دے کوئی نہیں دھوسکدی

## سیدہ عورتاں دی ہر مرض توں پاک سن

پاک عورتاں دی ہر اک مرض کو نوں، قسم رت دی نہڑا، توں ہے سی  
 نور و نوح غلاظت نہیں ہو سکدی، نور عین اوہ نور رسول ہے سی  
 ہند نور و پوں سے سی نور پیدا، نور و نور سب اصل اصول ہے سی  
 صائم پڑھیا سی سبق حیلن جھٹوں، نہڑا پاک داپہلا سکوں ہے سی

## سیدہ نساء العالمین فاطمہ الزہرا

مملکت تقدس دی شاہزادی، جگر گوشت نے نبی محنت رز نہڑا  
 کائنات دیاں سبھناں عورتاں دی، لاریب ہے پاک سردار نہڑا  
 چشم نبی دی ٹھنڈک بتول نہڑا، راضی و نوح رضائے ستار نہڑا  
 بیٹی سخی دی اسخیاں دی ماں سخی، سخی شہر دی خدمت گزار نہڑا

حوڑاں چہرے تقدس دی قسم کھاؤں سے اوہ پاک دامن پردہ دار زہرا  
 پاک سیدہ طیبہ طاہرہ تے مانیک اختر بلند کردار زہرا  
 پیکر صدق و صفائی پاکیزگی دی، ستر پانور کس دیکار زہرا  
 لڑی شروع سادات دی کرن والی، کسے نال نہیں لڑی اکوار زہرا  
 روزہ دینے، مہلتے تے رات ساری، صبر و شکر تھیں دیوے گزار زہرا  
 چچا ہتھیاں تھیں پیہوے تے جان اُتے، دکھ ہو جھلے بے شمار زہرا  
 شہنشاہ دو عالم دی پاک بلیٹی، فاقے کردی اے لیل و نہار زہرا  
 رکھدی پاک زبان نوں شکویاں نوں، نیک بخت نے نیک اطوار زہرا  
 آٹا پیہہ پکا کے ونڈ دیوے، روزہ پانی تھیں کرے افطار زہرا  
 خالی موڑن نہ جانے سوا لیاں نوں، ملکہ جنت دی عالی سرکار زہرا  
 راضیہ، مرضیہ، زاکیہ، زاہدہ تے، خوش سلیقہ تے نرم گفتار زہرا  
 دیکھی صورت نہیں جسدی فرشتیاں بھی، مالک پردیاں دی باوقاد زہرا  
 چمن بچنن پاک دی کلی تازہ، نور چشم حبیبِ عفا زہرا  
 پلن والی اسخوش رسول اندر، بوہے علم دے دی رازدار زہرا  
 لبائے قرآن دا ورد ہرم، اکھاں دکھدی اے اشکبار زہرا  
 میرے اُتے دی مالکا! بخش امت، عرضاں کرے رور و بار زہرا  
 اپنے واسطے کچھ بھی چاہوئی نہیں، امت لئی رہندی بیقرار زہرا  
 زاری آبا حنوردی یاد رکھے، امت امت دی کرے پکار زہرا

ہے خاتونِ قیامت، خاتونِ جنت، واللہ اعلمت ما ب خود دار زہرا  
 سبھناں عورتاں تھیں جنت و جہنم ہوں ہوی قدم رنجہ عزت دار زہرا  
 شرع آئے تہاڑے دی کر چھڑیا، میرے اگے ہے قائم حصار زہرا  
 ورنہ صائم تے تہاں دی قبر آئے، سجدہ ریز ہندا بار بار زہرا

حنوروی شہادت دی افواہ تے سیدہ دی  
 بیقراری

مسلماناں دا احد دی جنگ اندر، جدوں سبھی عظیم نقصان ہویا  
 معاذ اللہ شہید حنور ہو گئے، شور و جہدینے دے آن ہویا  
 کوچے، گلیاں مدینے دے پئے روون ہراک فرد سبھی پریشان ہویا  
 پہنچی خبر جس دم زہرا پاک تائیں، دزد و الم دا شروع عنوان ہویا  
 کرب نال زہرا ایسی صبح ماری، لڑے و فتح زمین آسمان ہویا  
 حالت زہرا معصومہ دی دیکھ کے تے خون جو راندی اکھوں روان ہویا  
 تڑپے پی محمدی شاہزادی، ڈھٹا حال جس نے نیم جان ہویا  
 لڑہ آ گیا عرش عظیم تائیں، برپا حشر صائم آن فان ہویا



## ایضاً

چادر اوڑھ کے روندیاں گھروں باہر جہدم سیدہ خیر النساء آئیاں  
 جھرمٹ وچہ معصومہ نوں لین خاطر حوراں کردیاں آہ و لقب آئیاں  
 آیا غشت تے ڈگیاں دھرت اتے باہر جدوں بنت مصطفیٰ آئیاں  
 حراماں پاک رسول کریم دیاں، سُن کے غماں دی صائمہ صد آئیاں

## سیدہ معصومہ دا پیغام

کھٹے ویکھ رسول دیاں گھر دیاں نوں مانی اک مدینے دی آوندی اے  
 پتھا جھل کے سیدہ پاک تائیں، درد مند پئی ہوش کراوندی اے  
 آئی ہوش جہدم زہرافا طرنوں، حال غماندا صارا پچھا وندی اے  
 داستان سُن کے المناک ساری، نال ادب دے عرض سنا وندی اے  
 حکم ہووے تے خیر میں لین جاواں، مانی نیک اجازتاں چاہو وندی اے  
 شالا خیر بھتوے مانی جا پھتی، زہر اکرب دے نال فرما وندی اے  
 میرے بال دی خیر دی خبر لیاویں، رور و تہرا پیغام گھلا وندی اے  
 آکھیں بابلا تیرے فراق اندر، بیٹی تیری پئی جان گو اوندی اے  
 میرا حال دیسیں جو جو ویکھیا ای، دیتیں دھی جس طراں کبر لا وندی اے  
 آکھیں جھٹو پیتی داداغ کیوں، جینوں اتاں دی یاد تڑپا وندی اے

ماں وی تیں تے باپ وی تیں میرے میری جان جدائی جیسا ونڈی اے  
 آکھیں مڑنگ جائیگی دھی تیری، مانی سُنڈیاں منجوبہا ونڈی اے  
 درداں بھریا ایہہ لیکے پیغام فوراً، مانی اُحد پہاڑوں جیسا ونڈی اے  
 اگے ڈھلتے بھائی شہید ہو یا پھیتی قدم اوٹھوں اگے چسا ونڈی اے  
 اگے نظر آیا لاشہ باپ داسی پیر اوٹھوں وی اگے اٹھسا ونڈی اے  
 اگے زخماں تھیں پتر بیتاب ڈٹھا، نظراک اوہے وے پسا ونڈی اے  
 پانی گھٹ دایتز سوال کبتا مانی سیتے وچہ درد دبا ونڈی اے  
 اک نظر کر کے زخمی الال وے فوراً نظار نوں تھلتے جھکا ونڈی اے  
 میں ہاں بنت رسوں دے کم چلی، اکو ذہن دچہ ورد پکا ونڈی اے  
 اگے ڈٹھاسی جھرمٹ مجاہداں دا، کول منہج کے قدم لکا ونڈی اے  
 رور و سیدہ، زاہدہ، زہرہ دا، درداں بھریا پیغام چچسا ونڈی اے  
 ہندے گئے سُن سُن بیقرار آقا، جیوں جیوں مانی احوال سنا ونڈی اے  
 اوندے پئے آں اکہیا حضور اکرم، مانی سُنڈیاں قدم پرتا ونڈی اے  
 دتی آن بشارت سی سیدہ نوں، سُن کے سیدہ: تشکر سبحا ونڈی اے  
 تدنوں آن آقا مصطفیٰ پہنچے، زہرا خوشی ہزار مستا ونڈی اے  
 پٹی آن کے بابل دینال پیراں، تالے ہوش حواس و نجسا ونڈی اے  
 شفقت نال حضور نے پیار دتا، زہرا و ونڈی تے مسکرا ونڈی اے  
 تالے عرض کر کے مانی اوس تائیں، بابل کولوں انعام دلا ونڈی اے

نبی پاک نے پھیا کی چا تو بیا بائی ادب نقیب عرض الاوندی اے  
 دن مشرف سے زہرا داسا تھ چاہوں بانڈی کچھ وی پوزناں چاوندی اے  
 کماں واگے نے کہا منشور سنانوں ریزہ امہر شہادت دی لاوندی اے  
 مدرفے مانی دے صائم مفدران توں جو چاہیوگی او پوپاوندی اے

## حضور کی امت واسطے آہ وزاری

وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا أَنْ لَا يُؤْمِنَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْكٰفِرِينَ  
 غم امت وچو روئے حضور ایناں دیدے سرخ مثال عناب ہو گئے  
 کھلی واگے ویگے کے عجب حالت بقمر سی گل اصحاب ہو گئے  
 صبر کرو حضور اسب کرن عرضان اتارے ہالہ رخ بہت اب ہو گئے  
 بڑاں آوے قرار حضور تائیں بس نظر بدینے آنجناب ہو گئے  
 ہاواں مارا اصحاب کا کل روفی سے بھاری اکھاں یوں سرخ سیلاب ہو گئے  
 بیقراریاں بیگہ حضور دیاں لہرزہ شیر فرورس سے بابا ہو گئے  
 امت عامی سے غماندے ناں صائم مسین دکھی رسالت آہ ہو گئے

## اصحاب رسول و مشورہ

تاجدار و عالم دنیا و بیگہ حالت ماہوش کراں اصحاب و نجس اندے نے  
 سڈو سیدہ فاطمہ پاک تائیں آخر بیگہ صلواں پکاوندے نے

سب نوں پتہ سی بیٹیوں و ہندیوں ای سبھی غم سرکار بھلاوندے نے  
 غم کیداری ہووے او بھل جاوے ہنجر وکے تے مسکر اوندے نے  
 بی بی پاک وے ول سلمان تاپیں، کر کے مشورہ آتر گھلا وندے نے  
 در زہراتے آسلمان حضرت، السلام علیکم سناوندے نے  
 ہو کے اوٹ اندر پچھی گل زہرا، سارا حال سلمان بتاوندے نے  
 سینہ سلیا زہرا دا گیا صائم، سنجھساوے دی ہبڑی لکاوندے نے

## سیدہ دی باکیاں والی بھوری

بگل مار کے کھیس دی گھروں فوراً، سبھناں عورتاں دی تاجدار نکلی  
 تن تن حال بابل درو مند والا، ہو کے نال درواں بیفہ راز نکلی  
 پردے پون اُمت گنہگار اتے، پردہ پوش نکلی پردے دار نکلی  
 باران نالوں سی و دھم ہوندا ہنوں، بھوری اوڑھ جیڑی باد واز نکلی  
 حوراں تڑپیاں باغ جناں اندر، روندی جیدوں زہرا زار زار نکلی  
 زیر اپیر جہد بوسے توں یاہر پایا، نال حوراں دی صائم قنار نکلی

## سیدہ فاطمہ الزہراء اور بارہ سالہ وجہ

کھیس وجہ محمدی لاڈلی دا نکلی ہاہ جناب سلمان دی اے  
 سو سوٹاکی اے اوہدی ردائے، شاہ زادی جو باغ جناں دی اے

روز ازل توں جہانوں دے چھڈی، شاہی رت نے کون و مکان دی اے  
 پلدا جہان دے بوے تے جگ سارا، حالت ایہہ او سے خاندان دی اے  
 آخر حاضر حضور دی وجہ خدمت بلیٹی ہوئی، شاہ و وجہ ان دی اے  
 صائم ویکھ حالت اکھیں باپ دالی، نکلی حیح بلیٹی پریشاں دی اے

## سیدہ فاطمہ الزہراء مشورہ

دیوے پئی تسلیاں باپ تائیں، مینہ اشکاں دا آپ برساوندی اے  
 آپ ہاہ تے ہاہ پئی مار دی اے، چپ بابل دے تائیں کراوندی اے  
 ویکھ بلیٹی دی حالت عجیب فوے، حالت عجب حضور تے آوندی اے  
 اے پر اشکاں دی ادویں قطار لگی، ادویں امی ہاہ آسمان ول جاوندی اے  
 درواں بھری فدا دیوچہ زہرا، کرم امت دے اتے کماوندی اے  
 کر کے مشورہ نال عجیب دل دے، ابو بکر دے کولوں پچھاوندی اے  
 صدقے ہوو گے امت دے بدھیانتوں بحالت نبی دی پئی تڑپاوندی اے  
 کیتی ہاں! صدیق نے پھیر زہرا، رخ جہڑ دے دل پرستاوندی اے!  
 امت دیاں جواں توں تیس صدقے، ہو سواد بھتی عرض الاءندی اے!  
 کیہا علی نے ہاں! حسین تائیں، پاک سیدہ پھیر فرماوندی اے  
 صدقے ہوو گے امت دے پھیانتوں، زہرا پتر تائیں سمجھاوندی اے  
 جیہا اوہناں وی ہاں! تے پھیر زہرا، روروالدوں عرض سناوندی اے

میں قربان ہاں اُمت دیہاں عورتانوں بگڑی امت دی صم بن اوندی اے  
سن کے مشورہ نبی دی لاڈلی دا، رحمت رب دی جوش وچہ آوندی اے

## سیدہ ول رتد اپنی عام

کل تم کیتی ایدھر سیدہ نے، اودھر کرم سی رت الانام کیتا  
جراہا عنوردی دتخ خدمت، پیش اللہ دا آن سلام کیتا  
نالے دتھی رت جو سیدہ نوں، ادب نال ادو پیش پیغام کیتا  
پڑ کرے ناں کہہ دیو فاطمہ نوں، اساں امرتے تے دوزخ حرام کیتا

## مقولہ شاعر

دساں شان کی سیدہ فاطمہ دکی، ایہہ جہان اوہدا، اوہ جہان اوہدا  
سارے جگ نوں رزق تقسیم کردا، متھیں اوسدی اے باجبان اوہدا  
کوثر اوہدا تے اوسدے پچیاں دا، تم رب دی باغ جنان اوہدا  
عوراں ساریاں اسدیاں بانڈیاں نے، بردہ، نضر، خادم ہر علمان اوہدا  
امت واسے جنت، خریدنے لئی، کنبہ کربل وچہ ہو یا فتران اوہدا  
چہنے امت نوں خلد طرار دیناں، کیتا امت نے باغ ویران اوہدا  
کسے کیتاناں کسے کا حشر توڑی، امت اتے ہے چہتر احسان اوہدا  
نبویں جاوے گا دوزخ دے وچہ دسو، صم ازل نوں اے صلح خوان اوہدا

# خاندان نبوت دی سخاوت

حضرت حسنؑ نے حضرت حسینؑ سے دعا کی کہ تم میرے پیارے بیٹے ہو گے اور میرے پیارے بیٹے  
 جنہیں پیارے نواسیاں دی، آئے مرسلاں سے تاجدار حسینؑ  
 حالت دیکھ کے پاک شہزادیاں دی، کھنڈے زہراؤں نبی مختار حسینؑ  
 منوں نذر اشفاقا دلی، دسدے خوب علاج سرکار حسینؑ  
 فقہ باندی تے زہرا نے نذر تے مائے من دے خیر کرار حسینؑ  
 روزے تن تن رکھاں گے اسیں تنے، کردے عرض تے نامدار حسینؑ  
 مئی نذر تے اللہ شفا دتی، کیتے کرم رب کر دگار حسینؑ  
 تندرست ہو گئے کسی شہزادے باغ جنت دے چہرے سرار حسینؑ  
 نذر کرنی می پوری تے گھر نذر، زہرا، علی و ہندے جھاتی مسرار حسینؑ  
 سحری کھاں خاطر نہیں سی چیز کوئی، چیدر جاوندے وچہ بازار حسینؑ  
 جاشمعون یہودی توں جوں حضرت، روٹی واسطے آندے ادھار حسینؑ  
 کچھ سیرن جوں جو علی مولا، دیندے زہرا دے پیش گزار حسینؑ  
 چکی نال پیٹھا آنا آپ زہرا، روزہ رکھ لیندے نامدار حسینؑ  
 تمام ویلے افطاری دے لئی کھانا، کردے شوق دینال تیار حسینؑ  
 بھتی کے نہیں سی اے اک بڑکی، کردے بانگ داپے انتظار حسینؑ  
 تذلوں آن سوالی سوال کیتا، کھدے اللہ دے عجب اسرار حسینؑ

روٹی یہو! مسکین ہاں! کیا سال سنن دے پئے سارے عزت دار مسکین  
 حصہ علی جد اپنا دین چلے، سبھتے کر دے عذیب ہم ایشا رہا مسکین  
 روزہ اپنا تو شتی دے نار مڑے کے کر دے پانی دیناں اقطار مسکین  
 دُجے دن اقطار کی دے لئی لھانا، کر دے پھیر تیار سہر کار مسکین  
 آکے اک پیٹھ سوال کیتا، کر دے کل والی پھیر کار مسکین  
 اولویں پانی بھتیں کھولدے آپ روزہ اولویں روٹیاں پوندو کار مسکین  
 یے روز اقطار لئی پیر اولویں، لھانا سہرے سہر کار مسکین  
 عین وقت انوار دے پھیر اولویں بہتدے زربن اشکار مسکین  
 قیدی ہاں! سوالی نے کیا عام، لھانا سب دیندے باوقار مسکین

## رُپا عی

والد شان رسول دے گھردیاں دی ہاں کوئی جان ریکناں کوئی جان سکدا  
 راہ حق اتے اہل بیت وانگوں، کون کر بہر چیسے قربان سکدا  
 لگاتار فاقے اندر آپ رہے کون کر ایہناں وانگوں ان سکدا  
 بیختم پاک وانگوں صام ہو کر کھڑا، ہو ساٹاں تے مہربان سکدا



جیدر کرار کے <sup>علیہ السلام</sup> ہشت ہزار دربار کی <sup>مصلی اللہ علیہ</sup> مصطفیٰ کی وجہ  
 کر کر فاقے مسلسل تے ودھ حدوں، لاغر شہیر شہیر سرکار ہو گئے  
 جیدر انکی پکڑ شہزادیاں دی، حاضری دے وجہ دربار ہو گئے  
 جسم حضرت حسین و الرزدا سی، ایسے ہین نجیف و نزار ہو گئے  
 رنگ و بچھ کے زرد شہزادیاں دار بے قرار عربی تاجدار ہو گئے  
 حالت جیدر نے عرض تمام کیتی، فاقے جویں سی لیل و نہار ہو گئے  
 سن کے حال ایشا تے بھکھ والا کم سبج وجہ شاہ ابرار ہو گئے  
 دل و چہ بیٹی دے حال دی ہو ک اٹھی، ایسا نم ایلا بے قرار ہو گئے  
 صائم تیاں نوں نے کر حضور اکرم، گھر بیٹی دے فوراً تیار ہو گئے

## سیدہ و اصبر تے شکر

آ کے ڈھٹا تے سیدہ پاک زہرا، کھڑیاں ہین مشغول نماز اندر  
 پنجو جاری عبادت دے وجہ ہین، ڈبیاں ہوئیاں سن سوز و گداز اندر  
 لرزہ بلزدم سن پیش ہوئیاں، تر ہڑا بار گاہ بے نیب از اندر  
 لاغر جسم سی کنب دا پھیر بھی سن، کھلیاں ہوئیاں قیام دراز اندر  
 فارغ ہو کے نمازوں پاک، زہرا ایباں خدمت میر حجج ساز اندر  
 مشکل ناں سلام ہی گیا سنیسا، بیسی ایسی کھڑوری آوازا اندر

بناں دُسیاں ظاہر سی حال سارا، ڈھلی ہے سی حقیقت مجاز اندر  
 حالت دیکھ کے بیٹی دی نبی اکرم، سوچیں غماں دے پئے انداز اندر  
 غم بیٹی دے چشمہ اشک بن کے، چھلک پئے چشم نیم باز اندر  
 کھسی والے دے اٹھرو گئے فوراً، صائم بارگاہ کار ساز اندر

## رَبِّ وَلَوْ سَخَّوَتْ وَالْعَامُ

اوسے وقت جبریل امین آکے، کر پیش سلام قدیر دتا  
 کیا سو ہنیاں دیاں مہیو آں نے کائیات واجگے مے پیر دتا  
 نالے کیا آقا! اہل بیت تیری، حد صبر تائیں کرا خیر دتا  
 ایہہ آزمائش سی رب قدیر دتوں، امتحان سب نے منتظر دتا  
 جیڈر، زہراتے فینہ کمال کیتی، پرچہ خوب اے شہر شبیر دتا  
 گھلیا مینوں سی رب نے روز تے، کھانا مینوں سی سمجھ فقیر دتا  
 میں ساں آیا مسکین یتیم بن کے، میں ای ہو کا سی بن کے اسیر دتا  
 ایس بخشش واصلہ کمال سب نوں، ہے خدا نے سمیع بصیر دتا  
 سورہ وھر دیاں آیتاں رب ہے، تیری آل نوں تحفہ منیر دتا  
 يُطْعَمُونَ الطَّعَامَ دیکھ تان دیکے صائم رب انعام کثیر دتا

## فقر کی نشان

کرنی پیندی قربانی دنی بھم تازہ، گلاں تال نہیں راضی خدا ہندا  
 پھراوندے انعام خدا و توں پیدا بدوں اے جذبہ سخت ہندا  
 روزہ پانی بھیس کھول سو الیاں نوں، بنیاں سو کھا نہیں کھانا کھلا ہندا  
 اس دے وچہ بھی شک نہیں سب کو لوں، ایہہ نہیں فرض عظیم نبھا ہندا  
 بلاشبہ جذبہ اہل بیت ورگا، ہر کس باکس نوں نہیں عطا ہندا  
 پھر بھی لازم اے جھٹوں تک ہو سکے رہوے مالک توں بندہ خدا ہندا  
 جے ناں بادشاہ اندر سنا ہووے، اودہ نہیں بادشاہ! نرا گدا ہندا  
 شہنشاہی توں ودھ اوہ فقر مند، جھپٹے فقر اندر استغنا ہندا  
 بلکہ مند اے اصل فقیر اوہو، جھپٹا دنیا دا حاجت روا ہندا  
 اپنے آپ لی فقر نہیں کچھ پامندا، فقر تاجدار خدا اتی ہندا  
 رکھیا جینے ہووے اپنا پیٹ اگے، اسدا فقر اے مکر وریا ہندا  
 پاکے چوغہ فقر ادا جسم اتے، ہر گز نہیں محبوب منا ہندا  
 مہنا فقر توں منگنا غیر کو لوں، فقر آپ ہے بھر عطا ہندا  
 کائنات ساری جبر و جبر سمٹ جانڈی، صائم فقر ہے ایسا دریا ہندا

## زہرا کی سخاوت و جنت و اجوراً

اک دن سیدہ فاطمہ کو لاکے، سائل کپڑے دلہی سی سوال کیتا  
 کپڑا کپڑا میں کراں عطا اس نوں۔ زہرا پاک نے دل بیج خیال کیتنا  
 اعلیٰ چیز دیواں سب توں راہ ریلے جویں حکم رب ذوالجلال کیتنا  
 گڑتہ شادی دا دتا سی باپ چھڑا، صدقہ اوہ زہرا بے مثال کیتنا  
 دیکھ رب کماں ایشا نہ تاپس، ہسی کرم تے فحل کماں کیتنا  
 جوڑ اجنت چوں آیا جبریل نے کے، اچاز ہرا دا ہورا قبائل کیتنا  
 کسے تاپس نصیب نہیں ہو سکدا، حال رنیمہ جو نبی دی آل کیتنا  
 لایواب بیوں ایہناں ایشا کیتا، کرم رب اونویں مال مال کیتنا  
 اسماں چھڑکے زہرا دی پاک سنت، اپنے آپ تاپس پائماں کیتنا  
 نکلے جان سخاوت داناں میں کے ایناں اسماں پیارے مال کیتنا  
 بندے اک دے اُج وی دس بلدے ایہر وعدہ اے اس لچمال کیتنا  
 اپنے وعدے دیوچہ نہیں فرق جینے، تاہم کدی وی رتی سوال کیتنا

## اعرابی دی گستاخی حضور و انعام

حضرت ابن عباس روایت کیتی، لگا ہویا دربار سرکار و اسی  
 حاضر خدمت دیوچہ اصحاب مسین، بدل برسد انوار و اسی

بنو سلیم قبیلے دا اک بندہ، آ بے ادبی و الفظ پکار دا سی  
 سخت لفظ حضور نوں کہے اسنے قبضہ کھچا عمر تلوار دا سی  
 غصہ پڑھیا سی کل اصحاب تائیں، بحر غضب والا ٹھاٹھاں دا سی  
 کچھناں آکھیاں نادان تائیں، ہو یا حکم مدنی تاجدار دا سی  
 سوہنے نال پیار توجید دی، ہو یا اوس تے اثر گفتار دا سی  
 نبویں دھون کر کے مسلمان ہو یا، پٹا گلے وچہ پیا پیار دا سی  
 پچھیا حال حضور نے پھیر استوں، دولت مال گھریا پروار دا سی  
 دیا اوس محتاج تے پاں بھکھاں در ذاک قصہ اُس نادر دا سی  
 سن کے حال اصحاب دل رنج ہو یا، کھلی والے حبیب غفار دا سی  
 بے کوئی ایس نوں جیہڑا اک اڈھ دیوے ہو یا حکم سرکار غمخوار دا سی  
 سعد بن عبادہ نے حکم فوراً، من لیا سیدنا مسدردا سی  
 اکو ڈاچی سی اوس دے کول صائم، او ہو ای سوہنے سن نذر گزار دا سی

## حضرت علیؑ تے زہراؑ دا ایثار

سر ڈھکو کوئی ایہدا اصحاب تائیں، حکم پھیر حضور فرما دتا  
 سرتوں لادہ عامہ کر آ رہیڈر، اُس محتاج دے تائیں پہنا دتا  
 اوہے کھانے لئی تیسری وار مڑ کے، ہلپی سوہنے نے حکم لگا دتا  
 ایسا، ہلپی افلاس اسلام اتے، سر معذوری توں سب نے جھکا دتا

لیکن مال سلمان ٹریپے استوں، گھر پہنچ کے بوہا کھڑکا دتا  
 ہراک گھروں سی صاف جواب بلیا، ہر تھاں ڈیرا سی غربت جسا دتا  
 گھر معصومہ معظمہ فاطمہ اے، آخر آن سوال سنا دتا  
 بی بی سن کے سلمان دی عرض ساری، گھر داحال تمام بستلا دتا  
 تنار دناں دافاقہ سے ساریا توں کھلی وارے دی بیٹی فرما دتا  
 ہننے ستنے حسن حسین ٹھکے، پریشانی داع عالم دکھا دتا  
 پر نہیں خالی سوالی نوں موڑ سکدی ہڑ کے آکھ زہرا بر ملا دتا  
 آپ فاقیاں تے فاقے کٹ کے بھی، سائل اتنے سی کرم کما دتا  
 کپڑی چیزیں کراں عطا اسنوں، خود نوں سوچ وچہ زہرا ڈبا دتا  
 دیکھو سائل سے صائم مقدران نوں، کرم کر جس تے بے بہا دتا

## زہرا داسائل نوں چادر عطا کرنا

جیٹری چادر تھہیر دیاں عظمتانندی، قسم حوراں دیاں کھانڈیاں نے  
 جیٹری چادر مقدس دیاں رفعتانوں، عرشاں آوں سلامیاں انڈیاں نے  
 جیٹری چادر بے داغ دی چھاں سٹھیاں، مریم ورکیاں آونا چاندیاں نے  
 اوہ چادر پکڑا، لمان تائیں، صائم سیدہ حکم فرما ندیاں نے

# سیدہ ام کلثوم علیہا السلام کی سخاوت و اثر

ایس ویلے بس ایس ویلے ویج گھرے، کیہا نہ ہرانے ہن جو بہا کے تے  
 جاؤ لے کے یہودی شمعون و تے بچا کے دیو گل سمجھا کے تے  
 کہیو چادر ہے بتی دی دھی گھلی، دیہہ ناج کوئی استوں وٹا کے تے  
 لے کے چادر سلمان تے مڑے سائل، دسیا حال شمعون نوں جا کے تے  
 سن کے گل شمعون سی تڑپ اٹھیا، لگا کہن اکوں تلمسلا کے تے  
 بالیقیر اسلام سے مذہب سچا، کہیا قسم تو ریت دی کھا کے تے  
 سچا بتی اے! بخشدی دھی جمدی، چادر سائل نوں کرم فرما کے تے  
 کلمہ پڑھ نوراً سلمان ہو یا، لگا کہن پھر ادب بجا کے تے  
 چادر بنت رسول دی کھڑو ویس، کہیا اکھتوں نیر وگا کے تے  
 گھڑوں باہر الوداع سی کہن آیا، پنڈ و انیاں والی چوکا کے تے  
 کیتی نوراً سلمان نے پیش چادر، خدمت چہ جناب سی آ کے تے  
 نالے دسیا شمعون دا حال سارا، جیوں آئے سی کلمہ پڑھا کے تے  
 جیڑے آندے سی وائے اورہ پیش کہتے تے سڑا چلی تے رکھے لیا کے تے  
 آتا پیسہ پکائی سی آپ روٹیا، وٹا سائل نوں سب کچھ اٹھا کے تے  
 کیتی عرض سلامت نے ادب عینی، رکھ لئی پچیاں جو گا بچا کے تے  
 زبیرا ایسا موڑے نہیں صائم، اہل بیت سخاوت فرما کے تے

# رہائی

کھلی واری محمد رسول آتے، ختم ہے جگہ کی میربانی دی حد  
 ختم ہندی ہے جبار کتار آتے، قوت ہندیوں کی مہربانی دی حد  
 ہوگی ختم جناب حسین آتے، جذبہ عشق تے غیرت ایمانی دی حد  
 گھر بار حسین دتائے وارصام، زہرا آتے ہے ختم قربانی دی حد

## رسول و اسوالی تبول و گھر

کھلی والے سے وچہ دربار اک دن، سائل کھینے و اجارندے  
 بکھیا ہاں کچھ کر و عطا مینوں، در و مال آواز لگا و ہدائے  
 حاضر کول تے نہیں! کچھ ایس ویلے، کھلی والا ارشاد فرما وندے  
 پر میں گھلدا ہاں تینوں اوس دے تے، خالی بختوں مان کوئی آوندے  
 گھیا زہرا کے گھر سی حضور اکرم، سائل آن سلام ستا وندے  
 ایس بیت محمد دیوادیہ و روٹی، عام بھگہ و احال بتا وندے

کچھ بھی نظرناں آیا خیرات سے لئی

گھر سے وچہ سرکار نے نظر پیری، کچھ بھی نظرناں آیا خیرات سے لئی  
 بنی جہناں خاطر کائنات ساری، پریشان اوہ نے کائنات سے لئی



آپ جھکتے نہ صبح توں جی سارے، انتظام دی نہیں کچھ رات دے لی  
 اپنی جان اتے صدے جھلے نے، سکھ وارو رو جی ڈاڈے لی  
 سیتے ہسین شہزادے اک کھل اتے، جا کے دوہاں نوں زہرا جگاندھی اے  
 نال پیار اٹھاں! اٹھاں! اٹھاں! کھل سائل دے تائیں پکڑاوندی اے

## گلے دی کینٹھی خیرات کرنا

لیکے کھل سوالی نے پھیراگوں، ادب نال ہے سی التجا کیتی  
 اہل بیت محمد دیونساں اتے رحمت ہے اللہ بے بہا کیتی  
 بیشک کرم ہے تساں کماں کیتا، مینوں کھلے ہے چھڑی عطا کیتی  
 پر میں ہاں بھکھا روٹی چاہو نہاں، بڈھے سائل نے تسی صد کیتی  
 اس دن زہرا توں گھلی سی کسے کینٹھی، اوہ بھی گلے دے ناوں جدا کیتی  
 پاکے سائل دی بھولی دے وچہ کینٹھی، کھلی دے دی بیٹی دے کیتی  
 ہر تھاں زہرا کماں ایشا کر کے سے سخا دتاں دی انتہا کیتی  
 چھڑی چیز آئی گھر دیو چہ سالم، راہ اللہ دے فوراً فدا کیتی

## سائل دی اہلیت واسطے دعا

بڈھے سائل نے کینٹھی نوں وچہ فوراً کھان پین دا کھٹا سامان کیتا  
 مسجد نبوی دے وچہ حضور تائیں، مٹر کے ادبوں سلام سی آن کیتی

اہل بیت دبی خاطر دعا منگی، آئین سہا، نہی سلط ان کیتنا  
اللہ اوہناں تے کرے احسان صائم پیر کاتے بے جیناں احسان کیتنا

## اہلبیت واسطے عیبی کھانے لئی حضور دمی دعا

کیتے سیدہ عالیہ پاک اتے، کرم رب سچے بے بہا ہلیسن  
گھر بیٹی طمع صومہ دے نبی سرور، اک روز تشریف فرما ہلیسن  
پچھدے بیٹی توں حال احوال گھر و شفقت نال پیار مصطفیٰ ہلیسن  
تیاں دناں دے بھکھے تے جی سار، عرض کردیاں خیر النساء ہلیسن  
دیکھ فقر فاقہ بیٹی لاڈلی دا، سوچاں سوچدے شمس الفتحی ہلیسن  
بھکھے آن پٹے نانا نے جان تائیں، دونوں فاطمہ دے مہ لقا ہلیسن  
دیکھ حال حضور نو اسیاں دا، در خالق تے کرے دعا ہلیسن  
مریم بنت عمران نوں غیب وچوں کھانے کھلے جیوں میر خدا، ہلیسن  
اوسے طراں سا نوں غیبوں بخش کھانا، کہند خالق نوں خیر الوری، ہلیسن  
منگدیاں سار دعا خدا ولوں، کرم خاص ہوئے برسلا ہلیسن  
عیبوں ہو یا بیالہ اک آن ظاہر اپر دے بہد کاتے خوشنما، ہلیسن  
زریں کپڑا اٹھیا جاں سیدہ نے، کرم اللہ نے کیتے سوا، ہلیسن  
گوشت نال بھر لوہی سی اوہ کاسہ، مہکاں خوب جس وچہ خالق ہلیسن  
خوشی نال صائم کاسہ چک زہرا کے بابل دے رکھدیاں، ہلیسن

# غیبی کھانے کی دعوت

کھلی والے محمد رسول عربی، اللہ پاک کا شکر بجاوندے نے  
 کھاؤ اللہ رسول دانام لے کے بیٹی تائیں ارشاد فرماوندے نے  
 نہرا، حسن، حسین تے نبی سرور نے لکے غیب والا کھانا کھاوندے نے  
 ایسا عجب گوشت لذت دار یہی حیدرانت حنا ناں آوندے نے  
 خوشیاں مال سارے شکم سپرہ کے، سو سو وار الحمد سناوندے نے  
 اونویں ای اوہ بھر پور سی اچے کاسہ شاماں واسطے سا بنجھ لگاوندے نے  
 اوہ پھر گوشت کھا ہارات ویلے پھر صبح دی خاطر بجاوندے نے  
 کاسہ اونویں سی پھر پور ہند اسارے آہند گوشت و تافندے نے  
 ست روز مسلسل اوہ رہیا کھانا، اہلیت پے خوشی مہاندے نے  
 روز ستویں حضرت حسن باہر، کھپڈن لی تشریف لیاوندے نے  
 کھانے ولوں اک بی بی نے پھیسی ہتھ کل حوال تہاوندے نے  
 کھانا عجیب چوں گھلیا سا سانوں، اپنی شان سرکار کھاوندے نے  
 مڑکے آئے تے کھانا می ختم ہو یا، صائم کاسے ل نظر جان بوتھے نے  
 جے ناں دسد بکداناں کدی کھانا کھلی والے ارشاد فرماوندے نے

## مُسَدِّس

لکھاں رحمتاں، لکھاں سلام ہوون، کھلی والے والے دے دے خانداں اُتے  
 زہرا سید پاک دیشان اُتے، کھلی والے دی روح تے جان اُتے  
 کھلی والے دیاں اکھاں دی ٹھنڈ اُتے، خاجد دی شمع دیشان اُتے  
 جہنے و زرا تیں صدقے فاقیانے، خوشی ال جھلے اپنی بسان اُتے  
 زنبہ اوس تقدس آب وال، لفظاں ماں تے دسیا جاندا ای نہیں  
 وکھ جھل صائم جہنے عمر ساری، صرف شکوہ زبان تے آندا ای نہیں

## سیدہ دے ہتھاں دے چھالے

بلاشبہ مثال اک عورتاں لئی، زہرا پاک واپاک کردار ہے سی  
 آپہنا، پکا و نانا تے وند دینا، ہر روز ہندی لہو کار ہے سی  
 چکی پیہ پیہ کے ہتھاں نوں پے چھالے پیرناں ہو وندا ختم ایشا رہے سی  
 رسدیاں زخماندے درد نوں ضبط کر کے، کر دی ٹسکر زہرا بار بار ہے سی  
 پانی ڈھو ڈھو کے جیدر کرا رووی، شانہ مال زخماں دا غدار ہے سی  
 زہرا پاک نوں مال پیار صائم، و تا مشورہ جیٹدے کرا رہے سی

## حضرت علیؑ و ام مشورہ

کہیا سیدہ تائیں کرار حیدر، اپنے موہنڈے توں کپڑا مٹا کے تے  
 آئیاں مالِ غنیمت وچہ لوٹیاں نے، اک تئیں وی تنگ لئو جا کے تے  
 گھر باپ وے فاطمہ پاک آئیاں، حیدر صقدر و احکم بجا کے تے  
 گھر بلے ناں اگوں حضور اکرم، مانی عائشہ نے پھیا بھٹا کے تے  
 کیویں اون ہو یاد سو گل ساری، زہرا وی سی گل سمجھا کے تے  
 اک کنیز ساں باپ توں لین آئی، چھاپے ہتھانکے کہا وکھا کے تے  
 آئے جدوں حضور تے مانی عائشہ دسیا گل پیغام سنا کے تے  
 گھر سیدہ وے صائم نبی سرور فوراً آئے سی کرم کما کے تے

## حضور و اجواب لاجواب

لیٹے ہوئے سن زہرا تے علیؑ اگے اٹھنا فوراً تعظیم لئی چا ہونڈے نے  
 اپنے اپنے تھاں تے لیٹے، ہر دونوں، نبی اللہ وے حکم فرماونڈے نے  
 آپ دو ہاندے نبی وچکار لیٹے، مقدم علیؑ وے سینے تے لاونڈے نے  
 شفقت ناں آقا علیؑ پاک تائیں، نور کی قدماں دی ٹھنڈی چاوندے نے  
 خواہش تہاڈی توں بہتر میں حیردساں، نبی اللہ وے پھر سناونڈے نے  
 لوکاں تائیں کنیزاں غلام دیوں، گھر وچہ سبق عظیم پڑھاونڈے نے

سُونِ وِیلے دَانِبِی کریم سرور، شانانِ والا وظیفہ سکھاوندے نے  
 اللہ اکبر پڑھیا کرو وارچوتی، تیتی وارالحسد بتاوندے نے  
 تیتی واری پڑھ لیناں سبحان اللہ، تنے جملے سرکار سکھاوندے نے  
 خادم نالوں ایہ بہترے تساں خاطر صائم گل انخیری مکاراوندے نے

## تَمَّ الْفَقْرُ فَمَوَّالِدُ

جتنے ہار جاوَن ناما عقلان، تَمَّ الْفَقْرُ وَاوْهَوْنَ اَعْمَارُ مَهْنَدَا  
 نکتہ کھولیا حضرت سلطان باہو، الامکان وَاْفَقْرُ شَهْبَارُ مَهْنَدَا  
 فقر ہوئے تمام تے رب مہندا، ختم بے تے دا امتیاز مہندا  
 تَمَّ الْفَقْرُ اَرْفَعُ مَقَامُ اُتے، ہو سقے دا ختم ہے سار مہندا  
 ہر اک چیز توں ایس مقام والا، لایحتاج مہندا بے نیاز مہندا  
 رہندی کوئی ضرورت نہیں اوس تائیں، بے پرواہ ایسا پاکباز مہندا  
 فعل اوسدار بدافعل مہندا، راز اوسدارب دا راز مہندا  
 اُسدی نظر نگاہ خدا ہندی، اُسدا بول خدا فی آواز مہندا  
 اک گھڑی وچہ ستر ہزار اُس تے ظاہر جلوہ اے برق انداز مہندا  
 اک تجلی جے اوہناں چوں بولے جگ تے، ظاہر طور دا پھیر عجاز مہندا  
 تَمَّ الْفَقْرُ اے پر مقام اُتے، اوہو جلوہ اے نظر نواز مہندا  
 بلکہ فعل متن مزید پکار آوے، بار بار صائم باز باز مہندا

# پہلی روح جتنا زہرا دی اے

ست رُوحاں عظیم نے پچھ دُنیا، تم فقر وے ارفع مقام اُتے  
 کھلی والا محمد سر وارسب دا، شاہی ختم محمد دے نام اُتے  
 روح اول اے سیدہ فاطمہ دی ابو ہے تاجو زہر تمام اُتے  
 ہو گزریاں نے ہو چار رُوحاں، کر کے خاص احسان اسلام اُتے  
 ہو گزریاں کی باہن وی فیض جاری ہر دم انہاں اے خاص و عام اُتے  
 بہن رہتا او ہوا ی فقر دیاں، سمجھناں مترلاں تے گام گام اُتے  
 باقی دو رُوحاں اے اونیاں نے، بہناں جہناں اہن مسدوم اُتے  
 چلنا سلسلہ فقر و احتر تیکر، ایہناں شانے فیض اکرام اُتے  
 زہرا پاک دا جاری اے فیض ہر دم، فقر پیدا اے او پے راعام اُتے  
 حُب دُنیا دی جہنے منقطع کر کے، قدم رکھیا فقر وے بام اُتے  
 ناز ہو دے گا فقر نوں حشر تیکر، جسدی نسل دے ہر اک امام اُتے  
 چادر تئی ہوئی جہناں فیض دی اے ایس صائم ما چیز غلام اُتے

## مقولہ شاعر

اللہ پاک نے انہوں نہیں سیدھے سہرے فقر و تاج پہنا چھڑیا  
 بیٹھ فقرے تخت تے سیدھے نے بیویوں حق سی! کر کے دکھا چھڑیا  
 ہر شے ہندیاں سُنڈیاں کولِ جسے آپ قاقیانوں سینے لا چھڑیا  
 جے کر ٹھکھے نے بچے پرواہ کوئی نہیں، جو کچھ آیا وہ وند وند اچھڑیا  
 راہیں پیہ چکی! صبح ہندیاں ای، کھانا لوکاں دے تائیں ورتا چھڑیا  
 ہر اک چیز لوں بے نیاز ہو کے، خواہشات دا گلا دیا چھڑیا  
 غلبہ ٹھکھے داپیا جد پچیاں تے پاڑھ کے سورتاں دم فرما چھڑیا  
 دتا دنیانوں دینا دے وچہ رہ کے، آپوں دنیانوں پرہاں ہٹا چھڑیا  
 ساری رات عبادت دیو چہ رہ کے، دن مُصلے دے اُتے چڑھا چھڑیا  
 رو، رو لوکاندے غماں وچہ رات ساری اپنے غمانوں مسکے کھا چھڑیا  
 اپنا بیڑا سُرٹ کر بل دے بھنورا ندر، عاصی اُمت دا بیڑا ترا چھڑیا  
 دے دے خاص تربیت حسین تائیں، کر بلا داد و لہسا بنا چھڑیا  
 گودی زہرا دی سُنیا قرآن جیہڑا، حرف حرف شبیر پکا چھڑیا  
 سینہ تان شبیر نے وچہ کر بل، مل زہرا دے شیر داپا چھڑیا  
 دتا درس سی اماں حضور جیہڑا، عمل اوہدے تے کر کے دکھا چھڑیا  
 ماں دے فقرنوں لگے ناں داغ صائم، سید پانی توں مکھ پرتا چھڑیا



## سیدہ فاطمہ الزہراء واسرطہ حضور کی دعا

اگر دن سیدہ عالیہ فاطمہ نون، اکتیا بھکم نے سخت بیتاب ہنسی  
 کیوں دناں دافاقہ سی سیدہ نون پرتناں قلب اندر اضطراب ہنسی  
 من بیٹی نون حسب معمول اگر دن، آیا آمنہ دامہ تا اب ہنسی  
 چادر اٹے بٹھایا حضور تائیں، زہرا پاک نے نال آداب ہنسی  
 حالت بیٹی دی ویچہ کمزور ڈاڈی، چڑھ کے غمناک آیا سیلاب ہنسی  
 کھلی والے دیاں اکھاں وچہ آئے سنبھو، آیا طبع اندر انقلاب ہنسی  
 چکے ہتھہ حضور دعا خاطر، کیتنا کرم مولا بے حساب ہنسی  
 ساری عمرناں زہرا نون بھکم لگے، مادر خالق تے کہیا جناب ہنسی  
 مڑ کے زہرا نون کدی نہیں بھکم لگی، کھلیا رحمتا ندا خاص باب ہنسی  
 صائم زہرا نون لکھاں سلام جیسے ناں کوئی فخر واحد حساب ہنسی

## فاطمہ الزہراء تسون نہیں آسکری

اپنی لاڈلی بیٹی دے ناں ویچھو، کتھوں تیک پیار سرکار دے اے  
 کتھوں تیک نالے اختیار ویچھو، اندر شرع دے نبی مختار دے اے  
 چہڑے چاہوں قانون نون بدل دیوں، خاصا عربی تاجدار دے اے  
 رب العزت نون اوہو پسند آوے، جو بھی فعل عرش شہسوار دے اے

اک توں چارتک بیویاں کر سکن، حکم مومنناں تائیں ستار دوائے  
 خاطر بیٹی دی بدل قانون دینا، اختیار ایہہ اللہ دے پار دوائے  
 بندہ بنو ہشام دا اک دن، مل دابوہا حبیب غفار دوائے  
 چاہوں چیدر دا کرنا نکاح ثانی، اگے سوہنے دے عرض گزار دوائے  
 اذن دیہو بوجہل دی نال بیٹی، کرنا میل چیدر نامدار دوائے  
 سن کے گل پیغام نکاح والی، رنگ بدلیا مہ انوار دوائے  
 نہیں اذن! نہیں اذن حبیب ربا بار بار ایہہ لفظ پکار دوائے  
 دیوے زہرانوں پہلاں طلاق جیکر ایہو فیصلہ چیدر کر دوائے  
 میری بیٹی تے سوکھ نہیں آسکدی، صاف فیصلہ میری کر دوائے  
 دکھ فاطمہ داپے تکلیف میری، کردا حکم مختار سنار دوائے  
 دکھ کسے ولوں بیٹی پاک اُتے، ذرا جتاں تاں بنی سہار دوائے  
 خالی بنو ہشام دا وفد مٹریا، سن کے فیصلہ شاہ ابرار دوائے  
 کناں باپ داپیار اے نال بیٹی، کناں شان زہرا ذی وقار دوائے  
 دھی دے پیار دابا پ دیوچہ سینے، بحر پیار دم ٹھاٹھاں مار دوائے  
 عجب ہندے انداز مجتاں دے، ہند امعا ملہ عجب پیار دوائے  
 ایس واقعہ تھیں مسئلہ حل ہو یا، بنی پاک والے اختیار دوائے  
 کھلی والے نوں کیتا مختار کلی، کرم خاص رب کر دوائے  
 کائنات نالوں ہر مقام دکھرا، دو جہان دے سخی سردار دوائے

نشان و کھراساے جہان نالوں، زہرا پاک بلند کردار دالے  
کائنات نالوں اچا نشان صائم، نبی پاک دے پاک پروار دالے

## سیدہ فاطمہ الزہراء کی کریمت

یہودیوں کی شادی

اک دن عورتاں اہل یہودیاں، کھلی والے دیوچ دربار آئیاں  
کیہا اوہناں نے سخی دربار اندر لے اک آرزو ایس سرکار آئیاں  
سن کے تساندیاں کرم نواز پانتوں، بنکے ایس سجھے طلبگار آئیاں  
ساڈے گھر دیوچہ ایج ہے شادی کرن عرض ایہہ گوش گذار آئیاں  
بی بی فاطمہ توں گھلو گھراڈے، کرن عرض ایہہ! نبی محتار آئیاں  
سانوں سمجھناں توں فخر کمال ہوئی، ساڈے گھر حیدم عزت دار آئیاں  
دل طے گا ساڈا اناں گھراڈے، جیکر صاحب عزت و وقار آئیاں  
منتیں اوہناں دی عرض حضور صائم، ہلین دلوں اوہ جال کھلا آئیاں

## سیدہ دی پریشانی

کر کے اوہناں دے نال حضور وعدہ، زہرا کول تشریف بیاوندے نے  
کیتی عرض سی جھڑی یہودناں نے، بیٹی تائیں سرکار بیتاوندے نے

شکر ت کرو بیٹی شادی وچہ جا کے، اللہ پاک دے نبی فرمادے نے  
 دل نہیں توڑنا کسے دا اسیں چاہندے، شان خلق دی آقا و کھاوندے نے  
 سنیازہ فرمان! تے دل اندر، عجب عجب خیال سمساوندے نے  
 دسن لگیاں باپ نوں حال دل دا، رک لفظ زبان تے جاوندے نے  
 بیٹی فکر دی گل نہیں! نبی سرور، گل سمجھ کے حال بستلاوندے نے  
 تینوں فکرے! بسکہ ماتاں دا، شادی وچہ یہودی جس اووندے نے  
 بلاشبہ یہودی وچہ شادیاں دے، مال دولتوں کافی لٹاوندے نے  
 زرق برقی تے شوخ لباس سارے بندے بڈھیاں! مینا کدیاں اووندے نے  
 اسدے وچہ وی شک نہیں اج ساڈا، اوہ مذاق اڑاونا چاہوندے نے  
 پر مسبب الاسباب اے رب صم، اوہدی رحمتدے انت نہ آوندے نے

## سینڈہ واسطے جنت دا چوڑا

سکے باپ دا پاک فرمان زہرا، فوراً شکر ت لئی حسین تیار ہوئیاں  
 جھنب مار کے فخر دی گودری دی، دل وچہ شاد، حسین نامدار ہوئیاں  
 شان شوکتاں توں بے نیاز ہو کے، کیف فقر دیناں سرشار ہوئیاں  
 ٹاکیاں زہرا دے ویچھ لباس اُتے رتے ملک حوراں اشکبار ہوئیاں  
 رحمت آگئی رب دی جوش اندر، حسین قدرتوں عجب اظہار ہوئیاں  
 حله جنتی آئے جبریل نے کے، حاضر حوراں دئی وچہ دربار ہوئیاں

جوڑا جلتی پہن کے جدوں شامل، شادی وچہ زہرا باوقار ہوئیاں  
 پے گئے پھلے لباس مہودناں دے سہسن کوششیاں گل سیکار ہوئیاں  
 اک دوسری نوں نام ہوا ویکھن بیحد دلاں اندر شرمسار ہوئیاں  
 رُحبت بنتِ رسول واپس ایسا، جاوے زہرا دے اتوں نثار ہوئیاں  
 آکھن لگیاں ادب دیناں مڑ کے بیشک ایسے نام بیشمار ہوئیاں  
 دسوسا نوں ایہہ جوڑا لے لیا کتھوں ہا ایسے ویکھ جنوں بقرار ہوئیاں  
 میرے باپ نے دتا ایہہ جوڑا، ہم کلام بنتِ تاجدار ہوئیاں  
 باپ تساندے کتھوں خرید کیتا، اکوں پھیرا وہ عرض گزار ہوئیاں  
 میرے باپ نوں پیش جبریل کیتا، دس کے چپ تہرا عتر دار ہوئیاں  
 کتھوں آندا جبریل نے دس چھڈوہ ساٹل پھر سبجے بار بار ہوئیاں  
 جبرائیل نے آندا اے خشتاں چوں، ایناں ای دس خاموش کر رہوئیاں  
 مسلمان محمد دا پڑھ کلمہ، سن مہودناں سُنڈیاں سار ہوئیاں  
 بھر کے جھولی ایمان دی ناں دولت، صد سیدہ توں سو سو وار ہوئیاں  
 بنتِ نبی دے قدماں دی ناں برکت، سُبڈیاں بٹریاں بھنور چوں پار ہوئیاں  
 سُنڈیا دلاں وچہ سہی غرور بھر کے، گھراوندیاں تابعدار ہوئیاں  
 بن کے بانڈیاں بنتِ رسول دیاں، صائم نیک اختر نیکو کار ہوئیاں

صلوة اللہ علیہا

پیدہ فاطمہ الزہراء کی کرامت چچی دا خود بخود چلنا  
 ابو ذر صحابی نوں نبی سرور اک دن علی نوں سدن گھلاوندے نے  
 گھر سیدہ زہراء سے آن بو ذر، دشک دینکے کنڈا ہلاوندے نے  
 سنی گئی آواز ناں کسے تائیں، واپس حضرت ابو ذر آوندے نے  
 آقا کے نہیں گھروں آواز دتی، نال ادب سے عرض الاوندے نے  
 جا کے پوہا کھڑکاؤتے جاؤ اندر، کھلی والے ارشاد فرماوندے نے  
 علی گھرے نے بیاؤ بلا جلدی، گل غیب دی آقا بتلاوندے نے  
 ابو ذر سڑ گئے تے بلے جہڈر مانے کے وچہ دربار آجاوندے نے  
 آکے نال تعجب دے نبی تائیں، صائم واقعہ عجیب سناوندے نے

## ایضاً

حضرت ابو ذر نے کیتی عرض ادبوں آقا سمجھیاں آئی ایس گل دی اے  
 گھر علی دے اکھیں میں وی پھیا اے چکی اپنے آپ پی چس دی اے  
 ابو ذر تعجب دی گل کی اے، دسی گل آقا اسدے حس دی اے  
 ذات اللہ دی صائم فرشتیاں نوں، زہرا پاک دی مدد لی گھل دی اے

سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهَا  
 حضرت فاطمہ الزہراء کی چکی دا خود بخود چلنا

## اک موررواٹ

دو جی موررواٹ دیوچہ اوندا، اک دن گئے جناب سلمان مسین  
 زہرا پاک دی خدمت دیوچہ پہنچے کھلی والے دالے فرمان مسین  
 جا کے ڈھلے سیدہ پاک زہرا پٹیاں پڑھیاں پاک قرآن مسین  
 چکی اپنے آپ پی چل دی سی، ہوئے ویچہ سلمان حیران مسین  
 واپس آ حضور دی وچہ خدمت، دس دے سیدہ دی عجب شان مسین  
 کوئی گل تعجب دی نہیں صائم، سن کے اکھ دے نبی سلطان مسین

حضرت حسین حسین دینکھوڑ توں فرشتیاں اندا ہلانا  
 سیدہ دی کرامت

ہندیاں وچہ نماز مشغول جسم، زہرا سیدہ عالی وقار مسین  
 روون لگن شہزادے تے فلک اتوں اوندے ملک ہو کے پتھر مسین  
 جھولا آن جھلاون شہزادیاں اندا، کردے خدمتاں خدمت گزار مسین  
 باوجود اسدے صائم نے راتیں، زہرا چھڑے آرام مسین

# سیدہ فاطمہ الزہراءؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاچی دا

## ہم کلام ہوتا

و پلے رات دے سیدہ پاک اکدن گھروس باہر تشریف لیا وندی اے  
 اگے ناقدہ رسول وی کھڑی ہسی، دیکھ سیدہ نوں کول آ وندی اے  
 بنتِ نبی نوں میرا سلام ہووے، ڈاچی ادب تھیں آن الا وندی اے  
 میں سواری محمد رسول دی ہاں، گلاں وانگ انسان سنا وندی اے  
 کھلی واے چھڈ گئے نے جیس دن توں میںوں زندگی پئی ترپا وندی اے  
 میں ہاں اپنے اسوار دے کول چلی، ڈاچی کونج دے وانگ کرلا وندی اے  
 جے کوئی باپ نوں دینا پیغام دے سوتاں ادب دے عرض الا وندی اے  
 سن کے گفتگو ناقدہ دی درد بھجی باپ بیٹی دی، منجوبہا وندی اے  
 ہمتھ پھیر کے شفقت دیناں سرتے، زہرا ناقدہ دے تائیں بٹھا وندی اے  
 ڈاچی دیکھ کے ایس اعزاز تائیں، جاوے وچہ نہ پھلی سمی وندی اے  
 ہو یا سماں طاری شادی مرگ والا، ذات ریدی کرم کمس وندی اے  
 ہر دکھ کے زہرا دے وچہ قدماں، ڈاچی چھڈ جہاں سدھا وندی اے  
 موت ناقدہ دی دیکھ عجیب صائم، پاک سیدہ اشک برسسا وندی اے



# حضورِ توں بعد سیدہ فاطمہ الزہراء کی نشان

## سب توں وڈی اے

توں نشان اندر ظاہر ہو وندی اے، نشان سیدہ دی ہر ہر نشان دے روچہ  
 قصہ زہرا دیاں پاک کرامتاں دا، آ نہیں سکدا حدِ بیان دے روچہ  
 کر دے گفتگو سی بے زبان بیویں، آ دربار رسولؐ ذیشان دے روچہ  
 او توں آن ڈاچی ہے سی گل کیتی، زہرا نال فیصح زبان دے روچہ  
 ہندی ظاہر کرامت سی سیدہ توں، ہراک گھڑی ہراک آن دے روچہ  
 سب توں وڈی کرامت سی ظاہر ہوئی، کربلا دے خون میدان دے روچہ  
 دھماں ایس کرامت عظیم دیاں، پیٹیاں ہین زمین آسمان دے روچہ  
 بلدی ایس کرامت دی مثل تاہیں، قسم رب دی عالم امکان دے روچہ  
 جو وی ظاہر کرامتاں ہندیوں نے، ویہاں پاکاں توں ساگر جہان دے روچہ  
 سارا فیض اے سیدہ فاطمہ دا، محشر تنیک مکان و زمان دے روچہ  
 ستر اقدم کرامت اے پاک زہرا اپنی عظمت تے نشان پیشان دے روچہ  
 ایہہ کوئی چھوٹی کرامت نہیں زندگی توں ڈھال دینا رضائے جہان دے روچہ  
 کھلی اے توں بعد ہے نشان افضل، زہرا پاک دی کون و مکان دے روچہ  
 صاف فیصلہ صائم حضورؐ دا اے، جان جہد کائے زہرا دی جان دے روچہ

سلام اللہ علیہا

## پتدہ دی روزمرہ زندگی دا خاکہ

زہرا پاک توں پاک کرانتاں دا، ساہ ساہ نال ہندا ظہور ہے  
 ذکر اللہ دالباں تے سدا جاری، ساہ اک تاں ذکر توں دور ہے سی  
 کم کاج گھر داسار آپ کرتا، ایہو ای روز داسدا دستور ہے سی  
 خدمت شومردی، پرورش پچیاندی، پوری کردی زمین دی جوڑے سی  
 صاف پچیاں داسدا لباس رکھنا، گھر داسارا ماحول پر نور ہے سی  
 سارے کم کرنے تاں رنجور ہوتا، ناں ای کسے نوں کردی رنجور ہے سی  
 ناں ای اکتاں تھکتاں کم و لوٹوں، ناں کوئی جھگڑا لڑائی فتور ہے سی  
 ناں اظہار کرتاں کدی فاقیاتدا، ایہی زہرا دی طبع غبور ہے سی  
 رکھنی سدا مسکینی دی آپ حالت، ٹھاٹھ باٹھ ناں کوئی منظور ہے سی  
 تاجدار دوعالم دی ہاں بیٹی، ناں ایہ طبع وچہ اوندرا غرور ہے سی  
 ہمتیں چکی دا ہمتھا، قرآن لب تے، دامن اشکانے نال بھر پور ہے سی  
 لا غریب دن سی فاقیاں نال ہو یا، پھرے اتے تقدس دا نور ہے سی  
 نفلوں وچہ گزار کے رات ساری بنے لاوندی امت دا پور ہے سی  
 کھلیاں پیراں نوں اوندے سی ورم صائمے پر تہد رہندی حضور ہے سی

# حضوردی فاطمہ و نام اہل محبت

جسے آیا غنیمت چوں اک واری، کپڑا ریشمی حیدر کرار نوں سی  
 حضرت علیؑ سولا پسن اوہ کپڑا، لے آن رسولِ مختار نوں سی  
 کھلی والے نے عجب انداز اندر، نکیا وچہ مخمل جگری یار نوں سی  
 سن مزاج شناس رسول "حیدر" سمجھے فوراً اشارے دوار نوں سی  
 دسو کراں کی آقا، اس کپڑے دا پچھدے ادب تھیں علیؑ ہر کار نوں سی  
 مسکرا کے کیتا ایہہ حکم صائم، کھلی والے نے، علی دلدار نوں سی

## ایضاً

بیٹی نال مجبتاں عجب ہے سن، بنیارت دے خیر الاتام دیاں  
 ہر تھاں دسیاں نے شانناں جگ تائیں، زہرا پاک و پاک اکرام دیاں  
 کپڑا ریشمی و تڈن دیاں علی تائیں رمزاں دیاں عجب مقام دیاں  
 صائم ایہدے دوپٹے بنا وندو، بنیاں بیبیاں فاطمہ نام دیاں

## لفظ فاطمہ دے معنی

لفظ فاطمہ بنیاں فطم وچوں، معنی فاطمہ دا ہے چھڑان والی  
 اپنے اتے دی اُمت نوں وچہ محشر دوزخ کولوں علیحدہ فرمان والی

کر کے دوزخ توں وکھ جُمدار اپنے، جنت وچہ مقامِ دیوان والی  
 اپنے رب توں، اپنی اولاد تائیں، دوزخ اتے حرام کروان والی  
 اپنے دشمنناں وچوں محبت اپنے کر کے وکھ گناہ بخشان والی  
 اپنے ویری تے آل دے دشمنانوں، مہتھیں وچہ جہنم گھلان والی  
 دنیا وچہ مصائب اٹھان والی، عاصی امت دی بگڑی بنان والی  
 سب توں بہلاں جہان دیاں عورتاں چوں، جنت وچہ تشریف لیجان والی  
 اپنی جان تے جھل کے دکھ لکھاں، بنے پور غریباں دے لان والی  
 صائم دواں جہانناں دیاں عورتاں چوں، اچے مرتبے تے اچھی شان والی

## لفظِ بتولِ دامت

کیہا جاندا بتول ہے اوس تائیں جیٹری پاک تے عصمت مآب ہووے  
 چن دے چن زانیاں وانگ جہدی، ہندی کدی ناں حالت خراب ہووے  
 ہووے حیض نفاس توں پاک جیٹری، جسدے اتے ناں کوئی عذاب ہووے  
 ہووے طاہرہ طیبہ پاک جیٹری، بلیا حور و اجس نوں خطاب ہووے  
 جسدے پھرے دے اتے پاکیزگی، تے رہندا عصمت ولسد نقاب ہووے  
 جسدے چادر دے پاک حجاب اتے پایا ہو یا تقدس حساب ہووے  
 پردہ جیہدا تقدیس دے فلک اتے، پاک دامت و آفتاب ہووے  
 کسے غیروں تکیاناں ہووے، ایٹھوں تیک پردہ بے حساب ہووے

ہر اک حال اندر مسجد و نوح آوے، جس نوں کپہا رسالت مآب ہووے  
مکدی گل صائم وانگوں عورتاں دے، جینوں ناناں کوئی اضطراب ہووے

## زہرا تے زاہرا دے معنی

زہرا کہندے تے اوس نوں لغت اندر چھٹری کلی تازہ نو بہار ہووے  
نام پاک اے آپ دا زہراوی، معنی زاہرا دا چمک دار ہووے  
زہرا اوہ اے سنگھن حضور جینوں، ٹوری مہک جسدی عنبر بار ہووے  
کہندے زاہرا اوس نوں ویجھ جینوں، چن چودھویں دائر مسار ہووے  
زہرا اوہ مستور اے کلی جبتوں، خوشبو منگدی جنت ادھر ہووے  
زہرا اوہ ہے عیس دی مہک اتوں، عنبر عود کستوری نثار ہووے  
زہرا اوہ اے مہکداناں جس دے، سارا مصطفیٰ ادا گلشن زار ہووے  
اوس چین دی ہندی اے کلی زہرا جسدی وچہ ناں اک وی خار ہووے  
اوس شجر دی زہرا اے کلی جس دا نام پاک محمدؐ محنت سا رہوے  
صائم زہرا دی شان عظیم اتوں، ہر اک کلی صدقے سو سو وار ہووے

## میدانِ قیامت وچہ خالون قیادی نشان

دن حشر دے رت نے فاطمہ دا کائنات نوں رتبہ دکھاونا ایں  
جھکری جانیگی دنیا تعظیم خاطر، جدھر جدھر وی زہرا نے جساونا ایں

کڑک دار آواز سے نال ہاتھ، اللہ پاک و احکم پچا و نا این  
 اکھاں بند کر لئو، نیویں نظر کر لئو، میر پیارے دی بیٹی نے آو نا این  
 حوراں ستر ہزار جتان دیاں، جھرمٹ آن کے زہرا نوں پاو نا این  
 بجلی وانگ ہونا پار ٹلپھرا طوں، قدم زہرا نے جدوں اکھا و نا این  
 بوہا جنت واکل جہان ناوں، پاک سیدہ پہلوں کھلا و نا این  
 پہلاں ساریاں توں جنت وچہ جاکے، ملکہ جنت دی قدم لکا و نا این  
 اپنے آئے دی اُمت لئی جا پہلوں، انتخاب سرکار فرسا و نا این  
 صائم حشر اندر اللہ پاک تائیں، جو جو چاہو نا سو ٹیو منا و نا این

## میدان محشر و چہ خاتون جنت دی شنقا <sup>سلام اللہ علیہا</sup> عت

اونار روز جس روز وعید دالے، یعنی حشر جس روز بیسا ہونا  
 جس دن کرسی عدالت تے رہے سچے، بن کے منصف ہر جلوہ نما ہونا  
 خون بھجا حسین دالے کر طعنا، حاضر زہرا در بار و چہ آہونا  
 لرزہ اللہ دے عرش نوں آجاناں نوں حشر و چہ حشر بیسا ہونا  
 بدلہ خون شہیداں دالین بدلے، پیش جدوں بنت مصطفیٰ ہونا  
 جو دی چاہویں اے دھتے محبوب دیے، جلدی دس ایہہ حکم خدا ہونا  
 جو دی چاہویں گی بلیگا اچ تینوں، جو دی منگیں گی اوہو عطا ہوتا  
 دنیا و چہ توں منیتیں رضا میری، پوری اناج ہے تیری رضا ہوتا

سُن کے حکم ایسے رب کریم دلوں، سجدہ ریزے خیرالنسا ہونا  
 سرسجدیوں چُک کے پھیڑ کے، ادبوں ہے زہرا لب کشا ہونا  
 میرے اے دی امت نون بخش مولا ایسے بدلہ اے سبتوں ہوا ہونا  
 فوراً زہرا کے صدقے دینا صائم، نبی پاک دی امت ہا ہونا

## قیامت دن پیدہ جداراں نوں جنت د اٹکٹ

زہرا پاک دی تہا دی دے وقت جیڑے پتر فلکاں تے طوبی اگر اے مسین  
 اللہ پاک دے حکم تھیں اوہ پتے، حوراں، ملکاں، علماناں اٹھائے مسین  
 اک دو جے نوں روز حساب تیکر تھئے حوراں علماناں پہنچائے مسین  
 صائم زہرا دی شان دکھلان بدے، خاص اللہ نے کرم کسائے مسین

## ایضاً

لگا حشر میدان تے اوہ پتر، عجب شان اندر نظر سی آونے نے  
 جدار جتنے ہوسن پیدہ دے، اوہناں تائیں اوہ پتر کپڑاونے نے  
 نام ہراک دا ہوسے کار قبیلنتے، آپے وچہ ہتھاں اوندے جاونے نے  
 ہوسن جنہاں دے ہتھاں وچہ اوہ رقعے، ایسے جنتیں اوہناں تے لاونے نے

بعض جنہاں دا پھوے گا ناں زہرا سیدھے وچہ جہنم چپا ونے نے  
صائم جیہاں دے حشر میدان اندر، مک زہرا دی مدح نے پاونے نے

سیدھے تے علی دے مسکران نال بجلیاں دا پیدا ہوتا  
سلام اللہ علیہا علیہ السلام

مستند روایتاں دے وچہ اوندا، جس دن قائم اے روز حساب ہونا  
اگ برے گی حشر میدان اندر، سوا نیزے اُتے آفتاب ہونا  
چمک نظراں توں جھلی ناں جاوئی ایس، آفتاب تے ایسا شباب ہونا  
ایس چمک وچہ چمکے گی اک بجلی، جس دی چمک تھیں سورج بتیاب ہونا  
پھکا پوے گا سورج دا حسن سارا، ظاہر جدوں جلوہ عالمتاب ہونا  
کی ہو یا ایہہ پئی چمکار کیسی، دلاں وچہ صائم اضطراب ہونا

## ایضاً

لو کی کہن گے سورج ایہہ کیہا چڑھیا، ہڑھ روئی دے کتھوں آئے نے ایہہ  
کتھوں پھٹے نے نور دے ایہہ سوئے، کدھز بجلیاں قص فرمائے نے ایہہ  
رضواں کہے گا سورج ایہہ نہیں چڑھیا، ناں ای بجلیاں جس چمکائے نے ایہہ  
بلکہ خوش ہو کے صائم کسے گلوتوں، زہرا، عسلی دونوں مسکرانے نے ایہہ



## واقعاتِ مبارکہ

دسویں ہجری دیوچہ صنورا کرم، قاصدوں بخبران گھلاوندے نے  
 دعوت دین دی اہل بخبران تائیں، تاجدارِ دو عالم پچاوندے نے  
 خطِ نبیؐ واہل بخبران پڑھ کے، اک روجے دے تائیں بتاوندے نے  
 کٹھے اوہنا ندے کل سردار ہو کے، ستھان جوڑ صلا حواں لکاوندے نے  
 کرے چل مناظرہ نال اوہناں، توں دین جو سانوں سکھاوندے نے  
 آخر چن بندے اپنی قوم وچوں، چوداں جنیاں دا وفد لبیاوندے نے  
 وچہ چوداں دے تن سردار سلیمین، زعم علم دا جیہڑے رکھاوندے نے  
 کرز، عبدالمسیح تے ابو حارث، نام وچہ تاریخاں دے آوندے نے  
 بڑی شان تے ٹھاٹھ دے نال آکے ڈیرا وچہ پینے دے لاوندے نے  
 مسجد نبویؐ وچہ پڑھی نماز اوہناں، قبلہ بیت المقدس بناوندے نے  
 منہ موڑ قبلہ مصطفائی ولوں، رخ چڑھدے دیول پرتاوندے نے  
 اپنی پڑھ کے مسیحی نماز آخر، نبی پاک دے کول آجاوندے نے  
 ہتھیں سونے دیاں پٹیاں انگوٹھیاں سی کپڑے لٹھی ٹھاٹھ دکھاوندے نے  
 کپڑے کھندے سی اوہنا ندے نال دھرتی، قدم نال تیکر ڈکاوندے نے  
 ایسے ای ٹھاٹھ تیکر دے نال آکے نبی تائیں سلام سناوندے نے  
 دتا کوئی جواب ناں نبی اکرم، رخ اوہناں توں بلکہ ہٹاوندے نے

کر رہے مخاطب حضور تائیں، اگوں کوئی جواب ناں پاوندے نے  
 آخر ہوا یوس حضور ولوں، نکل باہر مسیت توں آسوندے نے  
 عبد الرحمن بن عوف، عثمان حضرت، اگوں ملے تے آن بتلاوندے نے  
 لکھ کے خط می سدیا تساں آپے سارے قصے دتا ئیں دہراوندے نے  
 تہاڈے نبی ہن گل دی نہیں کردے، سامحتوں پئے اعراض فرماوندے نے  
 تیس دسوہن رہیے، کہ چلے جائیے؟ آخر گل نوں ایٹھے مہکاوندے نے  
 باب العلم حیدر آوندے چراں تائیں، اوسے جگہ تشریف لیاوندے نے  
 حضرت عبد الرحمن، عثمان دونوں حضرت علی نوں را پچھاوندے نے  
 لاہ انگوٹھیاں، بدن لباس اپنا، علی کھول کے مڑ سمجھاوندے نے  
 ایہو وجہ اے ہو نہیں گل کوئی، مشکل حل حیدر کروکھاوندے نے  
 سن کے حیدری رائے عیسانی فوراً، اپنے جا لباس بدلاوندے نے  
 کپڑے پاساڈے، لاہ انگوٹھیاں نوں، پھیر آن سلام پچھاوندے نے  
 ہن دی وار حضور جواب دتا، نا لے اوہنا نمونوں کول بھٹاوندے نے  
 کیوں نہیں دتا سی اگے جواب صائم، مہر حیدر دی گل تے لاوندے نے

تے  
 ریشمی لباس سونے دیاں انگوٹھیاں دی مذمت

کھا کے اللہ دی قسم حضور اکرم ایہہ فرمان کیتا عالی شان، بیسی  
 پہلی وار جد آئے سو تیس ایٹھے، مال تساندے آیا شیطان بیسی

سوچو مسلمانوں ایسے عمل اندر داتا سبقتی کی ساڈے سلطان ہیلی  
 بندناں غیراں گفتگو کر کے، سانوں کی دسیا مہربان ہیلی  
 چادر کافراں تھلے وچھا دینی، جسدے خلق دا خاص نشان ہیلی  
 رُخ پھیر لیا صائم کیس گلوں، او سے ای خلق عظیم دی کان ہیلی

## مقولہ شاعر

پہلی گل سی! ریشمی کپڑے سن، نفرت جہنانتوں میری سرکار کیتی  
 دو جانیواں لباس سی گٹیاں توں، پھٹریا وجہ توں نہیں سی گفتار کیتی  
 تیجا سونے دیاں پائیاں انگوٹھیاں سی، ایہوی ہیلی عسایاں نے کار کیتی  
 ساتھی بنے شیطان دے، اوہ سین، تیریاں گلاں سی مٹی خوار کیتی  
 تیرے گلاں نے انج پسند سانوں، نفرت جہنانتوں رتدے پار کیتی  
 صائم کیتا سی منع حضورِ حجتوں، اساں اوہو پسند رفتار کیتی

## اہلِ بحران دا حضورِ نال منظرہ

دقی دعوت اسلام دی نبی سرور، پھیرا وہتاں نوں کرم کما کے تے  
 سن کے نام اسلام دا بخت ہیلی، اوہتاں شروع کیتی تلمسلا کے تے  
 پچھیا اوہتاں تے حضرت مسیح ولوں، آقا کھیا جواب سنا کے تے  
 ربدے بندے پیغمبری برگزیدہ، آکے رُب کو لوں شانناں پا کے تے

اک نے کہا کہ عیسیٰ داباپ ہسی؟ نہیں! کہا سوہنے مسکرا کے تے  
 نہیں باپ تے ہن مخلوق کیوں، کہا اوس دلیل لیا کے تے  
 نازل آت حضور تے رب کیتی، جبرائیل دے تائیں گھلا کے تے  
 جبرائیل نے پیش ایہہ آت کیتی، ادب نال سلام پچا کے تے  
 کول رب دے عیسیٰ دی مثل اینویں، بیویں مٹی دے وچوں بنا کے تے  
 حضرت آدم نوں کیتا سی رت پیدا، صرف کن والفظ فرما کے تے  
 کچے پے عیسانی دلیل سن کے، لگے کرن سوال گھرا کے تے  
 وچوں ڈرے، اتوں جھگڑا رہے کر دے، سوہنے نال صائم اہدالا کے تے

## عیسائی مذہبی شکست

بڑا علم داناڑ تے مانے کے، جھگڑا آئے سی کرن حضور دیناں  
 پتھا مذہب عیسانی بنان خاطر پھر دے رہی پہلاں غرور دیناں  
 مینیں ہار دل نے جھگڑا رہے کر دے، اپنے ناقص تے پست شعور دیناں  
 دے تے ہنیں جواب حضور سارے، پورا پورا کتبوت دے نور دیناں  
 لا جواب نصرانی ہو گئے آخر، دے کرن کی ہمسری طور دیناں  
 آخر لگے فریب چلاؤن صائم، کور عقلی تے ذہنی فتور دیناں

## آیت مہابہ انزل

دلوں ہار کے دی اتوں ہے کرے، گلڈاں گل عیسائی الجھان سے لئی  
 اڑی جاوندے سی اینویں جھوٹھ اٹے، اپنے مذہب نوں سچا بتان دے لئی  
 لیکے ربی فرمان خبری آئے، لعنت جھوٹھیاں دے اُتے پانڈے لئی  
 کر جھوٹا مہابہ نال ایہناں، سچے جھوٹھے دا فرق بتان دے لئی  
 بیٹھے عورتاں تے اپنے نفس لیکے، ڈکا حق دا آدو جان دے لئی  
 ایہہ دیکھے آون گھرے جی اپنے صائم جھوٹھ تے بیچ ازمان دے لئی

## مہابہ دی تاریخ و التعمین

آئی آمت تے کول نصرانیاں دے، کھلی والے اعلان فرما دتا  
 کر کے وقت مقرر تے جگہ ساری، اگلے روز تے معاملہ پا دتا  
 اپنے ڈیرے ول گئے عیسائی مہینہ ہاک نے دو جیاں تائیں سنا دتا  
 لگدا سچا اے مینوں رسول عربی، غلط قدم ہے اسان اٹھا دتا  
 اسیں تے ناچیزاں! نال غلطی، مسکتا نال پہاڑ دے لا دتا  
 بنی نال لانی جیہڑی قوم طکر، اس وارب نے بھٹھا بھٹھا دتا  
 انتخاب صائم اودھر ساکتیاں دا، سی فرما شاہِ دو سرا دتا  
 زہرا علی تے حسن حسین تائیں، سی اعزاز رب کب دتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
حضور و لوں مباہلے و چہ شابل ہوں والے

رہے پاک فرمان تے عمل سہی، کھلی والے رسالت مآب کیتا  
اپنے ساتھیوں نون نال کھڑن والا، کم نبی سوہنے لاجو اب کیتا  
بیٹے حسن، حسین تے دھی زہرا، تالے علی داسی انتخاب کیتا  
ایہہ بن میرے اہل بیت مولا، در خالق تے عرض جناب کیتا  
پنجتن چلے مباہلہ کرن خاطر، حکم جیویں سی رب الارباب کیتا  
پنجتن پاک دے قافلے پاک تائیں احکام قدسیاں پیش آداب کیتا

## پنجتن پاک واقفہ

اللہ اللہ اوہ منظر سبحان اللہ ازل کے پنجتن پاک پئے جاہے نے  
اہل بیت اطہار دے قافلے دی، کھلی والے قیادت فرماہے نے  
پھر کے انکلی تائے دی ہتھ اندر حضرت حسن پئے ناز دکھلاہے نے  
گودی چمک حسین محبوب اپنا، کھلی والے تشریف لیجاہے نے  
زہرا مار بکل ہے وچکار جانڈی پچھے علی تشریف لیاہے نے  
قدم پاپ دے تے زہرا قدم رکھے اتے مرتقلے قدم ڈکارہے نے  
نقش قدم اپنی بیٹی لاڈلی دے، دھرتی کوون حضور رکھارہے نے  
رکھ کے زہرا دے قدم تے قدم حیدر نقش دنیا دی نظروں بچارہے نے

قدم قدم گئے تھوڑا کرن سجدے پر راہرواں وچہ ملک پھارہے نے  
 پر دیدار جاندی دیکھ وچہ پردے، ملک اٹہاں ناں سیس اٹھاہے نے  
 منگساں جدروں دُعا آئین کہناں، اپنی آل توں بنی سمجھاہے نے  
 منظر ویکھ صائم توری قافلے دا، دل نصر نیا بندے لڑے کھالہے نے

## پنختن پاک دُعا قافلے ویکھ کے عیسا نیاندی حالت

پنختن پاک دُعا ویکھ کے قافلے نوں، دل نصر نیا بندے لڑے کھان لگ پڑے  
 کس دی طاقت مباحلہ کرن دی سی تھاؤں تھائیں سارے ڈگر کان لگ پڑے  
 کر دیئے انکار مباحلے توں، اک دوسرے تائیں سمجھاں ان لگ پڑے  
 صائم شروع مباحلہ نہیں اچھے ہو یا، کنیق پہاؤں عیسانی کتر ان لگ پڑے

## ایضاً

کہن اک عیسانی سردار اٹھیا، اپنے ساتھیاں تائیں گھبرا کے تے  
 ساڈے نال مباحلہ کرن خاطر، جیڑے بوک کھلوتے نے آ کے تے  
 بیٹوں نظر اوندانگ دین کہ ہر جے دُعا ایہہ ہتھ اٹھسا کے تے  
 اپنی جگہ نوں چھڈ پھاڑھاوے وانگ لکھاوے کنی کھسا کے تے  
 توری پنختنی کافر توں نظر آیا، لرز گیا سی نظر اٹھسا کے تے  
 اپنے جیہے اچ اوہناں نوں کہوے امت چڑھکے منبریں تیاہوں ہلا کے تے

خاندان نبوت سی نور سارا، دسیا جگ نوں جہناں چمکا کے تے  
حق بیخ دی ہوئی سی جیت صائم، باطل نسیا منہ دی کھا کے تے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عیسایا نڈا مہا لے توں انکار تے حضور دارِ ایشاد

اسخمن کے ہار مہا لے توں، کرا انکار سی دتا نصرا نیاں نے  
اہل بیت اطہار دے قدم چمے، کامیا پیاں تے کام نیاں نے  
پر دپدار دے پر دے دی لاج کھی، اللہ پاک دیاں مہربانیاں نے  
رحمتِ عالم نوں لعنت نہیں یوں دتی، ظاہر کیتیاں تے نشانیاں نے  
کتے راز مہا لے وچہ سہین، عقلاں ڈبیاں وچہ حیرانیاں نے  
کھلی دالے اعلان فرما دتا، قائم میریاں سد اسلطانیاں نے  
ساڈے نال مہا لہ کرن دیاں، ایہناں کیتیاں سخت ناوانیاں نے  
لعنت ایس جے ایہناں تے پادیندے پھیر نوں پناہی خسرانیاں نے  
ایہناں اُتے برساوئی اگ سہی، دھرتی والیاں تے آسمانیاں نے  
باندر اتے خدیبر ایہہ بن جانے، ہونا عرق سی ایہناں نجرانیاں نے  
مڑ دے شجرتے طائر لاک مہندے، نازل ہو ویاں سی قہر انیاں نے  
مٹ دے کل عیسائی تے ختم صائم، ہونا ہے سی تثلیث دے بانیاں نے



# مقولہ شاعر

جیویں کیتا ارشاد سی نبی سرور، بیشک نازل سی اونویں عذاب ہوتا  
 عیسائیت جہان چوں ختم ہندی، اللہ ولوں سی ایسا عتاب ہونا  
 نبی جانے سن اج نجرانیاں نے، ہلسی جیویں فرار شتاب ہونا  
 اے پر ایس مہا ہلے دی شان اندر کیاں رازاں نے سی بے نقاب ہونا  
 اہل بیت دی ہوئی کسی شان ظاہر، آل پاک داسی انتحاب ہونا  
 زہرا تائیں قرآن کریم اندر "تَسَانُدًا" ہے سی خطاب ہونا  
 "اَبْتَاعَنَا" احسن، جین اتنے سی اطلاق عالی لا جواب ہونا  
 "الْفُسْنَا" توں مولا علیؑ ہے سی، خاص جان رسالت کاب ہونا  
 بیٹے کہنا حسینؑ نوں نبیؑ ہلسی، جان نبی دی سی یو تراب ہونا  
 آل نبی دی شان نے جگ اتے، ظاہر سی مثل آفتاب ہونا  
 دسیا نبی پختن دیاں دشمنان تے، ظاہر آگ دا ہے سی سیلاب ہونا  
 کیویں عرق ہونا ہلسی دشمنان نے، پیدا کیویں ہلسی انقلاب ہونا  
 ہن وی پختن پاک دے دیریاں دا ایسے طرآن اے خاتہ خراب ہونا  
 صائم جیے محبتاں نوں حشر اندر، ناں کوئی بچھ ہونی ناں حساب ہونا

# اہلبیتؑ کی محبت واجب ہے

کس کی طاقت ہے کہ یہ بیان ثناں، اہلبیت رسول مختار دیوں  
 حب جنہاں کی امت تے ہوئی واجب، شاہدین حدیثاں سرکار دیوں  
 جنہاں واسطے ہیں مخصوص ازوں، سبھے نعمتاں پروردگار دیوں  
 نازل جنہاں کی شان دے مہم ہوئیاں، آیتاں پاک کلام ستار دیوں  
 قبضہ جنہاں داباغ جنان اتے، حدان جنہاں تے نہیں اختیار دیوں  
 بھکیاں رہن عقیدت دیتاں صائم، دھوناں جنہاں تے آگے ستار دیوں

## سِفِیْنَةُ نُوْحٍ

عترت اتے قرآن نوں چھڈیوناں، کہیا امت نوں نبی سنا کے تے  
 اہلبیت وادسیا حق نالے، یاد اللہ دے تائیں کرا کے تے  
 اپنی آل واپہلوں شفیع بنساں، دسیا غیب واپردہ اٹھا کے تے  
 اپنی آل کی نبی تے مثل دسی، کشتی نوح کی مثل فرما کے تے  
 اہل بیت دے بیڑے تے جو چڑھیا، لگا پار کناں تے جسا کے تے  
 ایس بیڑے دا چھڈیا ساتھ جنے، ہو یا غرق اوہ ٹھوکران کھا کے تے  
 اہل ارض لئی ہیں امان تارے، غرق ہونوں جو رکھن بچا کے تے

اُمتِ نبویٰ امان ہے آلِ میر کی، اختلافِ جود سے پڑا کے تے  
 ٹولہ اوہ ابلیسِ دا بنے ٹولہ، جھگڑا ایناں تھیں رکھے جو پیا کے تے  
 دشمن آلِ محمد زے بنے جہڑے، گئے دونوں جہانِ نجا کے تے  
 حُبِ آلِ محمد دی جھڈ دی اے ڈیرے جنتِ وچہ آخر لوا کے تے  
 اُس دے عملِ ناناں دین کے کم جہڑا، حق آلِ دا بیٹا دبا کے تے  
 میر کی اوہناں نال تنگ اے نبیٰ کہیا میر کی آلِ تھیں ٹرن جو آ کے تے  
 صلحِ میر کی اے اوہناں دے نال اے جہڑے رکھن اہناں نال بنا کے تے  
 عقربِ ازماش سے ہو جانی بنی پاک تے کہیا سمجھا کے تے  
 میر کی آلِ دادیناں اے ساٹھ کھٹیرا، ویچھ لیناں اے رے ازما کے تے  
 دیسی بیٹوں تکلیف جو آلِ ولوں، میرے کل احسان بھلا کے تے  
 سخت اوس تے اللہ دا غضب ہو سی میر کی جان نوں کھچا کے تے  
 دنِ حشر دے ٹٹن کے نسب سارے، بیٹھارتِ عدالت جلا کے تے  
 رہی قائم محمد دانبِ صائم، رتبہ دائمی رت توں پا کے تے

## اہلبیتِ دی شان

اہل بیتِ دادسن مقامِ لگیاں، دھوڑاں جانڈیاں اڈا نوکار دیاں  
 کردا اے آپ تعریفیاں خدا سچا، بنی پاک نے پاک پروار دیاں  
 صدقہ جہاندے پلدا اے کل عالم، شانناں اچیاں پاک دربار دیاں

ہوون پوریاں جہنم اندے دراتوں، لوڑاں ساریاں گل سنسار دیاں  
 خاطر جہنم اندی چمکدے ہین تارے، نشاں جہنماں لہی گیسو کھلا دیاں  
 بدلے جہنم اندے سورج طلوع ہندا، آدن جہنماں لہی زُناں بہار دیاں  
 کرناں جہنماں لہی چین برساوندکے، سوران جہنماں لہی جنت سنسار دیاں  
 جہنماں شاہی وجہ فخر قبول کر کے، گلاں دستیاں کھول اسرار دیاں  
 راضی جہنماں تے رتِ علیم ہويا، ناپاں جہنماں رضاواں غفار دیاں  
 کرم جہنم اندے امت تے کرتیاں تے ختم تیزیاں بھڑکدی تار دیاں  
 غنچے چمکدے تے کلیاں ہماک بہیاں، خاطر جہنم اندی خلد گلزار دیاں  
 جان اپنی جہنماں نوں نبی کہیا، خداں جہنماں تے ختم پیار دیاں  
 حُب جہنماں دی جنت دے دُچہ لاجاں جہنمانوں ہین جُدار دیاں  
 بُغض جہنم اندا کھڑو اے دُچہ دوزخ، گلاں سچیاں سچی سسرکار دیاں  
 ایس کشتی تے جہڑا سوار ہويا، اوستوں لہجیاں نعمتاں پار دیاں  
 آں نبی شفاعتاں کرنیاں تے صلح جیہے پاپی اوگنساں دیاں

# اہل بیت تطہیر

پنجتن پاک دی شان کوئی کی دسے، خاص جہناں تے رب احسان کیتا  
 پنجتن پاک دی شان عظیم اندر، نازل ہے مقدس قرآن کیتا  
 کر کے پاک مولا دو جہاں وچوں، وکھرا مصطفیٰ دا خانہ ان کیتا  
 اچا دے رتبہ اول روز توں امی؟ گھڑی گھڑی زیادہ اے شان کیتا  
 ام سلمہ نسر کار دے گھراک دن، ڈیرا سی شاہ دو جہاں کیتا  
 کھلی والے دی خدمت دیوچہ ادبوں، جیرا ایل سلام سی آن کیتا  
 بعد ادب تعظیم حضور اگے، خطا ہر رب دا پاک فرسان کیتا  
 کراں پاک تیرے اہل بیت تائیں، کھلی والیا احکم رحمان کیتا  
 دتا ہنسی عظیم اعزاز مولا، شکر رب دا بنی سلطان کیتا  
 ہوئے ہین کماں مسرور آقا، پیدا خوشیاں دارت سامان کیتا  
 رب اعظم عظیم داشت کر کے، اہل بیت دل نبی دھیان کیتا  
 روز ازل توں ہوئی سی وند جہیری، عمل اوس تے بنی ذیشان کیتا

## حضور کی اہلبیت اطہار واسطے دعا

علی، فاطمہ، حسن، حسین، تائیں، سدیا سوہنے نے کرم فرما کے تے  
 کیتی عرض رب دو جہان اگے، چارے ای کھلی دے وچہ چھپا کے تے  
 ایہہ بن میرے اہلبیت مولا، کر دے پاک توں کرم کما کے تے  
 ام سلمہ، ایہہ ویکھ عجیب منظر آئیاں کول سن قدم اٹھا کے تے  
 کر لئو بیٹوں وی وچہ حضور شامل، ظاہر کیتی ایہہ خواہش سی آ کے تے  
 اپنی جگہ ادا تئیں او خیرا تے، کہیا نبی سوہنے مسکرا کے تے  
 پنجتن پاک تائیں پھر پاک کیتا، مینہ رحمت دارت بد بسا کے تے  
 ازلی پا کاں وی کیتی تطہیر صم، مولا دنیا دے تائیں دکھا کے تے

## آیت تطہیر و ائشان نزول

آیت آئی سی شان ازولج اندر، سوہنے ہور دا ہور بنا دتا  
 کھلی والے دا چھٹراں جی چاہیا، او سے طراں امی کر کے دکھا دتا  
 اپنی کٹی محنتاری دا بنی سرور، کائنات تے سگہ جسا دتا  
 کیتا رب نے او ہولیند! جیویں، کھلی والے نے عمل کما دتا  
 اہل بیت اپنی کر کے دکھ سوہنے، حیرت وچہ زمانے نوں پا دتا  
 اہل بیت وچہ حیدر نوں کر شامل، کر عظیم اعزاز عطا دتا

کوئی کچھ کہند، کوئی کچھ کہند، ایویں گل نون لوکاں ودھا دتا  
 پیکے وچہ تعجیساں، جھگڑیاں دے، سدھی گل دے تاپیں اُلجھا دتا  
 حریاں پاک رسولِ کریم دیاں اہل بیت نہیں! کسیاں سنا دتا  
 کسیاں آنتِ تطہیر دا گل مقصد، مایاں پاکاں دے نام ای لا دتا  
 اصل گل اے گھلی جد آنتِ رب نے رُخ ایہدا حضورِ بد لا دتا  
 زہرا، علیؑ تے شہر، شہیر تائیں، اس دے لیٰ مخصوص فرما دتا  
 شارع ہوتا نبوت دا ہے خاصہ، اپنا نبیٰ مقام سمجھا دتا  
 لگی مہر ہے او سے تے اے صلہ، کر جیویں شاہ دوسرا دتا

## آنتِ قرابت

اہل بیت دی نشان بیان کرناں، کدوں طاقتاں ہین انسان دیاں  
 زہرا، علیؑ، حسین دی نشان اتے، شاہد آنتاں ہین قرآن دیاں  
 حُب جنناں دی واجب اے مومنناں تے، حدان لہن ناں جنہاںکے نشان دیاں  
 زہرا، علیؑ تے زہرا دے بیٹیاں توں، سداں مومنواں ہین ایساں دیاں  
 گھلی آنتِ قرابت حضور اتے، ویجھو بخششاں رب رحمان دیاں  
 جنت نو ووصاں رمضان سمجھ کے تے اللہ پاک دے پاک فرمان دیاں

# حضرت دارکون نے! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھٹی آنت مودتہ فی القنہ جی، اللہ پاک نے کرم کہا کے تے  
 کہدیو محبوب جہان تائیں، میرا خاص فرمان سنا کے تے  
 میں جو کر دابلیغ ہاں تساں تائیں، اصدی جان دے اڑاٹھا کے تے  
 کوئی منگدا ابر نہیں تساں کو لوں، رستہ حق داسد دعا و کھا کے تے  
 اکو چیز میں تساں توں چاہو ندا ہاں، ایناں لطف احسا کما کے تے  
 حُب میری قرابت دے ناں رکھو، ادبوں رکھیو نظر اں جھکا کے تے  
 قرابت میری دا کر پو لحاظ پورا، گردن رکھیو سدا توا کے تے  
 چتیا میرے احساناں دا رکھیو جے، بہہ جانو ناں کتے بھلا کے تے  
 لکھی ایہدی تفسیر مفسراں تے، شاندار اسناد بسا کے تے  
 پچھیا بنی دے کو لوں صحابیاں تے، مطلب آنت دا او بجا کے تے  
 آقا کہناں تے ہوںے اطلاق اسدا، دسوسا نوں وی ڈا سمجھا کے تے  
 حُب ساڈے تے کیتی اے کئی واجب، کہناں تائیں قرابت ٹھہرا کے تے  
 زہرا، علی، نے حسن، حسین چارے، کہیا تھی ارشاد فرما کے تے  
 صائم جیہاں نے جنت دے وچہ جانا، حُب پختن رہبر بنا کے تے



## محبتِ اہلبیتِ دی سنان

ابن عربی قرابتِ دی آنت والی، پہلوں پوری تفسیر فرما کے تے  
ظاہر اپنا عقیدہ کمال کیتا، شاہدِ پاک حدیثاں بنا کے تے  
نبی پاک نے پاک ارشاد کیتا، اپنی آل دارُتہ سنا کے تے  
حُب آلِ محمد وچہ مرن والا، مرداے بخشش و اٹکٹ کٹا کے تے  
مرداے کابل ایمان تے نال توبہ نالے رتبہ شہادت داپا کے تے  
عزرائیل بشارتِ خلد دیتا، آخر وقت اتے اوہنوں آ کے تے  
وچہ قبر! بشارت نے پھیر دیندی، اُس نوں منکر کیر بھلا کے تے  
پنجتنِ پاک دے اوس محب تائیں، دتی جائیگی جنتِ سبحا کے تے  
گھر شوہر دے جاندی اے جیویں دلہن، خوب ہار شنگار لگا کے تے  
کھولے جانے دے جنت دے دوہوسے، اوہدی قبر فراخ کروا کے تے  
زائرین دے فرشتے زرحمنانے، اوہدی قبر منور تے جا کے تے  
سنت و الجماعت تے فوت ہندا، صائم بخشش دی سنت لکھو کے تے

آل محمد و بنیال تغیب کھن والا کافر ہو کے مرداے  
 اس حدیث رسول دیوچہ آیا، باقی واقعہ عجب کمال دالے  
 اپنی آل مقدس سے دشمنوں کے حکم مدنی بمیشال دالے  
 مرداے دیوچہ جو لغیب لیکے، طیب طاہر محمدی آل دالے  
 اوہدیاں اکھانے موسیٰ و چکار لکھیا، ایہہ پوس رحمت ذوالجلال دالے  
 دشمن آل دامرے مردود ہو کے کافر کوئی تاں اوسدے نال دالے  
 یعنی جنت دی نہیں خوشبو ادھنوں، رہتا اوس تے تبت زوال دالے  
 دشمن آل محمد داجائے جنت، ایہہ تے صیغہ ای امر خال دالے  
 صام آل رسول دا پھرو دامن، لکھ نہیں فائدہ قبل و قال دالے

در بار رسالت و چہرنت سلیمان کی شامی دائد کمرہ  
 سلیمان پیغمبر دا واقعہ سی کسی دالے نے اکدن بیان کیتا  
 اپنی بیٹی دا جدوں نکاح نہیں، ربے نبی حضرت سلیمان کیتا  
 جڑیا ہیریاں نال داماد تائیں، پیش تاج نہیں عالیستان کیتا  
 بیٹی تائیں عظیم جہیز دے کے بادشاہوں نوں نبی تعمیر کیتا  
 منہ دے تے سی کھول خزانیاں دے، شاہی خرچ سی نبی سلطان کیتا  
 دے کے دولتوں نال داماد تائیں، مال مال اسدرا خاندان کیتا

سنت لعل سن بیٹی دی وچہ جی، گھروں باپ نے جدوں روان کیتا  
 مکدی کل سہم ہراک شان اندر، سی امارت داطہ ہر نشان کیتا

## سیدہ کول واقعہ بیان کرنا

قصہ سن بنت سلیمان والا، گھر دے دل سی شیر خدا آیا  
 ظاہر و بچہ کے ذات سے جلو یا نوں، مسدقے کولوں مرتضیٰ آیا  
 عین نور کولوں نور عین آیا، مہ لفت کولوں مہ لفت آیا  
 قطرہ بحر کولوں، بوہا شہر کولوں، ہم نوا کولوں ہم نوا آیا  
 نجات جدار دو جہان کولوں، علی تاجدار ہل اتے آیا  
 نور، نور کولوں، موسیٰ طور کولوں، بے ریا کولوں بے ریا آیا  
 شاخ شجر کولوں، فرع اصل کولوں، با صفا کولوں با صفا آیا  
 گوہر صدف کولوں، فقر، فقر کولوں، استغنا کولوں استغنا آیا  
 بلبل پھل کولوں، بزم بھگد کولوں، پیشوا کولوں، پیشوا آیا  
 عشق حسن کولوں، نارا مہر کولوں، بے بہا کولوں بے بہا آیا  
 ویر، ویر کولوں، طالب پیر کولوں، خوش ادا کولوں، خوش ادا آیا  
 شمع حسن سے کولوں، پتنگ عاشق، رہنما کولوں رہنما آیا  
 راہی چیم کے منزل سے پیر آیا، نور نور توں نے کے ضیا آیا

زہرا کو ادہ آکے بیان کیستا، قصہ سن کے جو مشککٹا آیا  
پریشان ہوئیاں زہرا سندیاں ای، صائم طبع نے فکر سوا آیا

## حضرت سلیمان کی صاحبزادی و جہیز دا سیّدہ کے اثر

دل سیّدہ، زاہدہ، زاہرا دا، ایس واقعہ نے پریشان کیستا  
دل وچہ آیا خیال کہ مرتضیٰ نے، شاید ایسا نہ ہووے گمان کیستا  
سی داماد تائیں او دھرتاج تریں، پیش نبی حضرت سلیمان کیستا  
نالے دولتاں مال غلام دے کے، سی داماد دا اچان نشان کیستا  
دھی دی جتی وچہ سرت سی لعل لائے، بیٹی تائیں جد گھروں روان کیستا  
شان و شوکت دا ناہر سامان کر کے، جہیز اکھ کیستا عالیشان کیستا  
ایدھر باپ میرے حضرت علی تائیں، پیش کوئی دی نہیں سامان کیستا  
حالاں میرے ای باپ دینال صدقے، سلیمان دارت نے نشان کیستا  
شان و شوکت تے جاہ و جلال دے کے، جن وانسوائے حکمران کیستا  
سلیمان کی اے دو جہان تائیں، فیضیاب میرے ابا جان کیستا  
میرے باپ عظیم دے لئی بلکہ، پیدا اللہ نے گل جہان کیستا  
ساڈے خادیاں، نوکراں دا ج اندر دے کے دولتاں پورا ارمان کیستا

بے عجیب قصہ ساٹے و منجِ حے، فقر و فاقہ اے رحمان کیتا  
 بیٹوں چکی مشکیزہ عطا صائم، داج و نوح والد مہربان کیتا

## حضرت سلیمان <sup>علیہ السلام</sup> دی صاحبزادی جنت و نوح زہرا دی باندی

ایہناں فکر اں خیالاں دی نوح زہرا، بیٹی پاک شاہ دو جہان دی سی  
 او دھرات توں نیندروں اکھ لگی، جت درم تفسی اشیر نیردان دی سی  
 جنت و چہی ڈٹھا اک تحت زریں، کوئی حدناں حسین می شان دی سی  
 پاوے مہین زمر دتے ہیریاں دے ہراک باہی یا قوت مرجان دی سی  
 مہین تحت تے جلوہ افروز زہرا، شان عجب ملکہ عالی شان دی سی  
 حوراں بانڈیاں وانگ چو طرف کھلیاں، بدھی ہوئی ہراک فرمان دی سی  
 لڑکی اک کماں حسین اوتھے، دودھ حوراں توں حور جنتان دی سی  
 بار، بار تکے چہرہ فاطمہ دا، بانڈی بنتِ حبیب رحمان دی سی  
 منتظر اوہ زہرا دے حکم دی سی، اٹھی نظر جاں شاہ مردان دی سی  
 ہے ایہہ کون؟ پچھیا جیڈر! فاطمہ توں، بیٹی دسدی نبی سلطان دی سی  
 اوہو ای ایہہ بیٹی سلیمان دی اے، شاہی سنی جس عالی نشان دی سی  
 کھلی اکھ فور اوستی گل صائم، جیڈر، زہرا نوں خواب دیشان دی سی

# بنت رسول قاطمہ بتول واپردہ

ہر اک طرفوں عظیم تے شان عالی، جیویں بنت حبیب خدا دالے  
 ایسے طراں ای پرے دی حدتے وی، قدم پاک بنت مصطفیٰ دالے  
 زہرا پاک دی پاک بے داع چادر، سبق عورت نوں و تاحیا دالے  
 پردہ عورت داسب توں عظیم گہنا، خاص درس ایہہ خیر النساء دالے  
 اک دن اک سوال اصحابیاں توں، لڑا چھدا عرش علی دالے  
 سب توں بہتر ہے عورت لئی چیز کھٹری، ایہہ سوال شاہ دوسر دالے  
 چپ لے مے اصحاب رسول سارے، نکتہ کھلاناں راز اخفا دالے  
 دیار زہرا نوں عسلی نے گھر آکے، جو سوال شاہ انبیا دالے  
 و تاہیسی جواب کمال زہرا، کناں علم زہرا باصف دالے  
 عورت غیر اول تکے ناناں غیر استوں، ایہہ جواب جامع بیاد دالے  
 مشکے زہرا دے کہوں جواب فوراً، تا جب دار آیا مھل آئے دالے  
 کھلی والے نوں آن کے دس و تا جو جواب زہرا باوفا دالے  
 بیٹی ولوں مدلل جواب سن کے، ہو یا حکم ایہہ شمس الفی دالے  
 کیوں ناں زہرا دعا عالی جواب ہندا، لکھڑا قاطمہ میرے اجزا دالے  
 اک لکھی جھٹی گل دے وچہ زہرا، پتہ دستیا فہم و ذکا دالے  
 ناں عورت دادس مقام و تا، کتاں پردہ ضروری اعضا دالے

غیر اول تاں عورت دی پورے جھاتی، ایٹھوں تیک پر وہ انتہا دے  
 ناں ای اول عورت غیر مرد دیکھے، در کس عورتاں دی رہنما دے  
 مرض ودھی اے تاہمیں بے پردگی دی پھیندے رہیا ناں نسخہ شفا دے  
 چھٹکے زہرا دی سنت نوں بیہیاں نے کم پھڑپھڑا کٹی ادا دے  
 پردے داریاں دے پردے چاک کر کے، انڈیا فرنگی ہو ادا دے  
 کرے فضل اپنا اللہ پاک سہم، ہن تے وقت بس ایے نفا دے

## اسلام دی بیٹی دی حالت

زہرا پاک جو عورت نوں سبق دتا، اچ دی عورت نے بالکل بھلا چھڑیا  
 گہنا پردے دایا جو ایس نوں سی، اس نے گھٹے دے وچہ لہا چھڑیا  
 ماسہ غیرت اسلامی نہیں رہن دتی، ایسا دانہ فرنگیاں پا چھڑیا  
 تار عام اسلام دیاں بیٹیاں نوں، کر کے تنگیاں ایہناں نچا چھڑیا  
 تنکا چہرہ تے رہ گیا اک پاسے، ایہناں بہروں و دپڑے اڈا چھڑیا  
 بلکہ جسم دا ہراک اعتنا ایہناں، غیر تحسراں تائیں دکھا چھڑیا  
 پاکدامنی دا امن چاک کر کے، بے غیرتی نوں سینے لہا چھڑیا  
 بیٹی باپ توں ذرا نہیں شرم کھاندی، مانواں دھیاں وار دھڑیا چھڑیا  
 اپنے دوستاں تائیں ملان خاطر شوہر بیوی دا پردہ چڑکا چھڑیا  
 گھر دے نور کی چراغ نوں ظالماں نے پھڑکے محفل دی شمع بنا چھڑیا

بیش قیمت ناموس کے موہیا نتوں، گندری نالی کے اندر روٹھ چھڑیا  
 عصمت عفت تقدیس دیاں رانیاں دا، رتہ گولیاں نالوں گھٹا چھڑیا  
 برے وقت نے زہرا دیاں بانڈیا نتوں، زریبا، نغمہ ہسرت بنا چھڑیا  
 عورت تائیں اس گندے معاشرے نے پھڑکے رستے جہنم کے لا چھڑیا  
 کھڑکے وجہ کلباں تے سیمیاں کے عشق بازی واسطے سکھا چھڑیا  
 کلا کلا ہوئے جس چوں انگ ظاہر، ایسا ننگا لباس پہنا چھڑیا  
 اس دیونج وی تنک نہیں عورتاں نے، خود سے اپنا مقام گوا چھڑیا  
 اے پر مرداں واسطے فتنور بہتا، جہناں عورتوں راموں ٹھکا چھڑیا

## اسلام دی بیٹیوں مشورہ

غیاں مشکل کی بلکہ محال ترے، بچپنا ایس زہریلی ہوا کو لوں  
 ایہہ وی سچ اے بچپنا ہے بہت مشکل، ایس فیشن وی دلکش بلا کو لوں  
 ایہہ وی سچ اے، الی شیطاں جاوے، ساناوں دور راہ مسطفے کو لوں  
 اے پر ایس ماحول دچہ بچن والے، شانناں پاؤن گے رب العلیٰ کو لوں  
 بھلنا سبق نہیں چاہی دامو منانوں، ملیا جو احمد مجتبیٰ کو لوں  
 چیتے بیبیاں نوں رکھتا چاہی دے، ملیا درس بو شہر النساء کو لوں  
 مسلماناں دیو بیٹو واسطے جے، بچ جاؤ فیشن وی گندری دبا کو لوں  
 اپنی منزل مقصود واپتہ بچو، زہرا پاک اپنی راہتھا کو لوں



جنت بیوی دی شوہر دیاں وچہ قدیاں، کر لئو بھاویں تصدیق علما کو لوں  
 خدمت شوہر دی سمجھ کے فرض اپنا، لے لئو مرتبے اچھے خدا کو لوں  
 کدی پیر و پستروں ناں باہر پاو، پچھیاں باہجہ شوہر باوفا کو لوں  
 فرض بیٹی دا باپ توں شرم کھاوے، کدی دیوے ناں جاوون عیا کو لوں  
 خدمت شوہر دی زہرا نے جیویں کیتی، پچھو علی مولا مرتبے کو لوں  
 کیویں زہرا نے پایا پچھیاں نوں، پچھو صاحب صائم کر بلا کو لوں

الضیاء

پڑے اندر بتوں دے وانگ رہے، اپنی عظمت دے اچھے نشان کر لئو  
 رخ نوں پھیرا لکھیری تہذیب دلوں، اپنی آخرت دے دھیان کر لئو  
 دن چارہے زندگی اوانگ زہرا، شب درو زلا و قرآن کر لئو  
 لاکے سینے تقدس پاکیزگی نوں، اپنی پھیر پھلی پیدا نشان کر لئو  
 رشک تسانے جنت دیاں کرن حوراں، ایسی صبا پاکیزہ زبان کر لئو  
 عرشاں فرشاں تے تسانے ہون چہے، ایسا اعلیٰ کردار دیشان کر لئو  
 تیس کون او اکہناں دیاں بیٹیاں جے، لئو اپنی آپ پہچان کر لئو  
 مستقبل تے ماضی اول مار جھاتی، حال والا آباد جھان کر لئو  
 کرو غور کردار تے زندگی نوں، اینویں ناں اسطراں ویران کر لئو  
 پیدا کرو مجاہد بتوں وانگوں، اپنی اپنی شان تے آن کر لئو  
 چل کے سدا شریعت محمدی تے، تازہ غسل والا گلستان کر لئو  
 بار، بار پڑھ زہرا داجال صائم، ربح زندہ تے تازہ ایمان کر لئو

# عنوانِ غم

روئو اکیٹورون دیکار یچہ لاه لہو، شروع غماں دا ہون عنوان لگا  
 رنج و الم دے کھر عمیق اندر، درداں غماں دا اون طوفان لگا  
 میرے سینے دے لگے جے پھٹ کھلن، میرا جگر جے چاک بھجان لگا  
 میرے قلب دے لگے جے ہون ٹکڑے، میرا ذہن جے ہون ویران لگا  
 ظاہر ہون جے اوج جہان اتے، میرے سینے دا درد نہسان لگا  
 میریاں اشکاں دا لگا جے مینہ برسن، میریاں ہاواں دا جھکھڑاں لگا  
 جل کے غماندی اگ وچہ فلم میرا، اج اے الم دے بھانہ بڑھیاں لگا  
 درد منداں دے دلاں دیاں چھیراں، تارا تارا لے نوحہ بنان لگا  
 چوری دُنیا توں روند اسی دل اگے، اج ایہہ دُنیا دے تائیں روان لگا  
 سنا بھہ سنا بھہ خزانہ جو رکھیا سی، اج اوہ لٹن لے سارا جہان لگا  
 رہے غم کھانے مینوں عمر ساری، اج میں غماں دے تائیں ہاں کھان لگا  
 بھر لہو جھولیاں غماندیاں جُب دارو، نعمت عجب ہاں اج ورتان لگا  
 درد بھرے مضموناں دا کچھ نقشہ، میں ہاں عرش دا سینہ ہلان لگا  
 کرا ما کا تبینو! اج توں کرو چھٹی، کھاتا عملاں دا صائم چکان لگا

## کَلِمَاتٌ عَزِيزَةٌ

# سرکارِ دو عالم نون شدت و انجار

ہجری یارہویں سال ذو الحجہ اندر، حجِ آخری میری سرکار کیتا  
 اوسے ای سال ہسی ماہِ صفر اندر، کھلی والے تے حملہ بخار کیتا  
 ہندے دنوں دن گئے بیمار آقا، رنگ مرض ایسا اختیار کیتا  
 چڑھا گیا بخار، بخار اُتے، حملہ مرض آکے بار بار کیتا  
 رنگِ شاماں دے سورج دیوانگ ہو یا، پھروی تہیں شکوہ تاجدار کیتا  
 سخت مرض دی شدت نے آپداسی، پریشان ہراک عاشق نزار کیتا  
 مضطرب ہے سی ہر کوئی تھاؤں تھائیں، دامنِ صبر سرب نے تارتار کیتا  
 صائم ساریاں توں بہتا بیٹھہ نوں، حالت باپ دی نے بیقرار کیتا

## سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْهِ سیدہ دی بقراری

استغراقِ دی حالت سی نبی اُتے، مرضِ زور آکے ایسا پاوندی اے  
 حالت باپ پیارے دی دیکھ زہرا، ہاؤں ماردی ہن جو بہاوندی اے  
 رکھ سیس حضورِ دیاں شانیاں تے، دردِ عالم دے فوجے سناوندی اے  
 اکھاں کھول بابلِ ذرا دیکھ تے، ہی، تیری دھی اج کیوں گرلاوندی اے

کدی سر رکھے سینے پاک اُتے، کدی متھے تے لبیاں لگاوندی اے  
 کدی باہی نوں پچڑے کے لوے ترے، کدی قدماں تے اکھاں لگاوندی اے  
 بیقرار ہو کے کدی بیٹھ جاوے، کدی ترف کے کھڑی ہو جاوندی اے  
 ہتھ حسن حسین دے کدی پچڑے کے، باہل پیارے دے متھے لاوندی اے  
 نانے پاک نوں تیس بلا ویکھو، کدی بیٹیاں تائیں سمجھاوندی اے  
 میرے نال نے شاندار مرض آتا، کدی آکھ کے! اشک برساوندی اے  
 اپنے ہتھاں دیاں ملدی آکدی تلیاں، کدی ہتھاں نال ہر چھپاوندی اے  
 کدی باپ دے پیراں دیاں پاک تلیاں، اپنے نال دوپٹے جھساوندی اے  
 ماں ول ویچھ حسین وی پئے ولکن، ہاہ دوہاندی فلک لڑاوندی اے  
 زہرا اُتے وارنگی ہوئی طاری، سجھے ای ہوش حواس بھلاوندی اے  
 چمے باپ دے قدمانتوں والہانہ، زلفاں باپ دیا کدی سلجھاوندی اے  
 ویچھن والیاں دے سینے چاک ہو گئے، حالت سیدہ ایسی بناوندی اے  
 اکھاں کھول باہل حالت ویچھ میری، مٹڑا یہو صدواں لگاوندی اے  
 حالت زہرا دی زہرا کی جان دکاسی، لفظاں وچہناں صائم سماوندی اے

## ایضاً

نانے زہرا دے دروانیگزسن کے، اکھاں کھولیاں نبی مختار ہلسین  
 اپنے واسطے مرضی دیناں جہناں کیتے ہوئے پسند آزار ہلسین

چارہ ساز زانیاں ساریاں سے، جان بچھ کے ہوئے لاچار مہین  
 لیٹے لیٹے وی گل ناں ہووندی سی لہینے ہوئے نحیف تر ا رہیں  
 زہرا تائیں بلاوندے نئی سرزد، کول اپنے نال پیار مہین  
 سر سینے تے بیٹی دار کھ آقا، کرے کن وچہ کوئی گفتار مہین  
 گل سندیان ساری پاک زہرا، ہوئیاں ہو ر زیادہ اشکبار مہین  
 حالت ویچھ آقا بیٹی لاڈلی دی، کرے گل مٹر کے دوجی وار مہین  
 زہرا ہس پیاں! اے پر، سجاواں وے مسکرہٹ تے چھٹھے غبار مہین  
 بھجیا ہو یا سی سجاواں وچہ ہاسا، فووا پھیر ہوئیاں بیقرار مہین  
 لگ کے نال پٹی پھیر روت لگیاں، ہاواں جاندیاں عرش توں پار مہین  
 کرو صبر تے زاری ناں کروا سئی، کہندے زہرا توں جیڈر کر مہین  
 میری بیٹی نوں ڈکوناں روو تے تھیں، کہندے جیڈر نوں میری سرکار مہین  
 میری زہرا توں سچ کے رون دیو، کہہ کے آپ روپے تاجدار مہین  
 باپ بیٹی وے ویچھ کے اشک جاری، لرزے کھاوندے درو دیوار مہین  
 جو بھی کول مہینی ہاواں مارا ٹھیا، سہا م سب روندے لگانا مہین

## حضورِ داخلِ خطبہ

کھڑکی جہتی طبیعت جاں ٹھیک ہوئی، آقا تیکے دیکھا ٹیک لگاوندے نے! باہروں آئیاں آوازاں سی درد بھریاں، آقا زہرا کے کو لوں پھیاوندے نے ایہہ کون دروانے توں باہر دستوہ ایس طراں دے نال کراوندے نے دیسا زہرا صحابی حضور دے نے، کرنی دید حضور دیکھا چاوندے نے شدت مرض دیوچہ وی بنی سرور، کرم پاراں دے اتے کماوندے نے ہاتھ علیٰ، جہاں دے موہنڈیاں تے، کھلی والے محبوب لگاوندے نے پیرناں زمین دے گھس دے سی، مسجد اول حضور جد آوندے نے بیٹھے منبر تے مسجد دیوچہ آکے، خطبہ پھیر سرکار سناوندے نے فانی دنیا دا ذکر اذکار کر کے، پاراں تائیں وصیت فرماوندے نے ساڈا وقت اخیر کالے آن پہنچا، نالے پاراں دے تائیں تباوندے نے میرے فتنے جے کسے واقرض ہوں دے لئے سنے اعلان کراوندے نے کوئی کرے رعایت ناں نال میر، بار، بار آقا قسماں پاوندے نے نعرہ مار کے گل اصحاب روپے، ہاواں مار دے ہنجو وگاوندے نے صائم اک صحابی وچہ اوس محفل، گل کرن لئی کھڑے ہو جاوندے نے

## عکاشہ و ابدلہ نے سیدہ و اضطراب

کیتی عرض عکاشہ حضور اگے، قصہ عجب اک یاد کر کے تے  
 تساں راہ تیروک دے وینج مینوں، چابک ماریا ہسی اٹھکے تے  
 بدلہ اوس دا اج میں منگدا ہاں، بدلہ دے دیو کرم فرما کے تے  
 بدلہ اپنا اتارنا چاہو ندا ہاں، چابک تسانے تائیں لگا کے تے  
 دم بخود صحابی ہو گئے سارے، مٹر کے کہن لگے تلملا کے تے  
 ایہہ کی ظلم عکاشہ توں کرن لگوں، سارے کرم لہان بھلا کے تے  
 کیہا عکاشہ میں نہیں معاف کرتا، چابک و ہوا می دیو منگوا کے تے  
 لین دیو بدلہ لتیں ایس تائیں، کھسی والے نے کیہا سنا کے تے  
 کیہا پھر سلمان توں ایس تائیں، چابک زہرا توں دیولیا کے تے  
 گھر زہرا سے آن آواز دتی، فوراً حضرت سلمان نے آ کے تے  
 رو، رو چابک سلمان نے منگیاسی، قصہ زہرا توں سارنا کے تے  
 سندیان سارہ ہونی اٹنکبار زہرا، چابک دتاسی منجو بہا کے تے  
 کینا شہر شہیر توں حکم ہسی، بنت بتی نے فوراً بلا کے تے  
 کدوں آوتائیں تسان کم میرے، ہیر درداں نوں دستورنڈا کے تے  
 رو، رو جا کے عکاشہ نوں آکھو جے ہیر و نوں پیجا پہنچا کے تے  
 میرے بابل بیمار تے ترس کھاوے، کی لیناں سو قہر کما کے تے

میرے بدلے قربانی اچ دیو جا کے، میرے پالنے والے پال کے تے  
 سو، سو کھا و چابک اپنے جسم اتے، بدلہ تانے دا سو چکا کے تے  
 اماں جان دا سدریاں حکم فوراً، دوڑ پئے شہزاد گھبرا کے تے  
 مسجد نبوی وچہ آن کے کہن لگے، اویس تائیں مخاطب فرما کے تے  
 ساڈے تانے تے کچھ تے ترس کھاویں ٹھھاویں ظلم ناں چابک اٹھا کے تے  
 سانوں اک بدلے سو سو مار چابک، بدلہ جاواں گے پورا چکا کے تے  
 پھیر وی مٹیوں عکاشہ ناں گل کوئی، سارے تھکے سی گل سمجھا کے تے  
 بدلہ رتوں اساں نوں مار چابک، کہیا آفانے کول بہا کے تے  
 تشکی کندھی اسی دن حضور میری، کہیا پھیر عکاشہ سنا کے تے  
 کھلی والے نے چکی قمیص فوراً، زیر لب نہی مسکرا کے تے  
 چابک فوراً عکاشہ نے سٹ دتا، سنبھا کھیاں پتوں بہا کے تے  
 بوسہ مہر بتوت نوں آن دتا، لبیاں شانیاں اتے لگا کے تے  
 چم سوہنے سے قدیاں نوں عرض کیتی، تانے ایہہ سی ادبچا کے تے  
 کھلی والیا کریں معاف مینوں، اپنے کرم دے ابر بڑیا کے تے  
 تاناں کہیا سی کرے جو مس سانوں، ساڈے جسم ناں جسم بلا کے تے  
 استوں دوزخ دی اگ نہیں چھو سکری، رکھدے باہتوں بچا کے تے  
 دوزخ کولوں مین پین لئی ایہہ تسخہ، حال کیتا اے چکر چلا کے تے  
 آخر محل برخواست ہو گئی صائم، درواں غماندے جھکڑ جھلا کے تے



## حضور اقدس دواخانہ تجارہ و حملہ

کر کے الوداع سامجھیاں ساری باتوں گھرے دل آقا نامدار آئے  
 بنی پاک کے گل اصحاب نالے، روندے گھراں دے زار و زار آئے  
 حملہ سوہنے تے پھیر بخار کیتا، نوہیں ودھ توں ودھ آزار آئے  
 جھل سکے ناں دنیا دا کوئی بندہ، بندیاں باہجھ بے ایسا بخار آئے  
 دُور کھلیاں وی سیک ناں جھل ہوئے، پڑھکے نوہیں توں نوہیں آزار آئے  
 کھلی والے محمد دے کول ہلین، گھرے ہو سارے بیقرار آئے  
 روندے تڑپے سی گھرے جی ساوے، لڑے وچہ سن درو دیوار آئے  
 درواں بھرے عثمان دا ٹھیک نقشہ، صام کسٹراں وچہ اظہار آئے

## حضور دوا وصال مقدس

بشدت مرض دیوچہ حضور اکرم، صاحب تراوی نوں کول بلاوندے نے  
 کریں بعد میرے دھیٹے صبر توں بھی، زہرا تائیں حضور سمجھاوندے نے  
 رب تال اسال ملاقات کرنی پئے رب ولوں سدا آوندے نے  
 اسال ہونا علیحدہ اے تساں کولوں، آقا کھوں کے گل بتلاوندے نے  
 سنبیاں سارہوئے مقیمار سبھے، وچھڑی کونج دیوانگ کرلاوندے نے  
 بندے اٹھی کلیجیوں ہاہ ایسی، ملک فلک اتے لڑہ کھاوندے نے

زہرا چھپا حال تکلیف داسی نبی اللہ کے اگوں سناوندے نے  
 انح توں بعد نہیں کوئی تکلیف بیٹی تیرے بابل نوں انبی فرماوندے نے  
 ملک الموت نوں نال جبریل لیکے ہند نوں بوسے توں باہر آجاوندے نے  
 رب دا کرن دے لئی فرمان پورا، باہر آن آواز لگاوندے نے  
 سوہنے دتی اجازت اتے ملک آکے اللہ پاک دافرض نبھاوندے نے  
 کھلی والے محمد رسول عربی، ایس دنیا توں پردہ فرماوندے نے  
 تہیر پایدینے دیوچہ سیدی، گلیاں کوچے بازار کراوندے نے  
 نالے درد والے صائم سیدہ دے کائنات دا جگر لرزاوندے نے

## حضور دے بعد سیدہ دی آہ و زاری

اک واری تے کھول نازاغ چٹھاں، اپنی لاڈلی دا ویجھو حال بابل  
 اج اوہ کھڑی سرہانے پئی ولکدی اے، کرے سو جسد استقبال بابل  
 ساری زندگی کدی نہیں رڈ کیتیا، تساں اک وی مہرا سوال بابل  
 میرا آخری اک سوال منوں، مینوں نے چلو اپنے نال بابل  
 مینوں ذرا نہیں لوڑا اس زندگی دی، باہر چھ تساندے جینا حال بابل  
 بعد تساندے، تساندے وانگ دستو، کون کرے گا میرا خیال بابل  
 وانگ تساندے کون حسین تائیں، کھڑی موہنڈیاں اتے بھٹال بابل  
 پچھسی تیرے قیماں دا حال کھڑا، گھٹے زل جاسن تیرے بال بابل

تیری فاطمہ دی کیوں بھکھ لہی، باہجہ کیتیاں تیرا جسمال بابل  
 افسراق، فراق صدایوںے، تیری لاڈلی دا وال وال بابل  
 مڑک جلی میں مرجبان جوگی، مینوں اٹھ کے ذرا سنبھال بابل  
 ہتھیں فاطمہ نوں پہلے دفن کر لو، چمکے تساندا سدا اقبال بابل  
 چند گھڑیاں ایہہ تیرے فراق دیاں، مینوں جا پے زلکھا سال بابل  
 میرے سنجو آں تھیں سگوں بھڑکدے چلے او مجرے بھانہ بڑ جو بال بابل  
 کون اٹھ بربساوے گا باہجہ تیرے، میرے غماں دے ویجھ احوال بابل  
 صام کبیدے توں زہرا دعالیسی، اپنے ہتھانکے تھیلے دکھاں بابل

## زہرا دیاں دردناک صدواں

تیرے جان بچھوں چلی جان میری، ابا جان میرے، میری جان ابا  
 تیرے باہجہ ویران ہے قسم تیری، میری زندگی دا گلستان ابا  
 کس دے بوہے تے آئیگی دھی تیری، پور کمرن لی ماں تران ابا  
 میری ماں وی نہیں، میرے ویروی نہیں، چلے تیں وی توڑ کے ماں ابا  
 میریاں اکھاں دی نمی توں ویجھ کے تے، ہو جانے سو پریشیاں ابا  
 میریاں اکھاں وچہ اچ کیوں نہیں دہندے، پڑھ کے اترکاندے سہ طرفان ابا  
 دتیا ونج دستو بابل باہجہ کھٹرا، حق دھیاں داسکدا پھچان ابا  
 بابل باہجہ ادھیاں دی ساہجہ کھٹری، بابل نال لے دھیانڈی شان ابا

چھڈ کے زہرانوں رون کر لان جوگی، آپ ملیا باغ جنسان آتا  
 رہساں تڑفدی ماہی بے آب وانگوں، جد تک بلا ناں تسان فوساں آتا  
 ہنیر پے گیا میر لئی جگ اندر، بابا بچھ تساندے میرے ذیشان آتا  
 سندے کیوں نہیں جے میریاں ہاڑیا نتوں، میری تسان توج بان قربان آتا  
 ترقن واسطے مینوں ناں چھڈ جاؤ، کرو کرم دی نظر سلطان آتا  
 صائم زہرا دی آفے صدا ایہو، نئے چسل نال مینوں مہربان آتا

## پینڈہ دا بار بار حضور دی قبر منور نے آتا

ہنجو کسے دے تھمن تے پے تھمن، بیٹی نبی دی اشک برساوندی رہی  
 چھ ماہ تیکر اٹھے پھر رورو، کائنات دا جگر لہراؤندی رہی  
 سب کچھ بھل بھلا کے والہانہ، روز باپ دی قبر تے جاؤندی رہی  
 سرسٹ حضور دی قبر اُتے، درداں بھری فریاد سناؤندی رہی  
 آبا جان میرے، میری جان آبا، آبا، آبا صداواں لگاؤندی رہی  
 اپنے باپ دی قبر دی خاک تائیں، تل کے پھرتے ہنجو پلاؤندی رہی  
 لیکے وچہ کلاؤ دے قبر تائیں، سٹردے سینے نوں ٹھنڈی چاؤندی رہی  
 گھر دیوچہ ناں آفے قرار صائم، مٹر مٹر وٹھے رسول تے آؤندی رہی

## حضرت کے بعد سیدہ کبریٰ کا حکم نہیں فرمایا

چھ ماہ حضور توں بعد زہراؑ گھڑیاں سالوں دیوانگ لنگھائیاں نے  
 رہیاں روندیاں یا بل کی یاد اندر، اک وار نہیں مسکرائیاں نے  
 اینہاں روئیاں کہ آئدے روز نے تھیں پیاں وچہ پینے دو ہائیاں نے  
 پریشان ہو کے لوکاں شہردیاں، بار بار ایہہ عرضاں سنائیاں نے  
 کہ کر زاریاں ایہناں نے پہر اٹھے، جاناں ساڈیاں دکھاں چہ پائیاں نے  
 دن داکینا اے چہین حرام ساڈا، نینداں رات دیاں ایہناں اوٹیاں نے  
 جیوں جیوں صبر دی کرن تلقین لوی، ہاواں ہندیاں دن سوئیاں نے  
 صائم لوکاں توں سار کی سیدہ نے، غماں کیتیاں کیوں چڑھائیاں نے

## سلاہ اللہ علیہا سیدہ کی رحلت دے آثار

رو، رو بابل دے پھردیاں غماں اندر، ہونیاں سیدہ پاک بیمار مہین  
 اسماء بنت عمیس ہر حال اندر، کول اوس ویلے خدمت گزار مہین  
 اٹھ کے اک دن اسماء توں صبح ویلے، ایہہ فرمائیاں عالی وقار مہین  
 پانی کرو تیار میں غسل کرنا، منگدیاں کپڑے نالے سرکار مہین  
 حکم من کے حضرت اسماء فوراً، پانی دیندیاں پیش گزار مہین  
 کر کے غسل لباس بدلا زہراؑ، کھانا کردیاں پھیر تیار مہین

دھوتے کپڑے ناے شہزادیاں نے بد لے مرض کے گل آفتار سنسین  
 ایسے عالم دے وچہ ای وچہ حجرے ما آجاوندے جیڈر کرار سنسین  
 خوش ہو کے تے زہرا سرکار تائیں پچھدے ترضی نال پیار سنسین  
 کی گل! آج کیتے نے تساں سارے، بھلی گئے جیڈرے کم کار سنسین

## سیدہ واکم انگریز جواب

و تاکیڈرے تائیں جواب زہرا، آج عساں توں ہوگی نجات میری  
 میرے بابل پیارے سے نال ہوئی آج رات ہی گل بات میری  
 بابل ولوں ایہہ ملی اے خوشخبری، ممکن والی اے عمر دی رات میری  
 میرے بابل پیارے سے نال بھلکے، ہوتی ہے سچی ملاقات میری  
 خوش ہو کے من و داغ فرماؤ مینوں، چمک پی اے آج برات میری  
 صائم آج بیمار کاں دیو مینوں، بلی گئی آج مینوں کاستات میری

## ایضاً

یا علی تائیں جواب وچہ دیکھیا اے، بابل آئے کسی کز م فرما کے تے  
 منشا جیوں کسے سے ہون، ایہویں، کھڑے ہوئے سرما تے آ کے تے  
 آبا جان کہہ کے میں سی ہاہ مار کا، خونی اشکاں دا بندہ برسسا کے تے  
 کہتے گئے سو دستوتے ہی بابل، جان زہرا دی دکھاں وچہ پا کے تے

کس دا کرے ہے او انتظر ایتمے، کہا جلدوں میں، بخوبی بہا کے تے  
 اوہناں کہا بیٹی تینوں لین آیاں، تیرے غم اندا پندامکا کے تے  
 آہ و زاریاں تیریاں رکھ دتے، سینے فلکاں دے ہین لڑا کے تے  
 اوج توں مک گئی غماندی داٹ تیریاں، بابل کہا بشارت سنا کے تے  
 بیس تے با بلا دیدنوں ترس گئی آں، شکر اے آئے او کم فرما کے تے  
 چھیتی کرو چلوئے کے نال مینوں، جتھے بیٹھے او ڈیرے لگا کے تے  
 بابل کہا ہوسی ملاقات بھلکے، کھٹے رہواں گے جنت وچہ جا کے تے  
 صائم ہو زہرا اگوں گل دسی، منظر خواب دا سارا دکھا کے تے

## حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی پیدائش

وقت آگیا میرے وصال والے، میں ہن تسن توں جڈا ہو جانا میں  
 میرے بابل پیارے نے کول اپنے، مینوں مال لیجاون لئی آونا میں  
 کفن دفن اندر تسن رُجھ جانا، کھان پین دا چٹنا بھلا ونا میں  
 مینوں پتہ جو حشر بپا ہوتا، میرے بالال نے جیویں کر لاونام میں  
 اس لئی، سچھیں میں کھانا تیار کیتا، میرے بچیا نتوں بھکھ ستا ونا میں  
 آخر وار میں اپنے بچیاں دا، سچھیں دھوبس اس بدلا ونا میں  
 دھو، کے اپنے تھیماں دے سر سچھیں، کنگھی واہ کے سر مہ لگا ونا میں  
 بھلکے بعد میرے، میرے بچیا نتوں میرے ونگ کس کھانا کھلا ونا میں

میرے وانگ الباس مٹو دھوکس نے، میرے چچیاں تائیں پہناؤنا میں  
 کہتے میرے تمیاں دیاں گیسواں نوں، ادھو کے کھگھی دیناں سلجھاؤنا میں  
 کہتے میرے تمیاں دیاں بران اتوں، گھٹا جھارٹا تے سیتے لافا میں  
 اگے تانے دی یاد تڑپائے صائم، تے ہن اماں دی یاد تڑپاؤنا میں

## شیر خدا مولا علیؑ دارا ضطراب

وہ داں بھری بتوں توں گل سن کے مر تھئے چیدرے فرار ہوئے  
 غمگسار زہرا ایہہ کی ہون لگا، ایہہ فریاد کر کے اشکبار ہوئے  
 تیرے بابل پیارے دیاں فرقانے، مٹھے ذرا نہیں اجے آزار ہوئے  
 اگلے سل سینے اندر رٹکدے سی، واں تے تیس وی اتوں تیار ہوئے  
 اچھے ہن اونویں پہلے زخم میرے، بھٹ ہو تازہ دوجی وار ہوئے  
 لگن لگا جدائی دا زخم دوجا، غم تے ہو صائم بھارے بھارے ہوئے

## شہزادیاں لہی کھانے دا انتظام

بھڑے غمانے چیدر توں سن زہرا، ادب نال ایہہ عرض سناؤندی اے  
 لہی صبر کر یو میرے بعد چیدر، بار بار تلقین فریادندی اے  
 مڑ کے سد کے حسن حسین تائیں، نال کالجے گھٹ کے لاؤندی اے  
 مینہ ہرچم کے دوہاں شہزادیاں لہی، زلفاں انگلی دے نال سلجھاؤندی اے



جان مادر "بیتع" دے دل جاؤ، حکم پتراں تائیں لگا ونڈی اے  
 کرو میرے لئی اوتھے دغا جا کے، مانا لے سیدہ اشک برسا ونڈی اے  
 گھل کے جنت بیتع ول لال دونوں ہٹا سما نوں کول بڑا ونڈی اے  
 میرے بچیاں دا کرو تیار کھانا، فوراً حکم اسماء رجب ونڈی اے  
 وکھری جگہ سی دتا لگا کھانا، جوڑی لالاں دی تداں نوں آس ونڈی اے  
 جتھے کھانا سی! حضرت اسماء اوتھے صائم دوہانے تائیں بٹھا ونڈی اے

## حضرت حسن حسین دکھانے توں انکار

پڑھو بسم اللہ شروع کرو کھانا، شفقت نال ایہہ کہیا اسماء ہنسی  
 کھانا کھائیے اسماء ایہہ ایس کیوں؟ کہیا سیداں نے بڑلا ہنسی  
 اماں باہجہ نہیں کدی وی آساں کھا ہدا، کھانڈی آپ اوہ سانوں کھو ہنسی  
 ماں توں وکھرا ایس نہیں کھا سکدے۔ دتا صاف جواب سنا ہنسی  
 کھانا چھڈا ونویں جوڑا مصطفیٰ دا، اماں جان وٹے گیا آ ہنسی  
 پاک نلے دے روضے تے جاؤ بیٹیا، کھا دو ہانتوں سینے لگا ہنسی  
 باہر گئے شہزادے تے مر تھے انوں، کول زہرا تے لیا بٹھا ہنسی  
 درواں بھری اوہود استان غم دی، دتی چھڑ مٹر خیر اللہ ہنسی  
 میتھوں سنی کہانی ایہہ نہیں جاندی، رو رو آکھیا شیر خدا ہنسی  
 کر کے صبر وی پھیر تلقین اگوں، کیتی عرض بنت مصطفیٰ ہنسی

چند گھڑیاں ہاں تساں دے کول حضرت ادب نال کہیا با وفا ہے سی  
صائم سُنو وصیتِ اخیر ویلے؛ حکم کرو؛ کہیا مُرتضیٰ ہے سی

## حضرت علی نوں وصیت

پہلی ہے ایہہ عرض سرتاج میرے، کرم میرے تے خاص کما دیو  
میرے دلوں جے ہووے بلال کوئی، رب دے نام معاف فرما دیو  
دو جی گل ایہہ ہے، میرے بچیاں دا، کتے پیار نال دلوں مَجھلا دیو  
کر یو میرے یتیمیاں دے نال شفقت، جے ایہہ رون تے چُپ کرا دیو  
تیجی گل! مینوں راتیں دفن کر یو، میرے پردیاں تے پردے پا دیو  
قد ویکھیا کدی نہیں غیر میرا، میرے پردے نوں توڑ نبھسا دیو  
ہے ایہہ گل چوتھی اے غم خواہ میرے، میرے بعد وی پیار دکھلا دیو  
صبح شام آکے میری قبر اُتے، شیون دید سعید کرا دیو  
پنجویں گل! اک جنت دا کپڑا اے، میرے کفن دے اندر رکھا دیو  
ایس کپڑے تھیں اُمت رہا ہونا، صائم بیہاں دی بگڑی بنا دیو

## حضرت علی دا جواب

سُن کے کہیا حیدر مُرتضیٰ اگوں، اے شہزادے خلد گلزار دی اے  
تیرے کولوں نہیں کدی تکلیف پہنچی، غم گسار حیدر دلفگار دی اے  
میرے قلب تے صرف تصویر اکو، نقش تیرے اخلاص پیار دی اے  
میرے نال جو مَجھل دی دُکھ رہیوں، حداد ہتیاں دے کدوں شمار دی اے  
تیری ہر اک وصیت قبول مینوں، جان جان رسولِ مختار دی اے  
سُن لے چند گلاں خاص میریاں دی، کلمے مصطفیٰ دے چمن زار دی اے

بخشیں کوئی تقصیر جے ہوئی میتھوں، کرنیں بعرض دے نور انوار دی اے  
 دوجا! بابل نول اکھ سلام میرا، آکھیں سانگ جدائی دی مار دی اے  
 تیجی گل! شکاوت نہ کریں میری، بابل کول دھئے تاجدار دی اے  
 گلاں تسال دیاں، ہن منظور ستھے، روکے سیدہ عرض گزار دی اے  
 تسال کولوں نہیں کدی تکلیف پہنچی، مینوں قسم رب کردگار دی اے  
 صائم روندے سی دونوں جہان سن کے ایسی گفتگو آخری وار دی اے

## حسین کریمین دی واپسی

ڈبے عمال وچ زہرا تے علی، ہین، ارونڈے پنجدے حسن حسین آگئے  
 ماواں ماروے تے کر دے واویلا، زہرا، علی دے دلال داچین آگئے  
 الفراق! فراق فریاد کر دے، کھلی والڑے دے نور عین آگئے  
 دید آخری! امی دی کرن دیو، صائم اکھدے پاک حسین آگئے

## شیر خدا دا سوال تے حسین دا جواب

جگر گوشیاں دی سن فریاد تائیں، زہرا علی دونوں بے قرار ہوئے  
 پچھیا حیدر نے دو نہاں شہزادیاں نول، جان پدرا کیوں جے اشکبار ہوئے!  
 کپھڑی گل نے کیتا بے چین ایناں، کپھڑی گل توں نے دلفگار ہوئے  
 کپھڑی درودی نوں شمشیر چلی، کپھڑے تیر کلجیوں پار ہوئے

اپنی اماں دی آخری دید و لے، رازتساں تے کیویں اظہار ہوئے  
 کیتی عرض شہزادیاں اسیں جدرساں، حاضر تائے دے وچہرہ دبار ہوئے  
 او تھتے ڈٹھے پنہیری کل کھٹے، میرے نانے دی، وچہرہ کار ہوئے  
 اماں جان دی او تھتے جدائی والے، ہلین راز صائم اشتکار ہوئے

## ایضاً

سانوں دیجھہ خلیل نے آکھیا سی، ہین زہرا دے دونوں یتیم آئے  
 کہیا، یسی ایہہ حضرت ذبیح اللہ، شافعی شہر دے کوثر قسم آئے  
 نانا جان ساڈے سی ارشاد کیتا، میرے جگر دے ٹکڑے عظیم آئے  
 میرے لاڈ لے چند دل بند صائم دونوں ابن کریم کریم آئے

روضہ انور چوں پھیر آواز آئی، نانا جان نے کہیا سی جیسا ڈ بیٹا  
 جگر گوشتیو! میری بچاؤ چھیتی، دیداستاں دی آتش مچاؤ بیٹا  
 سایہ اماں دانتاں توں اٹھ جانا، چھیتی جاؤناں وقت گواؤ بیٹا  
 اپنی اماں دے قدم اخیر و بے جا کے چم لٹوا کھتاں تے لاؤ بیٹا  
 ہنٹے گھڑی نوں تساں یتیم ہوتا، پیاس اکھاں دی جاؤ بچاؤ بیٹا  
 سن کے کلاں جدر دے ساں اسیں صائم نانے کہیا ناں روارو آؤ بیٹا

## حسین کریمین دیاں زاریاں

اماں تساندی توں ہاں میں لین آیا، تالے کہیا نالے تاجدار سائوں  
 آئے بیوی وی نے استقبال خاطر کہیا نال اشارے سرکار سائوں  
 دوڑ پئے ساں سندیوں سارا دھتوں، دب لیا سی غمائلے بھار سائوں  
 سائوں روکوناں رپدا واسطہ ہے، دید کرن دیو جانندی وار سائوں  
 اپنی اماں دے نال ائیر ویلے، کرن دیو کوئی گل گفتار سائوں  
 ایہہ آکھ کے کرن فریاد لگے، اماں چلی این جیوتدیاں مسار سائوں  
 تساں وانگ لیکے دستو گود اندر، کون کرے گا اماں پیار سائوں  
 ساڈے واسطے خنزاں رہ گئی ایٹھے، کھتوں لبھنی پھیر بہا سائوں  
 ساڈیاں آساں دے چمن ویران ہو گئے، نظری آوند کثرت پر خار سائوں  
 اکھاں کھول اٹی ویجھ حال ساڈا، دین لگے مقدر وی ہا سائوں  
 سن فریاد کہیا اکھاں کھوں زہرا، تاں کرو بیٹا بے قرار سائوں  
 رونائساں واپیر دا جگر ساڈا، تاں کرو بیٹا اشک بار سائوں  
 لیکے گود وچہ کہیا شہزادیاں نوں، بل لہو آج بچہ آخر بار سائوں  
 جو کجھ بتی تساں تے بعد ساڈے، اصم بے ساری اسدی سار سائوں

## سَلَامًا لِّلّٰہِ عَلَیْہَا سیتہ دے آخری لمحے

پھیرناں اشارے دے علیؑ تائیں، پاک سیتہ کول بلانڈیاں نے  
صاحبزادیاں اتے شہزادیاں نے ہتھ جیڈر دے ہتھ پھڑاندیاں نے  
پھیر علیؑ تے حسن حسین تائیں، روضے پاک دے ول گھلانڈیاں نے  
م سلمہؑ نون سد کے پھیر ہٹا، پانی واسطے حکم لگانڈیاں نے  
نارے کپڑے پاک تھکھان مٹھرے، پہننے واسطے آپ منگوانڈیاں نے  
آپ اٹھ کے حالت مرض اندر، کر کے غسل لباس بدلانڈیاں نے  
مٹھ کے لاتیہ قبیلہ رخ ہو کے لایت چار پائی اتے جانڈیاں نے  
نوشہ جنتی پھیر منگووا صلہ، اپنے پاک لباس تے لاندیاں نے

## سَلَامًا لِّلّٰہِ عَلَیْہَا سیتہ دے آخری وصیت

کول سد اسمارنوں پھیر ہٹا، کھولی گل عجیب اسرار دی اے  
میت عورت دی نون غیر مرد دیکھے ہرگز طبع نہ میری سہار دی اے  
دس کوئی ترکیب اسم نثار ایسی، بیٹی اکھری نبی مختار دی اے  
میرا دیکھے جنازہ نہ پیر کوئی، خواہش ایہ میری آخر وار دی اے  
میں اک چیز دیکھی ملک حبش ہاندر، اگوں عرض اسمت اگنڈار دی اے  
کپڑا شاخاں تے پاکے بنان ڈولی، اسوچ پیندی نہ نظر غبار دی اے

میر کا خاطر وی ایسی بنا نہیں ڈولی اکہند کی بھی عزتی تاجدار دی اے  
وقت آخر وی پرے دی حد کیتی، کید کی شان صائم پر دیدار دی اے

## سیدہ علیہا دی آخری مناجات

پھیر کہیا اسمار نوں باہر جاؤ اے کے سبق زہرا پر دیدار یاں دا  
مینوں کلیاں رہن دیو دو گھڑیاں، بھارا اے بھار میرا دمے داریاں دا  
گلیاں حضرت اسمار سن باہر جسم، ہو یا سلسلہ شروع سی زاریاں دا  
مٹ کے حضرت اسمار سن کول آیاں، حال وی کھ ڈا ہڈا بے قرار یاں دا  
مناجات لگے زہرا کردیاں سن، آیا ہر مہیسی اشک باریاں دا  
زہرا اکہند کی سی مالکا واسطہ ای تیریاں بخششاں اتے ستایاں دا  
تینوں واسطہ ای میرے باپ سوہنے کھلی والڑے دیاں مختاریاں دا  
تینوں واسطہ ای میرے غم اندر، مولا علی دیاں دل ٹکاریاں دا  
تینوں واسطہ میرے حسنین دیاں، کر زاریاں اکھیاں ہاریاں دا  
میریاں دھیاں تیاں دا واسطہ ای، مقصد ہے اکو عرضاں ساریاں دا  
میرے اے دی اہمیت توں بخش مولا، صدقہ رحمتاں اتے غفار یاں دا  
کافی دیر صائم رہیا حال ایہو، اشک زریاں تیریاں بھاریاں دا

# سیدہ دی زندگی دا آخری سفر

فارغ ہو زہرا مناجات ولوں، حجرے ول دھیان ذی شان کیتا  
 سرتے کھلی اسماء لوں دیکھ کے تے، غصے نال سرکار فرمان کیتا  
 کیوں نہیں باہر رکیاں میرے کہن اتے، پریشان کیوں جے مہربان کیتا  
 کمر و باہر جا کے انتظار میرا، اگے قیمتی وقت نقصان کیتا  
 باہر آ! اسماء نے چند گھڑیاں، انتظار ہو کے نیم جان کیتا  
 اے پر سیدہ پاک دی گفتگو نے، سینے وچ سی پیدا طوفان کیتا  
 گئی والہانہ پھر اسماء اندر، انتظار جس دم پریشان کیتا  
 يَا قُرَّةَ الْعَيْنِ رَسُول، کہہ کے، زہرا تائیں مخاطب سی آن کیتا  
 اگوں دتی ناں کوئی آواز زہرا، ناں، اسماء دے وئے دھیان کیتا  
 ڈب دل اسماء دا گیا صائم، ایسا عمال نے سی بے تران کیتا

## تصویر

پر وہ چکیا آن اسماء منہ توں، بدل نماں دے دیندیاں چھا گئے سن  
 نکل گئی اسماء دی جینج میسی، ہٹرا شکاں دے اکھاں وچہ آ گئے سن  
 پر دے داریاں داسبق دین وائے، پردہ دتیاں دے اتوں فرما گئے سن  
 راہی ازل دے ملک بقاوتے، دار فانی چوں پتہ چھڑا گئے سن  
 چند روز حیاتی دے کٹ ایٹھے، فقر وفاقہ دی جانج سکھا گئے سن  
 بہر دیندیاں تے وفا داریاں داسبق، عورتاں تائیں پڑھنا گئے سن



جاگ جاگ عبادت و بیخ رات ساری، کائنات دی قیمت جگا گئے سن  
 آخر وقت تیکر رور و عمر ساری، کشتی امت دی بنے لگا گئے سن  
 روندی ترفدی پی اُسب ساری، ہندوں حسن حسین دی آگے سن  
 چنچاں مار دی ویکھ اسماء تائیں، پچنچاں مار اٹھے لرزہ کھا گئے سن  
 چنچاں مار کے اٹھ حنور تائیں، غشی کھا گئے ہوش و نجا گئے سن  
 ہانے وائے کرے مڑ کے اٹھتے، روضے نازے وائے رہا گئے سن  
 چنچاں مار لنگھے جھڑی راہ و لوں لکھ کلیاں دے جانے روا گئے سن  
 نبوی مسجد و چہ ملے سی علی اگوں، ویسے پچیاں تائیں گھبرا گئے سن  
 جھڑی ہوئی قیامت بیا، بیسیہ، سمجھ سب حیدر مرتضیٰ گئے سن  
 غش آگیا شیر خداتائیں، صائم سارے صحابی مقرر گئے سن

## سیدہ دی روح خدا نے خود قبض کیتی

پوری پوری حفاظت ای عمر ساری، چٹی چپا در دی خیر النساء کیتی  
 لیکے ابتداتوں انتہا تیکر، پردے داریاں دی انتہا کیتی  
 لاج زہرا نے وی رکھی پڑ دیا ندی، قدرارت نے وی بے بہا کیتی  
 اپنے پیارے محبوب دی لاڈلی دی، کائنات چوں عظمت سوا کیتی  
 ویکھن نہیں دتا ملک الموت نوں وی، اپنی زہرا دی عزت خدا کیتی  
 صائم رکھ پر وہ عزرائیل کو لوں، روح قبض سی رب العالی کیتی

## سیدہ ولی آخری آرامگاہ

کیتا عمل اولوں میں مرتفعی چیدر، زہرا پاک نے بیوی فرمایا، سبھی  
اسما ربنت عمیس نے غسل دینے، جلے نور و یوچہ کفن آیا، سبھی  
شفاعت نامہ جو جنت واکٹر اسی، اوہ وی کفن دے اندر رکھایا، سبھی  
لیکے مہنیاں کپڑا پاتے، پڑے والا اک ڈولا بتایا، سبھی  
پورا پورا وصیت تے عمل کر کے، راتو راتیں جنازہ اٹھایا، سبھی  
نال ٹرے جانے اہل بیت ہسین، سارا عالم سناٹے وچہ آیا، سبھی  
پر دیدار وی ڈولی دے پردیاں تے، پردہ رات دے نہیر نے پایا، سبھی  
کر کر زاریاں تھکے حنین ہسین، درد سیتے دے اندر دیا، سبھی  
پاک، سیدہ، طبیہ، طاہرہ و، مولا علی جنازہ پڑھایا، سبھی  
جا کے جنت بقیع دے وچہ صائم، بڑی نال خاموشی دفنایا، سبھی

## حضرت علی دے مرتبے

لحد وچہ اتار کے سیدہ توں درواں بھری ایہہ چیدر صدرا دتی  
تیری پاک امانت میں آج تینوں، کھسکی والیا واپس لوٹا دتی  
بجھتی نہیں ناں ہو یا ملاپ جد تک، آگ سحر دی جھپڑی جسے لا دتی  
اس توں بعد صائم مولا مرقضی نے، ہور غماں دی گل سنا دتی

یا رسول اللہ ﷺ کرم کر کے، سنو! لم انجگر کلام میرا  
 ایسے اپنی لاڈلی دھی ولوں، نالے کرو قبول سلام میرا  
 ادگئی اے راتاں دی نیند میری، کھس گیا ہے چلن آزام میرا  
 جد تک ملیا ناں آ کے تساں تائیں گھدا جائیگا بتر جام میرا  
 تساں بعد جو ہو یا ہے پھپھو جے، اپنی بیٹی توں حال تمام میرا  
 ہنئے زہرا پچا کے گی تساں تائیں، آقا درو ایگر پیغام میرا  
 عمر شریف

اکتالی سال حضور دی عمر مہیسی، پیدا جدوں سی خیر النساء ہوئیاں  
 ہجری یار ہوئیاں سال رمضان اندر، واصل اللہ دینال سن جا ہوئیاں  
 چوٹی سال تقریباً سی عمر ساری، رخصت جدوں بنت مصطفیٰ ہوئیاں  
 کھوڑی عمر وچہ ای کر کے کم لکھاں، صائم دنیا دیو چوں جدا ہوئیاں  
 اظہار تشکر

لکھ لکھ شکر مولا تیری ذات والے، کرم میرے تے جہڑا فرما چھڈیا  
 میری ہمت توں یا ہر سی کم جہڑا، صدقے نبی دے میتھوں کر اچھڈیا  
 جدے صدقے تھیں، ہونی نجات میری، اوہ صحیفہ آکے میتھوں لکھو اچھڈیا  
 صدقے زہرا دیاں پر دیاں دے پردہ میرے گناہاں تے پا چھڈیا  
 لمے سفر دے بحر عمیق وچوں لب تے پور غریب دا لا چھڈیا  
 کرو منکر کیر و ہن تیس چھٹی، کھاتہ عملاں دا صائم چکا چھڈیا

پلیا زہرا دے اہلے دیاں ٹکڑیاں تے بھاویں بادشاہ بھاویں فقیر پلیا  
 نبی مُرسل تے بھاویں امام کوئی، بھاویں غوث تے بھاویں کوئی پیر پلیا  
 اوس شیردا کر بل توں اثر پچھو، پی کے جہنوں اے زینب داویر پلیا  
 زہرا پاک نوں لکھاں سلام صائم، جس دی گود دے اندر شبیر پلیا

سُورج چن تارے لوح و قلم ساکے، بنے ہین رسول کریم دے لئی  
 بلکہ ہے طاہر اللہ پاک ہو یا، عربی لاڈلے دُرِ یتیم دے لئی  
 جھکے رہندے نے دونوں جہان ہر دم، در احمد تے سدا نکریم دے لئی  
 آوے زہرا پر بلن لئی جدول صائم کھڑے ہون محبتِ تعظیم دے لئی

اوبھی شان کوئی دتے تے کی دتے، جیہدا باپ محمد رسول ہووے  
 پتر حسن حسین تے دھی زینب، شوہر مرتضیٰ علی مقبول ہووے  
 فاتے وچ رہ کے آپ دے رائیں، وندھے رہنا ای جیہدا اصول ہووے  
 اُس توں ودھ صائم کبھرا پاک ہووے جیہدا نام ای زہرا بتول ہووے

مرداں وچوں محمد تے عورتاں چوں، کوئی نہیں ہو رزی شان بتول ورگی  
 بلکہ پیدا ای کیتی نہیں ہو ر کوئی، ہستی رب رحمان بتول ورگی  
 ہون دُرِ شہوار حسین جس دے، ہو ر کبھری اے کان بتول ورگی  
 کھلی والے محمد دے بعد صائم، پانی کسے نہیں شان بتول ورگی

ارفع، اعلیٰ مخلوق دیاں کل صفتاں ہو یاں ختم محمد رسول اُتے  
 عالی شان تربیت قربانیاں دی، ختم زہرا دے پاک اسکول اُتے  
 چمکاں جرات شبیر دی پی مارے کائنات دے عرض تے طول اُتے  
 کر کے صائم تلاوتناں پہراٹھے، بچے پالنے ختم بتول اُتے

# بنتِ محمد مصطفیٰ

فاطمہ روحِ رُسطی دوسرا  
 فاطمہ جانِ رسولِ ہاشمی  
 منبعِ نور و ہدایت فاطمہ  
 مرجعِ انوار و رحمت فاطمہ  
 آمدند سینہ در آغوش او  
 رشکِ مریم، غیرتِ بلقیس ہست  
 خانہٴ او جلوه گاہِ مصطفیٰ  
 فاطمہ نازِ جنابِ مُتضی  
 کعبہٴ من آستانِ فاطمہ  
 او کریمہ، او رحیمہ، لاسمہ  
 من غریبم او قسیمہ رسول  
 من کجا و او کجا عالی جناب  
 او کرم من سرتا پا جسم و گناہ  
 رحم کن یا سیدہ بر حالِ ما  
 رحم کن بر صائم آشفنتہ حال

فاطمہ بنتِ محمد مصطفیٰ  
 فاطمہ شانِ رسولِ ہاشمی  
 ملکہٴ ملکِ سخاوت فاطمہ  
 مطلعِ چرخِ کرامت فاطمہ  
 حُلہٴ تطہیرِ بردوش او  
 فاطمہ! سرِ جلوۂ تقدیس است  
 فاطمہ! نورِ نگاہِ مصطفیٰ  
 فاطمہ اُمّ شہیدانِ وفا  
 من نہ دائمِ عز و شانِ فاطمہ  
 من فقیر و بے نوا و پرِ خطا  
 من سراپا جسم و عصیانِ او تزل  
 ذرہٴ ناچیز من او آفتاب  
 ملکہٴ فردوس او من رُوسیہ  
 بحرِ لطفِ مصطفیٰ بحرِ خردا  
 لطفِ تو ہالا تر از وہم و خیال

## اعتذار

جن قارئین کرام کی نظر سے کتاب ہذا کے پہلے ایڈیشن گزر چکے ہیں وہ سائز کی تبدیلی اور اوراق کی کمی کو یقیناً محسوس کریں گے اور ان کا یہ احساس میں خود بھی دل کے لطیف ترین گوشوں میں ابھی سے محسوس کر رہا ہوں۔

علاوہ ازیں میں ان قارئین کرام سے بھی معذرت خواہ ہوں، جنہوں نے سابقہ ایڈیشنوں میں ہر نظم کے ساتھ ساتھ حوالہ جات کی بھرمار کا بھی مشاہدہ کر رکھا ہے تاہم ان کے لئے میرے پاس یہ خوشخبری بھی موجود ہے کہ کتاب ہذا کے تمام تر حوالہ جات مع مزید نئے واقعات اور حوالوں کے میں نے سب کچھ جناب سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی حیات طیبہ پر اپنی اردو نثر کی بہترین تصنیف البتول میں نہایت ہی دل کش انداز کے ساتھ منتقل کر دیا ہے۔

اب آپ یقیناً یہ جاننا چاہیں گے کہ اس کتاب سے حوالے حذف کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور اس کا سائز تبدیل کیوں کیا، تو اس کی بھی میرے پاس نہایت معقول وجہیں موجود ہیں۔ اول یہ کہ سابقہ سائز و ضخامت میں موجودہ نرنحوں کے مطابق کتاب کی کم از کم قیمت ۲۵ روپے ہوتی، جو پنجابی نظم کی کتابیں پڑھنے والے شائقین کے لئے ایک کواہ گمراہ سے کسی طرح بھی کم نہ ہوتی کیونکہ میری تصنیفات نثر میں ہوں یا نظم میں اعلیٰ اور سفید کاغذ پر ہی طبع ہوتی ہیں۔ جبکہ پنجابی زبان کی اکثر کتابیں اخباری کاغذ پر چھپنے کی وجہ سے بازار میں نہایت ہی ارزاں نرنحوں میں دستیاب ہیں۔

اندریں صورت خریدار کتاب کی ضخامت اور قیمت میں یقیناً موازنہ کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے خریدار کی سہولت کے پیش نظر کتاب کی ضخامت کم کرنے کے لئے حوالے حذف کر دینا پڑے۔ تاہم مضامین میں کئی ہرگز نہیں کی گئی بلکہ متعدد مقامات پر مختصر اور خوبصورت اضافے بھی کئے ہیں اور سائز کم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میری اکثر کتابیں کتاب ہذا کے موجودہ سائز میں طبع ہوتی ہیں۔ لہذا

بدریعہ ڈاک کتابیں بھیجتے وقت سابقہ سائز کی کتاب کا پارسل ٹھیک طور پر پیک نہ ہوتا تھا۔ بہر کیفیت! سابقہ ایڈیشنوں کے مقابلہ میں اب کتابت بھی جدید تقاضوں کے مطابق لیمتھو کی بجائے آفسٹ پر کردی گئی ہے اور قیمت بھی پہلے سے کم کر دی گئی ہے۔ بایں ہمہ کتاب کے حوالے حذف کرنے پر مجھے بھی افسوس ہے مگر یہ سب کچھ چونکہ بامر مجبوری ہوا ہے، اس لئے امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور معاف فرمادینگے علاوہ بریں اگر قارئین کرام زیادہ قیمت خرچ کرنے پر آمادہ ہوں تو میں انشاء اللہ العزیز نئے ایڈیشن میں دوبارہ حوالے شامل کرنے کے لئے تیار ہوں۔

آپ کے مشوروں کا محتاج

صائم چشتی

مصنف کتاب ہذا جناب صاحب مکتبہ حیدرآباد کی ایمان افروز منظوم تصانیف

### نعتیہ شہ پارے

نورِ داظہور	روپے	شہ پارے کا نعت	روپے	خنگ شہ پارے	روپے
نورِ امی نور	روپے	جانِ کائنات	روپے	صائم دے دوہڑے	روپے
نورِ خزینے	روپے	روحِ کائنات	روپے	صائم دیاں رباعیاں	روپے
نورِ دا چشمہ	روپے	حسنِ کائنات	روپے	کربلائی دوہڑے	روپے
نورِ صائم حقاوق	روپے	نورِ کائنات	روپے	جلوے	روپے
نورِ صائم دوم	روپے	ضیائے کائنات	روپے	نظارے	روپے
نورِ صائم سوم	روپے	مقصودِ کائنات	روپے	بہاراں مسکراپیاں	روپے
نورِ صائم چہارم	روپے	تاجدارِ علی پور	روپے	کعبے و اکبہ	روپے

ملنے کا پتہ

چشتی کتب خانہ جنگ بازار فیصل آباد



# مصنف کتاب ہذا کی تحقیق و سیرت پر اردو نثر میں لازوال تصانیف

والدین سرور کونین

آبار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان  
پر عظیم کتاب ۱ صفحہ ۶۰۸ ہدیہ ۱۰ روپے

البتول

سیرت فاطمہ الزہراء کی پاکیزہ تصویر  
صفحہ ۳۶۸ ہدیہ ۱۰ روپے

مشکل کشا

سیرت حیدر کرار پر ہمتی کتاب  
جلد اول صفحہ ۲۰ ہدیہ ۱۰ روپے  
جلد دوم صفحہ ۲۰ ہدیہ ۱۰ روپے

ایمان ابوطالب

حضرت ابوطالب  
کے ایمان پر لاجواب تحقیق  
جلد اول صفحہ ۶۰۸ ہدیہ ۱۰ روپے  
جلد دوم صفحہ ۶۰۸ ہدیہ ۱۰ روپے  
استی المطالب ترجمہ حضرت ابوطالب کے  
ایمان پر عظیم کتاب، عربی اردو  
ہدیہ ۱۰ روپے

شہید ابن شہید

واقعہ کربلا کی الم انگیز  
تحقیقی داستان جلد اول صفحہ ۳۶۸  
ہدیہ ۳۳ روپے جلد دوم صفحہ ۳۰۰ ہدیہ ۱۰ روپے

گیارہویں شریف

چالیسواں، عرس ختم، نذر نیاز پر عظیم تحقیقی  
شہکار صفحہ ۲۰ ہدیہ ۱۰ روپے

من دون اللہ

وہابیہ کی قرآنیکریوں  
کا منہ تور تحقیقی جواب،  
صفحہ ۶۲۰ ہدیہ ۱۰ روپے

پھل تے کندے

وہابیہ کے عقائد ضالہ کی نظم و نثر میں  
شدید گرفت

صفحہ ۳۲۰ ہدیہ ۱۰ روپے  
ناشر

پشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار  
فیصل آباد



معلومات سے بھرپور فکر انگیز بصیرت افروز سوچ کے نئے

تلیخ میں اپنی نوعیت کی پہلی

دروا کرنے اور فکر کو طاقت پر بازی دینے والا نسخہ کیمیا

واحد متنفس و شرح

المعروف بہ

# جمال السنن

فتوح بخاری  
تہذیب سنن بخاری

تصنیف

جامعہ المنقول والمعقول حاوی الفروع والاصول

ابوالعلاء محمد بن محمد بن جہانگیر

آدم اللہ تعالیٰ معالینہ وبارک آیامہ ونبالیہ

- ☆ صحیح بخاری کا سلیس رواں با محاورہ اور آسان ترین ترجمہ
- ☆ موقع و محل کی مناسبت سے ہر حدیث کے اندر ذکر شدہ نفس مسدہ کی وضاحت
- ☆ اعتقادی مسائل میں اہلسنت کے موقف کی تائید میں دلائل
- ☆ متقدمین و متاخرین کی تحقیقات کا مغز اور پورٹ مختصر لفظوں میں سمودینا۔
- ☆ صحیح بخاری کی سب سے زیادہ منظم و وسیع اور جامع تخریج
- ☆ فقہی مسائل میں مذاہب اربعہ کی مستند کتب کی روشنی میں آئمہ کی آراء نقل کرنا۔
- ☆ فقہی و اعتقادی احکام کی روح سے شناسائی کے حصول کا ذریعہ
- ☆ عصر حاضر کے معاشرتی و مذہبی مسائل پر مختصر مگر بصیرت افروز تبصرہ
- ☆ درس نظامی کے طلباء، خطباء، علماء عام پڑھے لکھے افراد کیلئے یکساں مفید
- ☆ ایک ایسی شرح جو وقت کی ضرورت ہے ایسی شرح جو آپ کی ضرورت ہے

سب کی ضرورت ہے

زبیہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

شبیر برادرز

برادرز  
اردو بازار لاہور